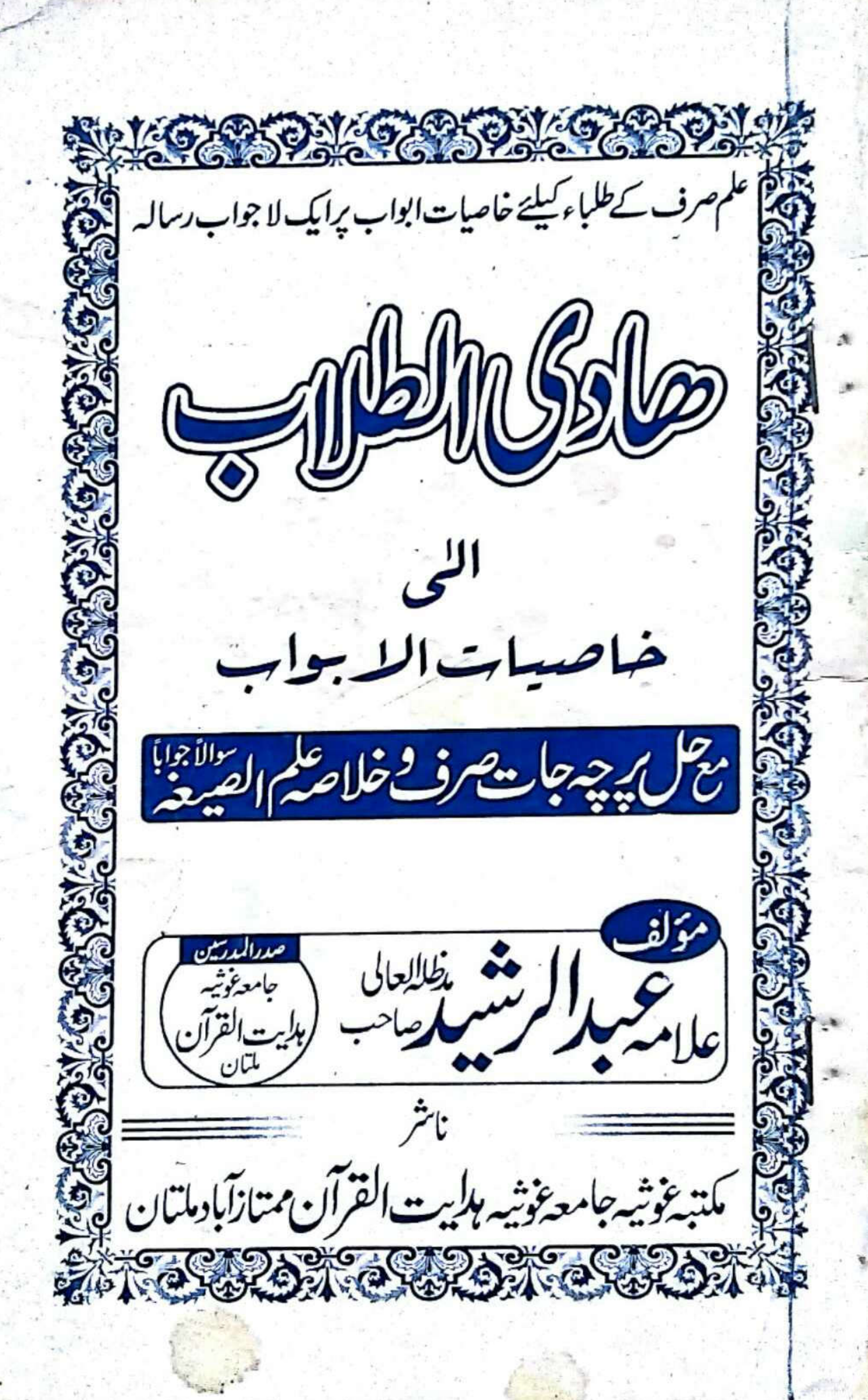


علم صرف کے طلباء کیلئے خاصیات ابواب پر ایک لاجواب رسالہ
ھادی الطلاب
الملقب
خاصیات الابواب
مع حل پرچہ جات صرف و خلاصہ علم الصیغہ سوالاً جواباً
مؤلف
علامہ عبد الرشید صاحب مدظلہ العالی
صدر المدرسین
جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان
ناشر
مکتبہ غوثیہ جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ممتاز آباد ملتان

﴿☆ خاصیات ☆﴾

خاصیات (بہ تشدید صاد و یاء) خاصہ کی جمع ہے، خَاصِّیَّتْ اصل میں خاصصیّت تھا ایک صاد کو دوسرے میں ادغام کر دیا تو خاصیت ہوا، خاصیت مصدر ہے بمعنی خاص ہونا کے اس پر خاصہ کا اطلاق بطریق مبالغہ ہے، صرفیوں کے نزدیک خاصہ اور خاصیت کا معنی ہے ابواب کے معانی یعنی صرفیوں کے نزدیک باب کے معنی پر خاصہ کا اطلاق ہوتا ہے۔

ام الا بواب

اول تین ابواب یعنی ضَرَبَ یَضْرِبُ، نَصَرَ یَنْصُرُ، عَلِمَ یَعْلَمُ کو ام الابواب کہتے ہیں، ام بمعنی اصل ہے، ان کو ام الابواب اس لیے کہتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع میں جس طرح معنوں میں اختلاف ہے اسی طرح لفظوں میں بھی اختلاف ہے کہ ضَرَبَ میں ماضی کے اندر عین مفتوح ہے اور مضارع میں مکسور، نَصَرَ کے اندر ماضی میں عین مفتوح ہے مضارع میں مضموم، عَلِمَ میں ماضی کے اندر عین مکسور ہے اور مضارع میں عین مفتوح ہے، اور دو چیزوں کے درمیان اختلاف میں اصل بھی یہی ہے کہ لفظ اور معنی دونوں میں اختلاف ہو، خلاصہ یہ کہ ان تین ابواب میں اختلاف کامل ہے اس لئے ان کو ام الابواب کہا جاتا ہے، اور یہ تینوں مذکورہ ابواب کثرت خصائص میں برابر ہیں اس عبارت (و در کثرت آہ) کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔

(۱) یہ تینوں ابواب اکثر معانی میں برابر ہیں کیونکہ ہر وہ معنی جس میں اول باب استعمال ہوتا ہے۔ دوسرا اور تیسرا باب بھی اس معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(۲) تینوں بابوں میں سے ہر ایک دوسرے کے ساتھ زیادتی معنی میں برابر ہے، یعنی جس طرح باب اول کے معانی زیادہ ہیں اسی طرح دوم وسوم کے معانی بھی کثیر ہیں۔

﴿☆ خاصیت نصر ☆﴾

(۱) مغالبہ:۔ لغت میں اس کا معنی کسی پر غلبہ پانا ہے۔

اصطلاحی تعریف:۔ اصطلاح میں تعریف یہ ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد ایک فعل کو ذکر کر کے یہ ظاہر کیا جائے کہ معنی مصدری میں ایک دوسرے پر غلبہ کس کو ہوا، یعنی یہ بتایا جائے کہ متغالبین میں سے

غلبہ کس کو ہوا، چونکہ باب مفاعلہ میں مشارکت ہوتی ہے کہ ہرایک دوسرے کے ساتھ وہی کام کرتا ہے جو پہلے نے اس کے ساتھ کیا تو جب ہرایک دوسرے پر غلبہ پانا چاہے تو ظاہر ہے کہ دونوں برابر رہیں گے یا ایک غالب اور دوسرا مغلوب ہوگا تو غالب کے غلبہ کو ظاہر کرنے کیلئے باب مفاعلہ کے بعد وہی مفاعلہ نصر ینصر کے وزن پر لائیں گے جیسا کہ خَاصَمَنِیْ فَخَصَمْتُہ۔ اس نے میرے ساتھ جھگڑا کیا میں نے اس کے ساتھ جھگڑا کیا پس میں جھگڑے میں غالب آگیا اور یُخَاصِمُنِیْ فَاَخْصُمُہ۔ وہ مجھ سے جھگڑتا ہے میں اس سے جھگڑتا ہوں۔ پس میں جھگڑے میں غالب آجاتا ہوں، اب مفاعلہ (خَاصَمَنِیْ و یُخَاصِمُنِیْ) ایک دوسرے پر غلبہ پانے میں دو آدمی شریک تھے تو ان میں سے غالب کے غلبہ کو ظاہر کرنے کیلئے اس مفاعلہ کو نَصَرَ کے وزن پر لاکر جب ہم نے کہا فَخَصَمْتُہٗ اور فَاَخْصُمُہٗ تو یہ ظاہر ہوگیا کہ متغالبین میں سے متکلم کو غلبہ حاصل ہوا ہے۔ اصل وضع میں خَصَمَ ضَرَبَ سے آتا ہے لیکن اظہار غلبہ کی خاطر اسکو نَصَرَ پر لائے ، اگر فعل مذکور (جو مفاعلہ کے بعد نَصَرَ سے اظہار غلبہ کیلئے ہے) مثال واوی ہو جیسے وَاعَدَنِیْ فَوَعَدتُّہ یا مثال یائی یَاسَرَنِیْ فَیَسَرْتُہ یا اجوف یائی جیسے بَایَعَنِیْ فَبِعْتُہٗ یا ناقص یائی ہو جیسے رَامَانِیْ فَرَمَیْتُہٗ، تو ان چاروں میں اس فعل کو ضَرَبَ کے وزن پر لائیں گے نہ کہ نَصَرَ کے وزن پر اس لئے کہ یہ چاروں معتلات نَصَرَ سے نہیں آتے۔ اب ہرایک کی مثال ملاحظہ فرمائیں، مثال واوی کی مثال وَاعَدَنِیْ فَوَعَدتُّہٗ مثال یائی کی مثال، یَاسَرَنِیْ فَیَسَرْتُہ، اجوف یائی کی مثال بَایَعَنِیْ فَبِعْتُہٗ، ناقص یائی کی مثال رَامَانِیْ فَرَمَیْتُہ ان چاروں میں مفاعلہ کے بعد اظہار غلبہ کے لئے جو فعل لایا گیا ہے وہ ضرب کے وزن پر ہے

☆خاصیات سَمِعَ یَسْمَعُ☆

وہ الفاظ جو بیماریوں پریشانیوں اور خوشیوں کے معانی پر دلالت کرتے ہیں وہ اکثر اسی باب (سَمِعَ) سے آتے ہیں، مثلاً سَقِمَ بیمار ہوا، حَزِنَ غمگین ہوا، فَرِحَ ، خوش ہوا، وہ الفاظ جو رنگوں عیبوں اور جسمانی حالت وکیفیت پر دلالت کرتے ہیں اکثر باب سمع سے آتے ہیں ،مثلاً کَدِرَ، گدلا ہوا عَوِرَ ،کانا ہوا، بَلِجَ کشادہ ابرو والا ہوا۔ اور ان مذکورہ معانی پر دلالت کرنے والے چند الفاظ باب سمعَ کے علاوہ کَرُمَ سے بھی آتے ہیں، مثلاً اَدُمَ گندم گوں ہوا، عَجُفَ، لاغر ہوا رَعُنَ گول ہوا۔

☆خاصیت فَتَحَ☆

اس کا عین یالام کلمہ حرف حلقی ہوتا ہے۔جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ،معنی کھولنا،اس کالام کلمہ حروفِ حلقی میں سے ہےاور جیسے وَہَبَ یَہَبُ کہ اس کا عین کلمہ حروفِ حلقی میں سے ہے۔

(حروف حلقی یہ ہیں)

حروف حلقی شش بود اے نورعین همزه هاء وحاؤ خاء وعین وغین

سوال:- رَکَنَ یَرْکَنُ بمعنی مائل ہونا، اَبیٰ یَأْبیٰ بمعنی انکار کرنا دونوں فتح سے ہیں مگر کسی کا عین یالام حرف حلقی نہیں ہے؟

جواب:- رَکَنَ ازقسم تداخل ہے یعنی اس کی ماضی نَصَرَ سے اور مضارع عَلِمَ سے لیا،مزید تفصیل یہ ہے کہ رَکَنَ تین بابوں (نصر،عَلِمَ،مَنَعَ) سے آتا ہے ماضی نَصَرَ سےاور مضارع عَلِمَ سے لیا یہ مستقل باب نہیں بلکہ ایک کی ماضی اور دوسرے کا مضارع لیکر ایک باب بنادیا،اور ابیٰ یَأْبیٰ شاذ اور خلاف قیاس ہے۔

☆خاصیات کَرُمَ یَکْرُمُ☆

وہ الفاظ جن میں طبعی اور پیدائشی صفات کے معانی ہوں یعنی (وہ صفات وعادات جن پر موصوف کی تخلیق ہوئی ہے) وہ باب کَرُمَ سے آتے ہیں،مثلاً حَسُنَ وہ خوبصورت ہوا، یہاں خوبصورتی ذاتی غیر مصنوعی مراد ہے،تو اور یہ خوبصورتی پیدائشی صفت ہے،صفات خلقیہ دو قسم پر ہیں۔

(۱) حقیقی جو موصوف میں حقیقۃً پیدائشی ہوں یعنی پیدائش کے بعد موصوف کے ساتھ عارض ولاحق نہ ہوئی ہوں،جیسے چھوٹا ہونا ، بڑا ہونا ،خوبصورت (ذاتی) ہونا،بدصورت (ذاتی)ہونا ، یہ ساری ایسی صفات ہیں جو پیدائش ہی سے اس موصوف کے ساتھ لاحق ہیں۔

(۲) حکمی جو پیدائشی نہ ہوں یعنی پیدائش کے وقت موصوف میں نہ ہوں بلکہ بعد میں اسکولاحق ہوئی ہوں لیکن موصوف کو عارض ہونے کے بعد اس موصوف میں اتنی راسخ وپختہ ہوچکی ہوں کہ ان کا موصوف سے جدا ہونا مشکل ہو یوں محسوس ہو گویا کہ وہ پیدائشی ہیں مثلاً فَقُہَ وہ فقیہ ہوا،اب فقیہ ہونا غیر پیدائشی صفت ہے کیونکہ یہ پیدائش کے بعد موصوف کو لاحق ہوتی ہے،لیکن بعد از لحوق موصوف کو فقہ

میں اتنی مہارت اور تجربہ حاصل ہوا کہ اب اس موصوف سے اس صفت فقاہت کا جدا ہونا مشکل ہے تو گویا یہ پیدائشی ہے۔

☆خاصیات حَسِبَ یَحْسِبُ☆

- اس باب پر آنے والے چند مخصوص الفاظ ہیں جن کو جاننے سے اس باب کے خواص کا پتہ چل جائے گا۔ ایسے الفاظ جو حَسِبَ کے ساتھ مخصوص ہیں وہ صاحب فصول اکبری کی تحقیق وتتبع کے مطابق ۳۲ ہیں جبکہ فصول اکبری میں ان میں سے صرف ۱۸ کو ذکر کیا ہے اور باقی کو اس کی شرح میں ذکر کیا گیا ہے۔ جو یہ ہیں

نقشہ اٹھارہ (18) الفاظ

نمبر شمار	الفاظ	مصادر	معانی
۱	نَعِمَ	نَعْمَةٌ	اچھی زندگی والا ہونا
۲	وَبِقَ	وُبُوْقٌ	ہلاک ہونا
۳	وَمِقَ	مِقَةٌ	دوست رکھنا
۴	وَثِقَ	ثِقَةٌ	اعتماد کرنا
۵	وَفِقَ	وَفْقٌ	موافق ہونا
۶	وَرِثَ	وِرَاثَةٌ	وراثت پانا
۷	وَرِعَ	وَرْعٌ	پرہیزگار ہونا
۸	وَرِمَ	وَرَمٌ	سوجنا
۹	وَرِیَ	وَرْیٌ	چقماق کا آگ نکالنا
۱۰	وَلِیَ	وَلْیٌ	نزدیک ہونا
۱۱	وَغِرَ	وَغْرٌ	کینہ رکھنا

۱۲	وَجِرَ	وَحَر ”	سخت غضب ناک ہوا
۱۳	وَلِهَ	وَلَه ”	غمگین ہونا
۱۴	وَهِلَ	وَہْل ”	وہم کا اس چیز کیطرف جانا جو مراد نہ ہو
۱۵	وَعِمَ	وَعْم ”	کسی کے لئے دعاء نعمت کرنا
۱۶	وَطِئَ	وَطْئ ”	روندنا
۱۷	یَئِسَ	یَأس ”	ناامید ہونا
۱۸	یَبِسَ	یُبْس ”	خشک ہونا

☆خواص باب افعال☆

(۱) تعدیہ...... لازم کو متعدی کرنا، مثال اَخْـرَجْـتُ زَیْـدًا، نکالا میں نے زید کو، اب باب افعال (اَخْرَجْتُ) نے لازم (خَرَجَ بمعنی نکلنا) کو متعدی کیا ہے۔

(۲) تصییر ...... فاعل کا کسی چیز (مفعول بہ) کو صاحب ماخذ (ماخذ والا) کرنا مثلاً اَخْـرَجْـتُ زَیْـدًا ، میں نے زید کو خروج والا کیا۔ تو اب فاعل (متکلم) نے مفعول بہ (زید) کو ماخذ (خروج) والا کیا ہے یعنی اس کو نکالا۔

فائدہ:- تعدیہ اور تصییر میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے ، مادہ اجتماعی اَخْـرَجْـتُ زَیْدًا کہ اس میں تعدیہ اور تصییر دونوں موجود ہیں ایک مادہ افتراقی جس میں صرف تعدیہ ہو مثلاً اَبْـصَـرْتُ زَیْـدًا میں نے زید کو دیکھا، اب اس میں صرف تعدیہ ہے کہ اس نے اپنے مجرد (بَـصُـرَ بمعنی دیکھنا) کو جو لازم تھا متعدی کر دیا ہے، دوسرا مادہ افتراقی جس میں صرف تصییر ہو مثلاً اَنَـرْتُ الثَّوْبَ میں نے کپڑے کو نقش والا کیا ، اب اس میں تصییر ہے کہ فاعل (متکلم) نے مفعول بہ (ثوب) کو ماخذ نِیْـر بمعنی نقش والا کیا ہے، لیکن اس میں تعدیہ نہیں ہے اس لئے کہ اس کا مجرد نَـارَیَـنِیْرُ متعدی ہے۔ واضح رہے کہ اَبْـصَرْتُ زَیْدًا میں تصییر نہیں ہے اس لئے کہ اس کا یہ معنی کہ میں نے زید کو بصیرت والا کر دیا نہیں کیا گیا۔

فائدہ:- کبھی باب افعال متعدی کولازم کردیتا ہے۔ مثال اَحْمَدَ زَیْدٌ ،زید محمود ہوا اب افعال (اَحْمَدَ) نے متعدی (حَمِدَ بمعنی تعریف کرنا) کولازم کردیا ہے۔

(۳) **تعریض**...... فاعل کا کسی چیز (مفعول بہ) کو ماخذ کے معنی کی جگہ میں لے جانا ،مثلاً اَبَعْتُ الْفَرَسَ میں بیچنے کی جگہ یعنی منڈی میں گھوڑا لے گیا۔اب فاعل (متکلم) مفعول بہ (فرس) کو ماخذ (بَیْع ") بمعنی بیچنا کی جگہ یعنی منڈی میں لے گیا۔

فائدہ:- تعریض کی تعریف میں ماخذ سے مراد وہ لفظ ہے جس سے باب افعال کا مصدر بنایا گیا ہے یعنی مثال مذکور میں ماٗخذ بَیْع ہے کیونکہ اسی سے باب افعال (اَبَاعَ) کے مصدر (اِبَاعَة") کو بنایا گیا ہے۔

(۴) **وجدان**...... کسی چیز (مفعول بہ) کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا مثلاً اَبْخَلْتُ زَیْداً ،میں نے زید کو بخیل پایا۔اب فاعل (متکلم) نے مفعول بہ (زید) کو ماخذ (بُخْل) کے ساتھ موصوف پایا ہے۔

(۵) **سلب**...... فاعل کا ایک چیز (مفعول بہ) سے ماخذ کو زائل کرنا ،مثلاً شَکیٰ زَیْدٌ "وَاَشْکَیْتُہٗ ،زید نے شکایت کی اور میں نے اس کی شکایت کو زائل کردیا تو اب فاعل (متکلم) نے مفعول بہ (زید) سے ماخذ (شکایت) کو دور کردیا۔

(۶) **اِعْطاءِ ماخذ**...... فاعل کا مفعول بہ کو ماخذ دینا،اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) جو ماخذ مفعول بہ کو دیا گیا ہے وہ محسوس ہو یعنی دیکھا جائے۔

(۲) وہ ماخذ جو مفعول بہ کو دیا گیا ہے معقول ہو یعنی دیکھا نہ جائے ۔

(۳) فاعل مفعول بہ کو نفس ماخذ دے۔

(۴) ماخذ کا محل اور اس کی جگہ دے،اول اور سوم کی مثال ،اَعْظَمْتُ الْکَلْبَ میں نے کتے کو ہڈی دی تو اب فاعل (متکلم) نے مفعول بہ (کلب) کو ماخذ (عَظْم " بمعنی ہڈی) دیا ہے اور ماخذ ہے بھی محسوس، چہارم کی مثال اَشْوَیْتُ زَیْداً ،میں نے زید کو گوشت بھوننے کیلئے دیا،تو اب فاعل (متکلم) نے مفعول بہ (زید) کو ماخذ شَیّ " بمعنی بھوننا کا محل (گوشت) دیا۔

فائدہ:- اس مثال کا یہ معنی کہ (میں نے زید کو بھنا ہوا گوشت دیا) ٹھیک نہیں ہے اس لئے کہ قاموس میں ہے اَشْوَاہُمْ اَعْطَاہُمْ لَحْماً یَشْوُوْنَ مِنْہُ دوم کی مثال اَقْطَعْتُہٗ قُضْبَاناً

میں نے اس کو شاخوں کا کاٹنا دیا یعنی کاٹنے کی اجازت دی، تو اب فاعل (متکلم) نے مفعول بہ (ہ ضمیر) کو ماخذ (قَطْع " بمعنی کاٹنا) دیا، اور ظاہر ہے کہ کاٹنا غیر محسوس ہے۔

(۷) **بلوغ**...... فاعل کا ماخذ میں پہنچنا جبکہ ماخذ زمان ہو، مثلاً اَصْبَحَ زَیْد "، زید صبح کو پہنچا اب فاعل (زید) ماخذ (صبح) میں پہنچا اور ماخذ ہے بھی زمان یعنی وقت۔ فاعل کا ماخذ میں آنا جبکہ ماخذ مکان و جگہ ہو، مثال اَعْرَقَ زَیْد "، زید عراق میں آیا۔ اب فاعل (زید) ماخذ (عراق) میں آیا اور عراق جگہ ہے۔

فائدہ:۔ مصنف (صاحب فصولِ اکبری) کے قول رسیدن سے وقت میں پہنچنا اور آمدن سے جگہ میں آنا مراد ہے اگر چہ لغت میں رسیدن کے ساتھ وقت اور آمدن کے ساتھ جگہ کی شرط نہیں بلکہ لغت میں رسیدن کا معنی جگہ میں پہنچنا اور آمدن کا معنی وقت میں آنا بھی کیا گیا ہے۔

(۸) **صیرورت**...... اس کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱) فاعل کا صاحب ماخذ ہونا۔ مثلاً اَلْبَنَ الْبَقَرُ گائے دودھ والی ہوگئی اب فاعل (بقر) ماخذ (لَبَن بمعنی دودھ) والا ہوا۔

(۲) فاعل کا اس چیز والا ہونا جو ماخذ کے ساتھ موصوف ہے۔ مثلاً اَجْرَبَ الرَّجُلُ، مرد خارش زدہ اونٹ والا ہوا۔ اب فاعل (رجل) ایک ایسی چیز (اونٹ) والا ہے جو کہ ماخذ (جَرَب بمعنی خارش) کے ساتھ موصوف ہے، یعنی خارش تو اونٹ کو ہے اور وہ مرد اس خارش زدہ اونٹ کا مالک ہے تو ماخذ کے ساتھ موصوف اونٹ ہے اور وہ مرد اس اونٹ کا مالک ہے۔

(۳) فاعل کا ماخذ میں ایک چیز والا ہونا، مثال اَخْرَفَتِ الشَّاۃُ، بکری بچے والی ہوگئی موسم خریف میں اب فاعل (الشاۃ)۔ ایک چیز (بچے) والا ہوا ماخذ (خریف) یعنی گرمی اور سردی کے درمیان والے موسم میں۔

(۹) **لیاقت**...... فاعل کا ماخذ کے مدلول یعنی معنی کا مستحق ہونا۔ مثلاً اَلْاَمَ الْفَرْعُ سردار ملامت کا مستحق ہوا، تو اب فاعل (الفرع)، ماخذ (لَوْم بمعنی ملامت) کا مستحق ہوا۔

(۱۰) **حینونت**...... فاعل کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا۔ مثلاً اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کاٹنے کے وقت کو پہنچی تو اب فاعل (الزرع) ماخذ (حِصاد بمعنی کھیتی کا کاٹنا) کے وقت کو پہنچا۔

(۱۱) **مبالغہ**..... اصل ماخذ میں کثرت اور زیادتی کا ہونا۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مبالغہ مقدار اور انداز ے میں ہو، مثلاً اَتْمَرَ النَّخلُ، کھجور کا درخت بہت کھجوروں والا ہوا، اب اصل ماخذ (تمر بمعنی کھجور) میں کثرت وزیادتی ہے، اور یہ کثرت ہے بھی مقدار میں۔

(۲) وہ مبالغہ کیفیت میں ہو، مثلاً اَسْفَرَ الصُّبْحُ، صبح خوب روشن ہوئی تو اب اصل ماخذ (سفر) میں مبالغہ ہے اور یہ کثرت بھی کیفیت میں ہے۔

(۱۲) **ابتداء**...... اسکی دوصورتیں ہیں۔

نمبرا۔ کسی باب کا شروع ہی سے باب افعال سے آنا مثال اَرْقَلَ، اس نے جلدی کی تو اب یہ اَرْقَلَ مجرد سے نہیں آتا کیونکہ اس کا مجرد غیر مستعمل ہے۔

(۲) شروع ہی سے باب افعال سے نہ آئے بلکہ اپنے مجرد میں استعمال ہو لیکن مجرد کا معنی اور ہو اور افعال کا معنی اور ہو مثال اَقْسَمَ اس نے قسم کھائی اب اس کا مجرد یعنی قَسَمَ یَقْسِمُ آتا ہے لیکن اس کا معنی اور ہے یعنی بانٹنا۔

(۱۳) **موافقت**...... اِفْعال کا اپنے مجرد تفعیل اور استفعال کے ساتھ معنی میں موافق ہونا۔

(الف) مجرد کے ہم معنی ہونے کی مثال دَجَی اللَّیْلُ، رات تاریک ہوگئی یہ مجرد ہے، اَدْجَی (جو کہ باب افعال ہے) کا معنی بھی یہی ہے یعنی تاریک ہونا۔

(ب) موافقت فَعَّلَ یعنی تفصیل کی مثال، اَکْفَرَ کَفَّرَ۔ دونوں کا معنی ہے کفر کیطرف منسوب کیا۔

(ج) اِسْتَفْعَلَ کے ساتھ موافقت کی مثال، اَعْظَمَ اِسْتَعْظَمَ دونوں کا معنی ہے عظیم خیال کیا۔

(۱۴) **مطاوعت**...... باب اِفْعال فَعَلَ مجرد یا فَعَّلَ مزید کے بعد آکر اس چیز کو ثابت کرے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے۔ مطاوعت مجرد کی مثال کَبَبْتُہٗ فَاَکَبَّ، اوندھا کیا میں نے اس کو پس وہ اوندھا ہوگیا۔ اب باب افعال (اَکَبَّ) نے مجرد (کببتہ) کے بعد آکر یہ ثابت کردیا ہے کہ مفعول (ہ ضمیر) نے فاعل (متکلم) کے اثر (اوندھا کرنا) کو قبول کرلیا ہے یعنی اوندھا ہوگیا ہے مطاوعت فَعَّلَ کی مثال، بَشَّرْتُہٗ فَاَبْشَرَ، میں نے اس کو خوشخبری دی تو وہ خوش ہوگیا، اب اَبْشَرَ باب افعال نے بَشَّرَ باب تفعیل کے بعد آکر یہ ثابت کردیا ہے کہ مفعول نے فاعل کے اثر (خوشخبری دینا) کو قبول کرلیا ہے اور وہ خوش ہوگیا ہے۔

☆خواص باب تفعیل☆

(۱) تعدیہ +(۲) تصییر ...... پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ دونوں میں عموم خصوص من وجہ ہے تو یہاں ہم تین مثالیں دیں گے، ایک مادہ اجتماعی کی اور دو افتراقی مادوں کی۔

(الف) مادہ اجتماعی کی مثال نَزَّلْتُ زَیداً ، اتارا میں نے زید کو اب اس نزلت نے لازم (نَزَلَ بمعنی اترنا) کو متعدی کیا ہے اور اگر اس کا معنی یہ کریں کہ میں نے زید کو نزول والا کر دیا، تو تصییر کیلئے ہوگا کیونکہ فاعل (متکلم) نے مفعول بہ (زید) کو ماخذ (نزول) والا کر دیا۔

(ب) صرف تعدیہ کی مثال، فَسَّقْتُهٗ میں نے اس کو فاسق کہا اب تفعیل (فَسَّقْتُ) نے لازم (فَسَقَ بمعنی بے فرمان ہونا) کو متعدی کر دیا ہے۔

(ج) صرف تصییر کی مثال، نَیَّرْتُ الثَّوبَ ، میں نے کپڑے کو منقش کیا تو اب اس میں تصییر ہے کہ مفعول بہ (ثوب) کو ماخذ (نِیْر) والا کر دیا گیا ہے لیکن تعدیہ نہیں ہے کیونکہ اس کا مجرد نَارَ، یَنِیْرُ متعدی ہے

(۳) سلب ...... مثال قَذَّیْتُ عَیْنَہٗ میں نے اس کی آنکھ سے تنکا دور کیا اب فاعل (متکلم) نے (مفعول عین) سے ماخذ (قَذْء بمعنی تنکا) کو دور کیا ہے۔

(۴) صیرورت ...... مثال نَوَّرَالشَّجَرُ ، درخت کلی دار ہوا تو اب فاعل (شجر) ماخذ (نَوْر بمعنی شگوفہ) والا ہو گیا۔

(۵) بلوغ ...... یعنی فاعل کا ماخذ تک پہنچنا یا فاعل کا ماخذ میں آنا، اول کی مثال عَمَّقَ زَیْد'' زید گہرائی تک پہنچا تو اب فاعل (زید) ماخذ (عُمُق بمعنی گہرائی) تک پہنچا دوم کی مثال خَیَّمَ زَیْد'' زید خیمہ میں آیا تو اب فاعل (زید) ماخذ (خیمہ) میں آیا۔

(۶) مبالغہ ...... اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) نفس فعل میں مبالغہ اور کثرت ہو اور کثرت بھی باعتبار کیفیت کے ہو اور فعل بھی متعدی ہو مثال صَرَّحَ زَیْد'' خوب ظاہر کیا زید نے تو اب نفس فعل میں باعتبار کفیت کے مبالغہ ہے اور فعل بھی متعدی ہے. یا مبالغہ نفس فعل باعتبار کمیت ہو اور فعل لازم ہو۔ مثلاً جَوَّلَ وہ بہت گھوما، اب نفس فعل میں باعتبار کمیت کے مبالغہ ہے اور فعل (جوَّل) ہے بھی لازم۔

(۲) مبالغہ فاعل میں ہو، مثال مَوَّتَ الْابِلُ بہت اونٹ مر گئے اب فاعل (اَلْابِلُ) میں مبالغہ ہے
(۳) مفعول میں مبالغہ ہو مثال قَطَّعْتُ الثِّيَابَ میں نے بہت کپڑے کاٹے اب مفعول (الثیاب) میں کثرت ہے۔
(۷) **نسبت بماخذ** .... فاعل کا مفعول بہ کو ماخذ کیطرف منسوب کرنا، مثال فَسَّقْتُ زَيْداً میں نے ماخذ (فسق بمعنی بے فرمان ہونا) کو زید کی طرف منسوب کیا ہے۔
(۸) **الباس ماخذ** ...... فاعل کا مفعول بہ کو ماخذ پہنانا، مثال جَلَّلْتُ الْفَرَسَ میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔ اب فاعل (متکلم) نے مفعول (الفرس) کو ماخذ (جُلُ) پہنائی۔
(۹) **تخلیط** ...... فاعل کا مفعول بہ کو ماخذ کے ساتھ ملمع (قلی) کرنا مثال ذَهَّبْتُ الْاِنَاءَ میں نے برتن کو سونے کے ساتھ ملمع کیا (اس کو سنہرا کیا)۔ اب فاعل (متکلم) نے مفعول (الانــــاء) کو ماخذ (ذَہَب بمعنی سونا) سے ملمع کیا ہے۔
(۱۰) **تحویل** ...... اس کی دو صورتیں ہیں۔
(۱) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا مثال نَصَّرْتُ زَيْداً میں نے زید کو نصرانی بنایا، اب فاعل (متکلم) نے مفعول بہ (زید) کو ماخذ (نصرانی) بنایا۔
(۲) فاعل کا مفعول بہ کو ماخذ کی شکل بنانا۔ مثال خَيَّمْتُ الرِّدَاءَ میں نے چادر کو خیمہ بنایا یعنی اوپر اوڑھ کر خیمہ کی طرح کرلیا ۔ اب فاعل (متکلم) نے مفعول (الرداء) کو ماخذ (خیمہ) جیسا کر دیا۔
(۱۱) **قصر** ...... اختصار کے لئے باب تفعیل کو مرکب تام سے مشتق کرنا تا کہ متکلم کو نقل کلام کے وقت اختصار حاصل رہے مثال ہَلَّلَ زَيْد" ، زید نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا اب اس باب تفعیل (ہلل) کو مرکب تام (لا الہ آہ) سے مشتق کیا گیا ہے تا کہ متکلم کو نقل کلام کے وقت اختصار حاصل رہے اس لئے کہ متکلم اگر زید کے لا الہ آہ کہنے کو نقل کرتے وقت باب تفعیل (ہلل) مشتق کر کے نہ کہے بلکہ یوں کہے قال زید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو کلام طویل ہو جائے گی جبکہ ہلل کہنے کی صورت میں کلام بھی مختصر ہے اور معنی بھی وہی ادا کر رہی ہے۔
(۱۲) **موافقت** ...... فَعَلَ ،اَفْعَلَ ،تَفَعَّلَ ، اول کی مثال تَمَّرْتُهُ دونوں کا ایک معنی (میں نے اس کو کھجور دی) ہے دوم کی مثال مَهَّلَ اَمْهَلَ ،دونوں کا ایک معنی ہے یعنی مہلت دی ،سوم کی مثال تَرَّسَ دونوں کا ایک معنی (ڈھال کو کام میں لانا) ہے۔

(۱۳) **ابتداء**...... اس کی دوصورتیں ہیں۔

(۱) اس تفعیل کا مجرد غیر مستعمل ہو۔مثلاً لَقَّبَ بمعنی لقب رکھنا اب اس تفعیل (لَقَّبَ) کا مجرد غیر مستعمل ہے۔

(۲) اس کا مجرد مستعمل ہولیکن اس کا معنی اور ہو،مثال جَرَّبَ امتحان کرنا جبکہ اس کے مجرد (جَرِبَ) کا معنی ہے اونٹ کا خارش زدہ ہونا۔

☆خاصیات باب تفعل☆

(۱) **مطاوعت فَعَّلَ**...... مثال قَطَّعْتُهُ فَتَقَطَّعَ میں نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کیا پس وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اب تَفَعُّلُ نے تَفْعِيْل کے بعد آکر یہ ظاہر کردیا ہے کہ مفعول (ہٗ ضمیر) نے فاعل (متکلم) کے اثر (ٹکڑے ٹکڑے کرنے) کو قبول کرلیا ہے یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے۔

(۲) **تکلف**...... ماخذ کیطرف منسوب ہونے میں مشقت اٹھانا،مثال تَكَوَّفَ زَيْد" زید نے اپنے آپ کو بتکلف کوفہ کیطرف منسوب کیا۔اب فاعل (زید) نے اپنے آپ کو ماخذ (کوفہ) کیطرف منسوب کرنے میں مشقت اٹھائی ، کہ حقیقت میں وہ کوفی نہ تھا لیکن اس نے اپنے آپکو کوفی بتکلف ظاہر کیا ہے یا ماخذ کو حاصل کرنے میں مشقت اٹھانا،مثال تَصَبَّرَ زَيْد" زید نے بتکلف صبر کیا،تو اب فاعل زید نے ماخذ (صَبر) کو حاصل کرنے میں مشقت اٹھائی۔

فائدہ:- مصنف (صاحب فصولِ اکبری) نے تکلف کیلئے تَجَرَّعَ کی جو مثال دی ہے اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ مثال ممثل لہ کے مطابق نہیں ہے اس لئے کہ تجرع کا معنی صحاح اور منتہی الارب میں یہ ہے کہ اپنے آپ کو قصداً بھوکا ظاہر کیا اور تکلف میں ماخذ کا حصول بالفعل فاعل میں حقیقۃً نہیں ہوتا بلکہ اس میں ماخذ کے حصول کو مشقت کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے خواہ اس ماخذ کا حصول ممکن ہو جیسے تَصَبَّرَ یا ممکن نہ ہو جیسے تَكَوَّفَ۔

(۳) **تجنب**...... فاعل کا ماخذ سے پرہیز کرنا اور بچنا،مثال تَحَوَّبَ زَيْد" ،زید گناہ سے بچا،اب فاعل (زید) نے ماخذ (حُوب بمعنی گناہ) سے احتراز کیا ہے۔

(۴) **لُبس ماخذ**...... فاعل کا ماخذ کو پہننا مثال تَخَتَّمَ زَيْد" زید نے انگوٹھی پہنی ،اب فاعل (زید) نے ماخذ (خاتم بمعنی انگوٹھی) کو پہنا۔

(۵) **تعمُّل** ...... ماخذ کو کام میں لانا، اس کی تین صورتیں ہیں۔

(ا) ماخذ فاعل کے ساتھ اس طرح ملا ہوا ہو کہ اس سے جدا محسوس نہ ہو مثال تَدَہَّنَ زَیْد" ، زید تیل کو کام میں لایا، یعنی جسم پر ملا، اب ماخذ (دُہْن بمعنی تیل) کو کام میں لایا گیا ہے زید نے اس کو استعمال کیا اور ماخذ (دُہْن) فاعل (زید) کے ساتھ اس طرح ملا ہوا ہے کہ اس سے جدا محسوس نہیں ہوتا۔

(۲) ماخذ فاعل کے ساتھ ملا ہوا تو ہو لیکن اس سے الگ محسوس ہو، مثال تَتَرَّسَ زَیْد" ، زید ڈھال کو کام میں لایا اب ماخذ (تَرْس بمعنی ڈھال) فاعل (زید) کے ساتھ ملا ہوا تو ہے لیکن اس سے الگ اور جدا محسوس ہوتا ہے۔

(۳) ماخذ فاعل کے ساتھ ملا ہوا تو نہ ہو لیکن اس کے قریب ضرور ہو، مثال تَخَیَّمَ زَیْد" زید خیمہ کو کام میں لایا یعنی اس کو نصب کیا، اب ماخذ (خیمہ) فاعل (زید) کے ساتھ ملا ہوا تو نہیں لیکن اس کے قریب ضرور ہے۔

(۶) **اتخاذ** ...... اس کی چار صورتیں ہیں۔

(ا) فاعل کا ماخذ کو بنانا مثال تَخَبَّیْتُ الْخِبَاءَ میں نے خیمہ بنایا، اب فاعل نے ماخذ (خیمہ) یعنی خِبَاء جس کا معنی خیمہ ہے کو بنایا ہے۔

فائدہ:- مصنف نے اس کی مثال میں تَبَوَّبَ لکھا اور اس کے بعض نے یہ معنی (دروازہ بنایا) کیا یہ درست نہیں کیونکہ لغت کی معتبر کتب میں تَبَوَّبَ کے معنی دربان بنانے کیے گئے ہیں اور اس معنی کے اعتبار سے اس میں اگرچہ خاصہ اتخاذ ہے لیکن مصنف کا اس کی تیسری صورت کو اول صورت کی مثال کیلئے لانا خالی از تسامح نہیں ہے۔

(۲) فاعل کا ماخذ کو پکڑنا، مثال تَحَرَّزَ مِنْهُ اس نے اس سے پناہ پکڑی، اب ماخذ (حِرْز" بمعنی پناہ) کو پکڑا گیا ہے۔

(۳) فاعل کا کسی چیز (مفعول بہ) کو عین ماخذ بنانا مثال تَوَسَّدَ الْحَجَرَ، اس نے پتھر کو تکیہ بنایا اب فاعل نے مفعول بہ (الحجر) کو بعینہ ماخذ (وِسَادَة" بمعنی تکیہ) بنایا۔

(۴) فاعل کا کسی چیز (مفعول بہ) کو ماخذ میں لینا مثال تَأَبَّطَ حَجَراً اس نے پتھر کو بغل میں لیا، تَأَبَّطَ شَرّاً ، اس نے شر کو بغل میں لیا ہے۔ اب ان دونوں مثالوں میں مفعول بہ (حجر و شر) کو ماخذ (ابط) بمعنی بغل میں لیا ہے۔

(۷) **تدریج**...... فاعل کا کسی کام کو بار بار آہستہ آہستہ کرنا، اس کی دو صورتیں ہیں۔
(۱) وہ کام ایک دفعہ کرنے سے حاصل ہو سکے، مثال تَجَرَّعَ زَیْدٌ" الْمَاءَ ۔زید نے پانی گھونٹ گھونٹ پیا، اب فاعل نے ایک کام (پانی پینا) کو آہستہ آہستہ اور بار بار کیا جبکہ ایک دفعہ بھی پانی پیا جا سکتا ہے۔
(۲) اس کام کا ایک دفعہ حاصل ہونا ناممکن ہو۔ مثال تَحَفَّظَ زَیْدٌ" الْقُرْآنَ ،زید نے قرآن پاک کو تھوڑا تھوڑا یاد کیا اب فاعل (زید) نے ایک کام (قرآن مجید کو یاد کرنا) کو تھوڑا تھوڑا اور بار بار کیا اور یہ کام ایک دفعہ کرنا ناممکن ہے کیونکہ پورا قرآن پاک ایک ہی دفعہ یاد کرنا عادۃ محال ہے۔
(۸) **تحوُّل**...... فاعل کا عین ماخذ ہونا مثال تَنَصَّرَ زَیْدٌ" زید نصرانی ہو گیا، اب فاعل (زید) بعینہ ماخذ (نصرانی) ہو گیا یا فاعل کا ماخذ جیسا ہونا مثال تَبَحَّرَ زَیْدٌ" زید (وسعت علمی میں) سمندر جیسا ہو گیا اب ماخذ (بَحْر " بمعنی دریا) کی مثل فاعل (زید) ہو گیا ہے۔
(۹) **صیرورت**...... مثال تَمَوَّلَ زَیْدٌ" زید مال دار ہو گیا اب فاعل (زید) صاحب ماخذ (مال) ہو گیا ہے۔
(۱۰) **موافقت مجرد** اَفْعَلَ ،فَعَّلَ ،اِسْتَفْعَلَ ،اول کی مثال تَقَبَّلَ اس کا مجرد قَبِلَ ہے اور دونوں کا معنی قبول کرنا ہے۔ دوم کی مثال تَهَجَّدَ اَهْجَدَ دونوں کا معنی ہے نیند کو دور کرنا، سوم کی مثال تَكَذَّبَ كَذَّبَ دونوں کا ایک معنی ہے جھوٹ کیطرف نسبت کرنا۔ چہارم کی مثال تَحَوَّجَ اِسْتَحْوَجَ معنی حاجت طلب کرنا۔
(۱۱) **ابتداء**...... اس کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) اس کا مجرد غیر مستعمل ہو مثال تَشَمَّسَ سورج میں کھڑا ہونا اس کا مجرد بقول صاحب نوادر الوصول غیر مستعمل ہے لیکن مصباح اللغات صفحہ ۴۴۶ میں اس کا مجرد شَمَسَ بروزن نَصَرَ ذکر کیا ہے اور اس کا معنی انکار کرنا لکھا ہے۔
(۲) اس کا مجرد مستعمل ہو لیکن اس کا معنی اور ہو مثال تَكَلَّمَ کلام کرنا اب اس کا مجرد كَلَمَ يَكْلِمُ آتا ہے لیکن اس کا معنی اور ہے یعنی زخمی کرنا۔

☆خاصیات باب مفاعلة☆

(۱) **مشارکت**...... فاعل اور مفعول کا فاعلیت اور مفعولیت میں شریک ہونا۔ یعنی دو شخصوں کا کسی کام کو کرنا کہ ان میں سے ہر ایک معنی کے اعتبار سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی لیکن لفظوں کے اعتبار

سے ایک فاعل ہوگا اور دوسرا مفعول، مثال قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرواً ، زید وعمرو میں سے ہر ایک نے دوسرے کو مارا، اب فاعل (زید) مفعول (عمرو) فعل قتال (لڑائی) میں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح شریک ہیں کہ ہر ایک معنی، کے اعتبار سے فاعل بھی ہے اور مفعول بھی۔

(۲) موافقت مجرد اَفْعَلَ فَعَّلَ ،تَفَاعَلَ ، اول کی مثال، سَافَرْتُ ،سَفَرْتُ دونوں کا ایک معنی ہے یعنی سفر کرنا، دوم کی مثال بَاعَدتُہٗ اَبْعَدتُہٗ دونوں کا معنی ہے دور کرنا، سوئم کی مثال ضَاعَفَ ،ضَعَّفَ دونوں کا معنی ہے دوگنا کرنا، چہارم کی مثال شَاتَمَ تَشَاتَمَ دونوں کا معنی ہے ایک دوسرے کو گالی دینا۔

(۳) ابتداء...... اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اس کا مجرد غیر مستعمل ہو، مثال تَاخَمَ ،سرحدوں کا متصل ہونا بقول صاحب نو اور اس کا مجرد غیر مستعمل ہے لیکن مصباح اللغات میں اس کا مجرد تَخَمَ بمعنی حد مقرر کرنا لکھا ہے۔

(۲) اس کا مجرد مستعمل ہو لیکن اس کا معنی اور ہو، مثال قَاسٰی بمعنی تکلیف برداشت کرنا اب اس کا مجرد یعنی قَسَا یَقْسُوْ مستعمل ہے لیکن اس کا معنی اور ہے یعنی سخت ہونا۔

☆خاصیات باب تفاعل☆

(۱) تشارک...... دو چیزوں کا اس طرح شریک ہونا کہ معنی کے اعتبار سے فعل ہر ایک سے صادر ہو اور ہر ایک پر واقع ہو لیکن ہر دو متشارک لفظوں کے اعتبار سے فاعل ہوں گے، مثال تَشَاتَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو ، زید وعمرو نے آپس میں گالی گلوچ کی، اب دو چیز (زید وعمر) فعل (گالی گلوچ کرنا) میں اس طرح شریک ہیں کہ ان میں سے ہر ایک سے گالی ظاہر اور صادر ہوئی اور ہر ایک پر واقع ہوئی جبکہ لفظوں کے اعتبار سے دونوں فاعل ہیں۔

(۲) شرکت...... فعل کے صدور میں کہ دونوں میں سے ہر ایک سے فعل کا صدور ہوا ہو لیکن فعل کسی پر واقع نہ ہو مثلاً تَرَافَعَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ شَیْئًا ، زید وبکر نے ایک چیز کو اٹھایا، اب زید وبکر دونوں فعل (اٹھانا) کے صدور میں شریک تو ہیں لیکن وہ فعل (اٹھانا) ان دونوں میں سے کسی پر واقع نہیں بلکہ شیئا پر واقع ہے (واضح رہے کہ شرکت کی یہ قسم قلیل ونادر ہے)

(۳) **تخییل** ..... فاعل کا اپنے غیر کو اپنے اندر ماخذ کا حصول دکھانا یعنی فاعل میں ماخذ حاصل نہ ہو لیکن دوسرے کے سامنے یہ ظاہر کرے کہ اس کے اندر ماخذ حاصل ہے، مثلاً تمارَضَ زَيْدٌ" ،زید نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا، اب فاعل (زید) نے اپنے اندر ماخذ (مرض) کے حصول کو ظاہر کیا ہے کہ میں بیمار ہوں جبکہ حقیقت میں وہ تندرست ہے۔

فائدہ:۔ تخییل اور باب تفعل کا جو خاصہ تکلف مذکور ہوا اس میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں فعل کا ماخذ فاعل کو پسند ہوتا ہے اور وہ اپنے اندر اس ماخذ کے حصول کی کوشش کرتا ہے بخلاف تخییل کے کہ اس میں ماخذ فعل کو فاعل طبعاً ناپسند کرتا ہے اور حصول ماخذ فاعل کا مقصود نہیں ہوتا بلکہ کسی مقصد کی خاطر اپنے آپ کو ماخذ کے ساتھ متصف ظاہر کرتا ہے۔

(۴) **مطاوعت فَاعَلَ** بمعنی اَفْعَلَ یعنی وہ فاعل جو اَفْعَلَ کے معنی میں ہے اس کی مطاوعت۔ مثلاً بَاعَدتُهٗ فَتَبَاعَدَ میں نے اس کو دور کیا پس وہ دور ہو گیا، بَاعَدتُ اَبْعَدتُ کے معنی میں ہے ،اب تفاعل (تباعد) نے فاعَلَ (بَاعَدتُهٗ) کے بعد آ کر یہ ثابت کیا ہے کہ مفعول (ہٗ ضمیر) نے فاعل کے اثر (دور کرنے) کو قبول کر لیا ہے اور دور ہو گیا ہے۔

(۵) **موافقت مجرد** اَفْعَلَ، اول کی مثال عَلَا (جو کہ تعَالٰی کا مجرد ہے) اس کا اور تعالی دونوں کا ایک معنی ہے یعنی بلند ہونا، دوم کی مثال تَيَامَنَ ،اَيْمَنَ دونوں کا معنی ہے يَمَن میں آنا۔

(۶) **ابتداء** ..... اس کی دو صورتیں ہیں۔

(i) اسکا مجرد غیر مستعمل ہو مثلاً تَلَاحَقَ ایک دوسرے میں داخل ہونا بقول صاحب نوادر اس کا مجرد غیر مستعمل ہے لیکن مصباح اللغات میں اس کا مجرد لَحَقَ بمعنی چپکنا مذکور ہے۔

(ii) اس کا مجرد مستعمل تو ہو لیکن اس کا معنی اور ہو، مثلاً تَبَارَكَ بمعنی بلند ہونا یا برکت ہونا اس کا مجرد برك مستعمل تو ہے لیکن اس کا معنی اور ہے یعنی اقامت کرنا۔

فائدہ:۔ وہ لفظ جو باب مفاعلہ میں دو مفعول کو چاہتا ہے جب اس کو باب تفاعل میں لیجائیں گے تو اس وقت ایک مفعول کو چاہے گا۔ مثلاً جَاذَبْتُ زَيْدًا ثَوْبًا اب اس مفاعلہ (جَاذَبْتُ) کے دو مفعول ہیں جب اس کو تفاعل کیطرف لے گئے تو اس نے ایک مفعول کو چاہا۔ مثلاً تَجَاذَبْنَا ثَوْبًا اور اگر مفاعلہ ایک مفعول کو چاہتا ہے تو جب اس کو تفاعل کیطرف لائیں گے تو اس وقت وہ متعدی نہ رہے گا

بلکہ لازم ہو جائے گا مثلاً قَاتَلَ جو مفاعلہ ہے ایک مفعول کو چاہتا ہے جیسے قَاتَلْتُ زَیْداً جب اس کو تفاعل کی طرف لے آئے تو لازم ہو گیا جیسے تَقَاتَلَ زَیْد'' وَعَمْر''و۔

☆خاصیات باب افتعال☆

(۱) **اتخاذ**...... مثلاً اِجْتَحَرَ الْفَارُ چوہے نے بل بنایا اب فاعل (فَار'') نے ماخذ (جُحْر'' بمعنی سوراخ) بنایا ہے یہ اتخاذ کی صورت اول کی مثال ہے جبکہ صورت دوم کی مثال تَجَنَّبَ اس نے کونہ کو پکڑا، اب فاعل نے ماخذ یعنی جانب کو پکڑا ہے، صورت سوم کی مثال اِغْتَذَی الشَّاۃَ اس نے بکری کو غذا بنایا اب فاعل (ہو ضمیر) نے مفعول (الشاہ) کو ماخذ (غِذاء) بنایا ہے، صورت چہارم کی مثال اِعْتَضَدَہٗ اس نے اس کو بازو میں لیا۔ اب فاعل (ہو ضمیر) نے مفعول (ہ ضمیر) کو ماخذ میں لیا ہے اور ماخذ عَضُدٌ بمعنی بازو ہے۔

(۲) **تصرف**...... کام کے کرنے میں کوشش کرنا مثلاً اِکْتَسَبَ اس نے کمائی میں کوشش کی، اب ایک کام (کمائی کرنا) میں کوشش کی گئی ہے۔

(۳) **تخییر**...... فاعل کا کام کو اپنے لئے کرنا مثلاً اِکْتَالَ زَیْد'' زید نے اپنے لئے ناپا اب فاعل (زید) نے ایک کام (ناپنا) کو اپنے لئے کیا ہے۔

(۴) **مطاوعت**...... فَعَلَ یعنی مجرد، مثلاً غَمَمْت'' زَیداً فَاغْتَمَّ میں نے زید کو غمگین کیا تو وہ غمگین ہو گیا، اب (افتعال اِغْتَمَّ) نے مجرد (غَمَمْتُ) کے بعد آ کر یہ ثابت کیا ہے کہ مفعول (زید) نے فاعل (متکلم) کے اثر (غمگین کرنے) کو قبول کر لیا ہے یعنی غمگین ہو گیا ہے۔

(۵) **موافقت مجرد** اَفْعَلَ، تفعل، تفاعل، استفعال، اول کی مثال اِبْتَلَجَ بَلَجَ دونوں کا معنی ہے صبح کا روشن ہونا دوم کی مثال اِحْتَجَزَ اَحْجَزَ دونوں کا معنی ہے حجاز میں داخل ہونا، سوم کی مثال اِرْتَدٰی تَدَرّٰی دونوں کا معنی ہے چادر پہننا، چہارم کی مثال اِخْتَصَمَ تَخَاصَمَ دونوں کا معنی باہمی جھگڑنا۔ پنجم کی مثال اِیْتَجَرَ اِسْتَاجَرَ دونوں کا معنی ہے اجرت طلب کرنا۔

(۶) **ابتداء**...... اس کی دو قسمیں ہیں۔

(i) اس کا مجرد غیر مستعمل ہو مثلاً اِبْتَامَ بکری کا چارہ چاہنے والی ہونا۔

(ii) مجرد مستعمل ہو لیکن اس کا معنی اور ہو مثلاً اِسْتَلَمَ بمعنی بوسہ لینا جبکہ اس کا مجرد سَلِمَ ہے اور اس کا معنی سالم رہنا ہے۔

☆خاصیات باب استفعال☆

(۱) **طلب ماخذ**...... مثلاً اِسْتَطْعَمْتُهٗ میں نے اس سے طعام طلب کیا، اب فاعل (متکلم) نے مفعول (ہ ضمیر) سے ماخذ (طعام) طلب کیا ہے۔

(۲) **لیاقت**...... جیسا کہ اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ کپڑا پیوند کے لائق ہوا اب فاعل (الثوب) ماخذ (رُقْعَة" بمعنی پیوند) کے لائق ہوا۔

(۳) **وجدان**...... مثلاً اِسْتَكْرَمْتُهٗ میں نے اس کو کرم کے ساتھ موصوف پایا، اب فاعل نے مفعول کو ماخذ (کَرَم بمعنی احسان وسخاوت) کے ساتھ موصوف پایا ہے۔

(۴) **حِسْبان**...... فاعل کا کسی چیز یعنی مفعول کو ماخذ کے ساتھ موصوف گمان کرنا، مثلاً اِسْتَحْسَنْتُهٗ میں نے اس کو اچھا گمان کیا، اب فاعل نے مفعول کو ماخذ (حُسْن) کے ساتھ موصوف گمان کیا ہے۔

وجدان اور حسبان میں فرق:- وجدان میں مفعول کا ماخذ کے ساتھ موصوف ہونے کا یقین ہوتا ہے جب کہ حسبان میں مفعول کا ماخذ کے ساتھ موصوف ہونے کا گمان ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان گمان اور یقین والا فرق ہے۔

(۵) **تحول**...... اس کی دو قسمیں ہیں۔

(i) کسی چیز کا عین ماخذ ہونا اور تبدیلی بھی صورۃً ہو مثلاً اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ مٹی پتھر بن گئی اب فاعل (الطین) بعینہ ماخذ (حَجَر" بمعنی پتھر) ہو گیا ہے اور یہ تبدیلی بھی صورۃً ہے۔

(ii) کوئی چیز ماخذ کی طرح ہو جائے اور تبدیلی بھی معنوی ہو مثلاً اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ اونٹ اونٹنی کی طرح ہو گیا یعنی اس کے صفات اونٹنی والے ہو گئے اب فاعل (الجمل) ماخذ (نَاقَة") ہو گیا ہے اور یہ تبدیلی بھی معنوی ہے۔

(۶) **اتخاذ**...... مثال اِسْتَوْطَنَ الْقُرٰى اس نے دیہاتوں کو وطن بنایا اب فاعل نے مفعول (القری) کو ماخذ (وطن) بنایا ہے۔

(۷) قصر...... مثال اِسْتَرْجَعَ اس نے انالله وانا الیه راجعون پڑھا۔اب ایک مرکب (انالله آہ) سے اس اِسْتَرْجَعَ کو اختصار کیلئے نکالا ہے۔

(۸) مطاوعت اَفْعَلَ ،مثلاً اَقَمْتُهٗ فاسْتَقَام میں نے اس کو سیدھا کیا پس وہ سیدھا ہوگیا۔اب استفعال (اِسْتَقَامَ) نے اَفْعَلَ (اَقَمْتُهٗ) کے بعد آ کر یہ ظاہر کیا ہے کہ مفعول (ہٗ ضمیر) نے فاعل (متکلم) کے اثر (سیدھا کرنے) کو قبول کرلیا ہے یعنی سیدھا ہوگیا ہے۔

(۹) موافقت مجرد اَفْعَلَ ،تَفَعَّلَ اِفْتَعَلَ کے ساتھ معنی میں موافق ہونا،اول کی مثال قَرَّ اِسْتَقَرَّ دونوں کا معنی ہے ٹھرنا،دوم کی مثال اِسْتَجَابَ ،اَجَابَ دونوں کا معنی ہے قبول کرنا،سوم کی مثال تَکَبَّرَ ،اِسْتَکْبَرَ دونوں کا معنی ہے متکبر کرنا، چہارم کی مثال اِعْتَصَمَ ،اِسْتَعْصَمَ دونوں کا معنی ہے مضبوط پکڑنا۔

(۱۰) ابتداء...... اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اس کا مجرد غیر مستعمل ہو مثلاً اِسْتَاجَرَ عَلَی الْوِسَادَةِ وہ تکیہ پر ٹیڑھا ہوا۔

(۲) مجرد مستعمل ہو لیکن اس کا معنی اور ہو،مثال اِسْتَعَانَ مدد طلب کرنا اب اس کا مجرد عَانَ استعمال ہوتا ہے لیکن اس کا معنی اور ہے یعنی عورت کا ادھیڑ عمر والی ہونا۔

☆خاصیات باب انفعال☆

(۱) لازم ہونا:۔ خواہ اس کا مجرد بھی لازم ہو مثال اِنْفَرَحَ خوش ہونا یہ لازم ہے اس کا مجرد فَرِحَ بمعنی خوش ہونا بھی لازم ہے،یا اسکا مجرد متعدی ہو،مثال اِنْصَرَفَ ،پھرنا،یہ لازم ہے جبکہ اس کا مجرد صَرَفَ بمعنی پھیرنا متعدی ہے۔

(۲) علاج ...... یعنی باب انفعال کا ان افعال سے ہونا جن کا معنی حس کے ذریعے مدرک ہوتا ہے۔یعنی جن کا معنی اعضاء ظاہری (ہاتھ پاؤں وغیرہ) کے فعل کا اثر ہو،مثال اِنْکَسَرَ وہ ٹوٹا، اِنْفَطَرَ وہ پھٹا اب ان دونوں کا معنی (ٹوٹنا، پھٹنا) حس یعنی آنکھ سے مدرک ہوتا ہے اور یہ معنی اعضاء ظاہری یعنی ہاتھوں کے فعل (توڑنا، پھاڑنا) کا اثر ہے۔

(۳) مطاوعت فَعَلَ مثال کَسَرْتُهٗ فَانْکَسَرَ توڑا میں نے اس کو پس وہ ٹوٹ گیا۔

(۴) مطاوعت اَفْعَلَ مثال اَغْلَقْتُهٗ فَانْغَلَقَ میں نے اسکو بند کیا تو وہ بند ہو گیا۔
(۵) موافقت فَعَلَ مثال اِنْحَمَقَ اب اس کا معنی اپنے مجرد یعنی حَمِقَ والا ہی ہے بے وقوف ہونا۔
(۶) موافقت اَفْعَلَ مثال اِنْحَجَرَ اب اس کا اَحْجَزَ والا معنی ہے یعنی حجاز میں آنا۔
تنبیہ یہ خاصہ (موافقت افعل) بہت کم پایا جاتا ہے۔
(۷) ابتداء...... اس کی دو قسمیں ہیں۔
(i) اس کا مجرد غیر مستعمل ہو مثال اِنْحَجَرَ سوراخ میں گیا اس کا مجرد غیر مستعمل ہے۔
(ii) مجرد مستعمل ہو لیکن معنی اور ہو مثال اِنْطَلَقَ بمعنی چلنا اب اس کا مجرد طَلُقَ مستعمل ہے لیکن اس کا معنی ہے کشادہ رو ہونا۔

☆خاصیات اِفْعِیْعَال☆

اسکی چار خاصیات ہیں۔
(۱) لزوم یعنی اکثر لازم استعمال ہوتا ہے مثال اِحْدَوْدَبَ کبڑا ہونا۔
(۲) لزوم مبالغہ اس کو مبالغہ لازم ہے کہ اس کے معنی میں ہمیشہ مبالغہ ہوتا ہے مثال اِعْشَوْشَبَتِ الْاَرْضُ زمین بہت گھاس والی ہوگئی۔
تنبیہ لزوم مبالغہ پر اعتراض کیا گیا ہے کہ نفس مبالغہ تو مسلم ہے لیکن یہ کہنا کہ مبالغہ اس کو لازم ہے اس سے اس کا انفکاک نہیں ہوتا کیونکہ یہ مشکل ہے۔
(۳) مطاوعت فَعَّلَ مثال ثَنَّیْتُهٗ فَاثْنَوْنٰی میں نے اسکو لپیٹا تو وہ لپٹ گیا۔
(۴) موافقت استفعل مثال اِحْلَوْلَیْتُ بمعنی اِسْتَحْلَیْتُ یعنی میٹھا سمجھنا۔
تنبیہ یہ دونوں خاصے (مطاوعت فعل۔ موافقت استفعل) بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔

☆خاصیات اِفْعِلَال اِفْعِیْلَال☆

ان کے چار خاصے ہیں۔
(۱) لازم ہونا کہ لازم استعمال ہوتے ہیں نہ کہ متعدی مثال اِبْیَضَّ اِبْیَاضَّ دونوں کا معنی سفید ہونا۔

(۲) انکومبالغہ لازم ہے یعنی انکے معنی میں مبالغہ وزیادتی ضرور ہوگی صاحب نوادر نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ لغت کی معتبر کتب میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے کہ انکومبالغہ لازم ہے۔

(۳) لون کہ انکے معانی کسی رنگ پر دلالت کرتے ہیں جسے اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ سرخ ہوا۔ اِسْوَدَّ اِسْوَادَّ سیاہ ہوا۔

(۴) عیب کہ ان کے معانی کسی ظاہری عیب پر دلالت کرتے ہیں جیسے اِحْوَلَّ ۔اِحْوَالَّ بھینگا ہوگیا۔

فائدہ:۔ ان دونوں بابوں میں فرق یہ ہے کہ افعلال طبعی و پیدائشی لون پر دلالت کرتا ہے اور افعیلال لون عارضی پر دلالت کرتا ہے۔

☆خاصیات اِفْعِوَّال☆

اس باب کی ایک خاصیت ہے وہ یہ کہ اسکا یہ وزن مُقْتَضَب ہے یعنی جس سے یہ معقول ہوتا ہے بلکہ از سر نو یہ اسی وزن پر آتا ہے مثال اِخْرَوَّطَ بِہِمُ السَّیْرُ ان کو رفتار نے کھینچا۔

فائدہ:۔ اقتضاب اور ابتداء میں فرق یہ ہے کہ ابتداء عام ہے خواہ مجرد آتا ہو یا نہ آتا ہو جبکہ اقتضاب خاص ہے اس میں مجرد کا نہ آنا ضروری ہے۔

☆خاصیات، فعللتہ☆

(رباعی مجرد) اس باب کی خاصیات بہت ساری ہیں جن کو شمار کرنا مشکل ہے ہم صرف تین خاصیات بیان کرتے ہیں۔

(۱) **قصر**...... مثال بَسْمَلَ اس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی۔

(۲) **الباس ماخذ**...... مثال بَرْقَعتُہٗ میں نے اسکو برقع پہنایا۔

(۳) **اپنا مطاوع ہونا**...... مثال غَطْرَشَ اللَّیْلُ بَصَرَہٗ فَغَطْرَشَ چھپایا رات نے اسکی آنکھ کو تو وہ چھپ گئی۔

(فائدہ) (۱) یہ باب اکثر صحیح آتا ہے جیسے گذشتہ مثالیں (۲) مضاعف (رباعی) بھی اکثر آتا ہے جیسے کَبْکَبَ

(۳) مہموز بہت کم آتا ہے مثال طَمْأَن

☆خاصیات تفعلل (رباعی مزید)☆

اسکی تین خاصیات ہیں۔

(۱) فعلل (اپنے مجرد) کے مطاوع ہوتا ہے مثال سَرْبَلْتُهُ فَتَسَرْبَلَ میں نے اسکو کرتہ پہنایا تو اس نے پہن لیا۔

(۲) اِقْتِضَابُ مثال تَهَبْرَسَ ناز سے چلا۔

(۳) موافقت فعلل مثال تَغَذْمَرَ اب اس کا معنی مجرد یعنی غَذْمَرَ والا ہے یعنی چیخنا

☆ خاصیات اِفْعِنْلَال ☆

اس کی دو خاصیتیں ہیں

(۱) لازم ہوتا ہے مثال اِبْرَنْشَقَ خوش ہونا۔

(۲) فعلل (رباعی مجرد) کے مطاوع ہوتا ہے مثال فَا ثْعَنْجَرْتُهُ فَا ثْعَنْجَرَ میں نے اس کا خون بہایا تو وہ خون بہایا ہوا ہو گیا۔

☆خاصیات، اِفْعِيْعَال ☆

اس کے چار خاصیات ہیں۔

(۱) لزوم ...... کہ یہ اکثر لازم استعمال ہوتا ہے مثال اِحْذَوْذَبَ کبڑا ہوا۔

(۲) اس کو لزوم مبالغہ ہے کہ اس کے معنی میں ہمیشہ مبالغہ ہوتا ہے۔ مثال اِعْشَوْشَبَتِ الْاَرْضُ زمین بہت گھاس والی ہو گئی۔

تنبیہ لزوم مبالغہ پر اعتراض کیا گیا ہے کہ مبالغہ تو مسلم ہے لیکن یہ کہنا کہ مبالغہ اس کو لازم ہے اس سے اس کا انفکاک نہیں ہوتا یہ مشکل ہے۔

(۳) مطاوعت فَعَلَ مثلاً ثَنَيْتُهُ فَاثْنَوْنىٰ میں نے اس کو لپیٹا تو وہ لپٹ گیا۔

(۴) موافقت اِسْتَفْعَلَ مثلاً اِحْلَوْلَيْتُ بمعنی اِسْتَحْلَيْتُ یعنی میٹھا سمجھنا۔

تنبیہ یہ دونوں خاصے (مطاوعت فعل، موافقت اسْتَفْعَلَ) بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔

واللہ تبارک وتعالے اعلم بالصواب تمت الرسالۃ فالحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے رسولہ محمد وعلے آلہ واصحابہ اجمعین ۔

حل پرچہ جات ''صَرف'' ثانویہ عامہ

پرچہ نمبر۱ ۱۴۲۴ھ ، ۲۰۰۴ء

سوال نمبر۱ (الف) درج ذیل ابواب کی علامات تحریر کریں نیز ہر ایک کے مصدر کی مثال بمع معنی تحریر کریں؟

افتعال ، استفعال ، انفعال ، تفاعل

(ب) باب تفعل کے کسی مصدر سے فعل ماضی مجہول کی گردان بمع معنی تحریر کریں؟

سوال نمبر۲ (الف) نون ثقیلہ اور نون خفیفہ فعل مضارع کے کتنے اور کون کون سے صیغوں کے ساتھ ملحق ہوتا ہے؟

(ب) الحاق کی صورت میں نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے ماقبل پر کون سی حرکت آتی ہے؟ تفصیلاً تحریر کریں۔

سوال نمبر۳ (الف) رباعی مزید فیہ کے کل کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟ ہر ایک کی علامت تحریر کریں نیز ہر ایک کے مصدر کی مثال بمع معنی تحریر کریں۔

(ب) ملحق کی تعریف تحریر کریں نیز بتائیں کہ ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مجرد کے کل کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟ ہر ایک کے متعلق بتائیں کہ اس کا الحاق کس طرح ہوا نیز ہر ایک کے مصدر کی مثال بمع معنی تحریر کریں؟

سوال نمبر۴ (الف) عور اور صید میں ''واو'' اور ''یا'' متحرک ہیں اور ماقبل مفتوح ہے لیکن اس کے باوجود الف سے نہیں بدلیں؟ اسکی وجہ قلمبند کریں۔

(ب) تَعِدُ اور تَهَبُ میں واو کے ساقط ہونے کی اور تَوْعِدُ اور تَوْجَلُ میں واو کے ساقط نہ ہونے کی وجوہ ذکر کریں۔

(ج) درج ذیل کلمات کے اوزان تحریر کریں نیز حروف اصلیہ اور زائد کی نشاندہی کریں؟

مستوجب ، اجترام ، تنزیل ، خندریس ، سفرجل

سوال نمبر۵ درج ذیل صورتوں میں کیا تعلیل واقع ہوگی؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

(الف) دو ہمزہ متحرک اگر اکٹھے آجائیں اور ان میں سے دوسرا مکسور ہو۔

(ب) اگر ہمزہ بعد واو مدہ، یا، مدہ اور یائے تصغیر کے بعد واقع ہو۔

(ج) اگر دو واؤ اول کلمہ میں اکٹھی آجائیں ۔

(د) واؤ اور یاء مکسور اگر فعل کے لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جائیں اور ان کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔

سوال نمبر ٦ (الف) درج ذیل ابواب میں سے ہر ایک کے کوئی دو دو خواص اور مثالیں مع معانی تحریر فرمائیں؟

استفعال، تفعل ،تفاعل

(ب) درج ذیل خواص میں سے کسی تین کی تشریح وتوضیح تحریر کریں۔ نیز بتائیں کہ یہ کس کس باب سے آتے ہیں نیز ہر ایک باب سے مثال مع معنی قلمبند کریں؟

تشارك ، ابتداء، تعديه ،تغير ، حسبان

حل پرچہ برائے سال ۲۰۰۴ء

جواب سوال نمبر ا (الف)......

علامت باب افتعال:- اس باب کی ماضی میں فاء کلمہ کے بعد تاء زائدہ ہوتی ہے مثال: اِجْتَنَبَ وزن اِفْتَعَلَ اب اس میں فاء (جیم) کے بعد تاء زائد ہے کیونکہ یہ وزن میں فاء، عین اور لام میں سے کسی کے مقابلے میں نہیں اسکے مصدر کی مثال اجتناب معنی پرہیز کرنا۔

علامت باب استفعال اسکی ماضی میں فاء سے پہلے سین اور تاء زائد ہوتے ہیں مثال اِسْتَنْصَرَ وزن اِسْتَفْعَلَ اب اس میں فاء (نون) سے پہلے سین اور تاء دونوں زائد ہیں اسکے مصدر کی مثال اِسْتِنْصَارٌ معنی مدد طلب کرنا۔

علامت باب انفعال اسکی ماضی میں فاء سے پہلے نون زائد ہوتا ہے مثال اِنْفَطَرَ وزن اِنْفَعَلَ اب اس میں فاء کلمہ (فاء) سے پہلے نون زائد ہے اسکے مصدر کی مثال اِنْفِطَارٌ

علامت باب تفاعل اسکی ماضی میں فاء سے پہلے تاء اور فاء کے بعد الف زائد ہوتے ہیں مثال تَقَاتَلَ وزن تفاعل اب اس میں فاء (قاف) سے پہلے تاء اور فاء (قاف) کے بعد الف زائد ہیں اسکے مصدر کی مثال تَقَاتُلٌ " معنی لڑائی کرنا۔

جواب:-

لفظ	معنی	لفظ	معنی
تُقُبِّلَ	قبول کیا گیا وہ ایک مرد	تُقُبِّلْتُمَا	قبول کیے گئے تم دومرد
تُقُبِّلَا	قبول کیے گئے وہ دومرد	تُقُبِّلْتُمْ	قبول کیے گئے تم سب مرد
تُقُبِّلُوا	قبول کیے گئے وہ سب مرد	تُقُبِّلْتِ	قبول کی گئی تو ایک عورت
تُقُبِّلَتْ	قبول کی گئی وہ ایک عورت	تُقُبِّلْتُمَا	قبول کی گئیں تم دوعورتیں
تُقُبِّلَتَا	قبول کی گئی وہ دوعورتیں	تُقُبِّلْتُنَّ	قبول کی گئیں تم سب عورتیں
تُقُبِّلْنَ	قبول کی گئیں وہ سب عورتیں	تُقُبِّلْتُ	قبول کیا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت
تُقُبِّلْتَ	قبول کیا گیا تو ایک مرد	تُقُبِّلْنَا	قبول کئے گئے ہم دومرد یا دوعورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں

جواب سوال نمبر۲ (الف) نون ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں کے ساتھ لگتا ہے جب کہ نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں کے ساتھ لگتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام صیغہ	مثال
واحد مذکر غائب	يَضْرِبُ
جمع مذکر غائب	يَضْرِبُوْنَ
واحد مؤنث غائب	تَضْرِبُ
واحد مذکر حاضر	تَضْرِبُ
جمع مذکر حاضر	تَضْرِبُوْنَ
واحد مونث حاضر	تَضْرِبِيْنَ
واحد متکلم	اَضْرِبُ
متکلم مع الغیر	نَضْرِبُ

مضارع کے جن چھ صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا درج ذیل ہیں۔

نام صیغہ	مثال
تثنیہ مذکر غائب	یَضرِبَان
تثنیہ مؤنث غائب	تَضرِبَان
جمع مؤنث غائب	یَضرِبنَ
تثنیہ مذکر حاضر	تَضرِبَان
تثنیہ مؤنث حاضر	تَضرِبَان
جمع مونث حاضر	تَضرِبنَ

جواب (ب) پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، متکلم مع الغیر) میں نون ثقیلہ وخفیفہ کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے مثال لَیَضرِبَنَّ لَتَضرِبَنَّ لَتَضرِبَنَّ لَاَضرِبَنَّ لَنَضرِبَنَّ مثال خفیفہ لَیَضرِبَنْ لَتَضرِبَنْ لَتَضرِبَنْ لَاَضرِبَنْ لَنَضرِبَنْ دوصیغوں (جمع مذکر غائب جمع مذکر حاضر) میں نون ثقیلہ وخفیفہ کا ماقبل مضموم ہوتا ہے مثال ثقیلہ لَیَضرِبُنَّ لَتَضرِبُنَّ مثال خفیفہ لَیَضرِبُنْ لَتَضرِبُنْ ایک صیغہ واحد مؤنث حاضر میں نون ثقیلہ وخفیفہ کا ماقبل مکسور ہوتا ہے مثال خفیفہ لَتَضرِبِنْ مثال ثقیلہ لَتَضرِبِنَّ

جواب سوال نمبر۳ (الف) رباعی مزید فیہ ہمزہ وصلی کے بغیر ہوتو اس کا ایک باب ہے وہ ہے تَفَعْلُل'' اسکی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی میں چار حروف سے پہلے تاء زائد ہوگی مثال تَسَربَلَ وزن تَفَعْلَلَ اب اسکے شروع میں تاء زائد ہے مصدر کی مثال تَسَربُل معنی قمیض پہننا۔

رباعی مزید فیہ ہمزہ وصلی کے ساتھ ہوتو اس کے دو باب ہیں۔

(1) اِفْعِلَّال'' اس کی علامت یہ ہے کہ اسکی ماضی و مضارع وغیرہ میں دوسرا لام مشدد ہوتا ہے اور مشدد لام میں ایک زائد ہوتا ہے جبکہ ماضی وامر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے مثال اِقْشَعَرَّ وزن اِفْعَلَلَّ اب اس میں دوسرا لام (راء) مشدد ہے اور اسی مشدد میں سے ایک چاروں اصلی حروف سے زائد ہے مصدر کی مثال اِقْشِعْرَار'' معنی بدن پر بالوں کا کھڑا ہونا۔

(2) اِفْعِنْلَال اسکی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوتا ہے جبکہ ماضی وامر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے مثال اِبْرَنْشَقَ وزن اِفْعَنْلَلَ اب عین (راء) کے بعد نون زائد ہے مصدر کی مثال اِبْرِنْشَاق'' معنی خوش ہونا۔

(ب) الحاق لغت میں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانا، اصطلاح صرف میں الحاق کی تعریف یہ ہے کہ ثلاثی مجرد میں ایک یا زیادہ حرف بڑھا کر اس کو رباعی مجرد یا رباعی مزید کے ہم وزن کرنا مثال جَلَبَ (جو کہ ثلاثی مجرد ہے) کے ساتھ ایک حرف (باء) کو بڑھایا تو جَلْبَبَ بن گیا تو اب جَلْبَبَ ملحق بر باعی مجرد ہے جو ثلاثی کے آخر میں ایک حرف بڑھانے سے ملحق ہوا ایسے ہی اسی جلب کے اول میں تاء اور آخر میں باء بڑھانے سے یہ ملحق برباعی مزید ہو جائیگا۔ مثال تَجَلْبَبَ

ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مجرد اس کے کل سات باب ہیں۔ (1) فَعْلَلَةٌ ایک لام کو دوبار ذکر کرنے کی وجہ سے یہ ملحق برباعی مجرد ہوا مثال جَلْبَبَ اصل جلب ہے ایک لام (باء) کو بڑھانے سے ملحق ہوا مصدر کی مثال جَلْبَبَةٌ معنی چادر پہننا۔ (2) فَعْوَلَةٌ عین کے بعد واؤ زائد کرنے سے ملحق ہوا مثال سَرْوَلَ اصل میں سَرَلَ ہے راء کے بعد واؤ بڑھانے سے ملحق ہوا مصدر کی مثال سَرْوَلَةٌ معنی شلوار پہننا۔ (3) فَيْعَلَةٌ فاء کے بعد یاء بڑھانے سے ملحق ہوا مثال صَيْطَرَ اصل میں صَطَرَ تھا صاد کے بعد یاء بڑھانے سے ملحق ہوا مصدر کی مثال صَيْطَرَةٌ معنی محافظ ہونا۔ (4) فَعْيَلَةٌ عین کے بعد یاء بڑھائی مثال شَرْيَفَ اب اصل میں شَرَفَ تھا راء کے بعد یاء بڑھائی تو شَرْيَفَ ہوا مصدر کی مثال شَرْيَفَة معنی کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا۔ (5) فَوْعَلَة فاء کے بعد واؤ بڑھائی جیسے جَوْرَبَ اصل میں جَرَبَ تھا واؤ بڑھانے سے ملحق ہوا مصدر کی مثال جَوْرَبَةٌ معنی جراب پہننا۔ (6) فَعْنَلَةٌ عین کے بعد نون بڑھایا مثال قَلْنَس اب عین کے بعد نون زائد کرنے سے ملحق ہو گیا۔ مصدر کی مثال قَلْنَسَةٌ معنی ٹوپی پہنانا۔ (7) فَعْلَاة" لام کے بعد یاء بڑھانے سے الحاق ہوا مثال قَلْسٰى اصل میں قَلَسَ تھا سین کے بعد یاء بڑھائی (وہ یاء بقاعدہ بَاعَ الف سے بدل گئی تو قلسٰی ہوا تو ملحق برباعی مجرد ہو گیا امثال مصدر قَلْسَاةٌ ٹوپی پہنانا۔

جواب سوال نمبر ۵ (الف) ایسی صورت میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا جائز ہے مثال اَئِمَّة" کہ اس کو اَيِمَّة" پڑھنا بھی جائز ہے

(ب) ایسی صورت میں ہمزہ کو اس کے ماقبل والے حرف جیسا کر کے اول کو دوم میں ادغام کر دیں گے مثال مَقْرُوَّة" اصل میں مَقْرُوْءَة" تھا ہمزہ واؤ مدہ زائدہ کے بعد آیا تو اس کو واؤ کیا اول واؤ کو

دوم میں ادغام کیا مَقْرُوَّۃ'' ہوا خَطِیَّۃٌ' اصل میں خَطِیْئَۃٌ تھا ہمزہ یاء کے بعد آیا اس کو یا سے بدل کر اول یاء کو دوم میں ادغام کیا تو خَطِیَّۃٌ' ہوا اُفَیِّس'' اصل میں اُفَیْئِس'' تھا ہمزہ کو یاء تصغیر کے بعد آنے کی وجہ سے یاء کیا پھر یاء اول کو دوم میں ادغام کیا تو اُفَیِّس'' ہوا۔

(ج) ایسی صورت میں واؤ اول کو وجوباً ہمزہ سے بدلا جاتا ہے مثال اَوَاجِل اصل میں وَوَاجِل تھا دو واؤ شروع کلمہ میں آئے اول کو وجوباً ہمزہ سے بدلا تو اَوَاجِل ہوا۔

(د) (۱) واؤ لام کے مقابلے میں آئے ماقبل مکسور ہو تو یاء ہو جائیگی مثال دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا واؤ کسرہ کے بعد آنیکی وجہ سے یاء سے بدل گئی۔

(۲) یاء لام کے مقابلے میں آئے ماقبل مضموم ہو تو واؤ سے تبدیل کی جائیگی مثال نَہُوَ اصل میں نَہُیَ تھا یا لام کے مقابلے میں آئی ماقبل مضموم تھا تو واؤ ہو گئی۔

جواب سوال نمبر۴ (الف) چونکہ قاعدہ میں یہ شرط تھی کہ وہ لفظ جس میں واؤ اور یاء متحرک واقع ہے بمعنی لون وعیب نہ ہو عَوِرَ اور حَیِدَ ہر دو میں عیب والا معنی ہے کہ عور کا معنی ہے یک چشم ہونا اور حَیِدَ کا معنی ہے ٹیڑھی گردن والا ہونا۔

(ب) چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ گر جاتی ہے تَعِدُ اصل میں تَوْعِدُ تھا واؤ علامت مضارع (ت) اور کسرہ کے درمیان آئی تو گر گئی تَعِدُ ہوا۔ اور دوسرا قاعدہ ہے ایسا لفظ جس میں عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو اور اس لفظ میں واؤ علامت مضارع مفتوح اور فتح کے درمیان آئے تو وہ واؤ گر جاتی ہے۔ یَہَبُ اصل میں یَوْہَبُ تھا واؤ علامت مضارع مفتوح (ی) اور فتح کے درمیان واقع ہے اور اس لفظ (یَوْہَبُ) میں عین کلمہ (ہ) حرف حلقی بھی ہے تو واؤ کو گرا دیا تُوْعَدُ اور تُوْجَلُ میں علامت مضارع مفتوح نہیں ہے بلکہ مضموم ہے لہذا قاعدہ میں مذکور شرط نہ پائی گئی اس لئے واؤ نہ گری۔

(ج)

کلمہ	وزن	حروف اصلیہ	حروف زائدہ
مُسْتَوْجِب''	مُسْتَفْعِل''	واؤ، جیم، باء	میم، سین، تاء

اِختِرام "	اِفتِعَال "	حا، راء، میم	الف، تاء شروع والا ہمزہ
تَنزِیل "	تَفعِیل "	نون، زاء، لام	تاء، یاء
خَندَرِیس "	فَعلَلِیل "	خاء، نون، دال، راء، سین	یاء
سَفَرجَل "	فَعَلَّل "	سین، فاء، راء، ج، لام	× ×

(د) (۱) فعل میں واؤ لام کی جگہ پر کسرہ کے بعد آئے تو اس کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا جاتا ہے جیسے دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا واؤ کسرہ کے بعد آنیکی وجہ سے یاء سے بدل گئی۔

(۲) فعل میں یاء لام کی جگہ پر آئے اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے نَہُوَ اصل میں نَہُیَ تھا یا فعل کے اندر ضمہ کے بعد آئی تو واؤ سے بدل گئی۔

جواب سوال نمبر ۶ (الف) استفعال کے دو خاصے ہیں۔

(۱) **ابتداء** اس کی دو صورتیں ہیں۔(۱) استفعال کا مجرد مستعمل نہ ہو جیسے اِستَاجَدَ ٹیڑھا ہوا۔

(۲) اس کا مجرد مستعمل ہو لیکن معنی اور ہو مثال اِستَعَانَ معنی ہے زیر ناف بال صاف کرنا اب اس کا مجرد (عان) مستعمل تو ہے لیکن اس کا معنی اور ہے معنی ہے مدد کرنا۔

(ب) **تشارک** فاعل اور مفعول میں سے ہر ایک کا فعل کے صدور اور وقوع میں شریک ہونا مثال تَشَاتَمَا دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی یہ باب تفاعل سے آتا ہے۔

ابتداء س کی تعریف ابھی گذری ہے یہ باب استفعال سے آتا ہے۔

تعدیہ لازم کو متعدی کرنا مثال اَذھَبَ زَیدٌ عَمرواً زید عمرو کو لے گیا یہ باب افعال کا خاصہ ہے۔

تصییر فاعل کا مفعول کو صاحب ماخذ بنانا مثال اَخرَجتُہٗ میں نے اس کو خروج والا کر دیا یہ باب افعال کا خاصہ ہے۔

حسبان فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ موصوف سمجھنا مثال اِستَحسَنتُ زَیداً میں نے زید کو اچھا سمجھا۔

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ سنہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء

وقت تین گھنٹے　　　　تیسرا پرچہ صرف　　　　کل نمبر ۱۰۰

نوٹ:- آخری دونوں سوال لازمی ہیں جب کہ باقی سوالات میں ''یا'' کے ساتھ اختیار دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 1:- (i) فعل کی باعتبار معنی و زمانہ اقسام اور امثلہ تحریر کریں۔ نیز فعل معروف اور فعل مجہول کی تعریف اور مثال تحریر کریں۔

(ii) ثلاثی مجرد کے کل کتنے اور کون کونسے ابواب ہیں ان میں سے کونسے ام الابواب کہلاتے ہیں؟ نیز کسی ایک باب کی صرف صغیر تحریر کریں۔

(iii) مصدر غیر ثلاثی مجرد کے عین کلمہ کی حرکت کے بارے میں قاعدہ تحریر کریں کہ کب مفتوح، کب مضموم اور کب مکسور ہوگا؟

یا

(i) نون خفیفہ فعل مضارع کے کون کونسے صیغوں کیساتھ ملحق ہوتا ہے نیز بتائیں کہ اس کے الحاق سے فعل مضارع کے معنی میں کونسی تبدیلی واقع ہوتی ہے؟

(ii) فعل مضارع کو غابر کہنے کی وجہ قلمبند کریں۔

(iii) فعل لازم سے فعل مجہول اور اسم مفعول بنانے کا طریقہ تحریر کریں۔

سوال نمبر 2:- (i) اسم ظرف کون کونسے ابواب سے مفتوح العین، مکسور العین آتی ہے، مثالیں دیکر وضاحت کریں۔

(ii) مضاعف کی ظرف کس وزن پر آتی ہے؟ اگر اس میں صرفیوں کا اختلاف ہے تو اسے نقل کر کے صحیح مؤقف کی نشاندہی کریں۔

(iii) مفعلۃ اور فعلۃ کے وزن کونسے خصوصی معنی کیلئے آتے ہیں مثال دیکر وضاحت کریں۔

یا

(i) درج ذیل ابواب کی علامات اور ان کے مصادر مع معانی تحریر کریں۔

افعلال، افعیلال، افعیعال، تفاعُل، تفعلل

(ii) سامع اور سمیع کے معنی میں کیا فرق ہے؟ وضاحت کریں۔

(iii) علم الصیغہ میں صفت مشبہ کے مذکورہ اوزان میں سے کوئی دس نقل کریں۔

سوال نمبر 3:- (i) درج ذیل صیغوں میں سے کسی تین کے بارے میں بتائیں کہ یہ کون سے صیغے ہیں؟ اصل میں کیا تھے اور ان میں کون سے قواعد جاری ہوئے؟

لُمْنَ ، لَقُوْا، مُضِیٌّ ، بِیُضٌ ، اِسْتِقَامَۃ

(ii) ہمزہ متحرکہ اگر متحرک کے بعد واقع ہو تو اس میں کون سا قاعدہ جاری ہوگا؟ مثال دے کر وضاحت کریں؟

(i) صرفیوں کے نزدیک خاصیات ابواب کی وضاحت کرتے ہوئے باب فتح یفتح اور کرم یکرم کی خاصیات تحریر کریں؟

(ii) درج ذیل امثلہ میں سے کسی دو کے بارے میں بتائیں کہ کس باب کی کون سی خاصیت ان میں پائی جاتی ہے۔ نیز ان کے معانی تحریر کریں؟

اقطعته ، قضبانا، ذهبته، تحوع، تشاتما

(iii) درج ذیل ابواب میں سے کسی چار کے سامنے درج خاصیات کی تشریح وتوضیح مع امثلہ ومعانی تحریر کریں۔

باب	خاصیت	باب	خاصیت
تفاعل	تخییل	افتعال	اتخاذ
افتعال	اتخاذ	استفعال	تحول
افعال	حینونت	مفاعلہ	مشارکت

حل پرچہ برائے سال ۲۰۰۳ء

جواب سوال نمبر ۱ (i) فعل کی معنی وزمانہ کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں۔ (۱) ماضی اس کی مثال ضَرَبَ (۲) مضارع اس کی مثال یَضْرِبُ (۳) امر اسکی مثال اِضْرِبْ

فعل معروف :- وہ فعل ہے جس میں فعل کی نسبت فاعل یعنی کام کرنے والے کی طرف ہو مثال ضَرَبَ زَیْدٌ" زید نے مارا۔

فعل مجہول:- وہ فعل ہے جس میں فعل کی نسبت مفعول (جس پر کام واقع ہوا) کی طرف ہو۔ مثال ضُرِبَ زَیْدٌ" زید مارا گیا۔

(ii) ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں ۔

(۱) فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔(۲) فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ۔(۳) فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ ان تینوں (ابواب) کو ام الابواب کہتے ہیں۔(۴) فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ۔(۵) فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ۔(۶) فَعُلَ یَفْعُلُ جیسے شَرُفَ یَشْرُفُ۔

صرف صغیر......

ضَرَبَ ،یَضْرِبُ ،ضَرْباًفهوضَارِب'' وضُرِبَ یُضْرَبُ ضربا فذاك مَضْرُوْب'' لَمْ یَضْرِبْ لم یُضْرَبْ لَایَضْرِبُ لایُضْرَبُ لَنْ یَضْرِبَ لَن یُضْرَبَ الامرمنه اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ والنهی عنه لَاتَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ لَایَضْرِبْ لَایُضْرَبْ الظرف منه مَضْرِب مَضْرِبَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِب وَ الالة الصغری منه مِضْرَب مِضْرَبَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِب والالة الوسطی منه مِضْرَبَة مِضْرَبَتَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبَة والالة الکبری منه مِضْرَاب مِضْرَابَانِ مَضَارِیْبُ مُضَیْرِیْب ومُضَیْرِیْبَة افعل التفضیل للمذکرمنه اَضْرَبُ اَضْرَبَانِ اَضْرَبُوْنَ اَضَارِبُ اُضَیْرِب والمؤنث منه ضُرْبٰی ضُرْبَیَانِ ضُرْبَیَات ضُرَب ضُرَیْبٰی فعل التعجب منه مااَضْرَبَهٗ وَاَضْرِبْ به۔

(iii) (۱) غیر ثلاثی مجرد کے جس مصدر کے اول میں تاء ہو اور فاء کلمہ مفتوح ہو تو اس میں عین کلمہ عموماً مضموم ہوتا ہے جیسے تَقَابُل تَقَبُّل''۔

(۲) جس مصدر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو اس میں عموماً عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے جیسے اِجتِنَاب'' اِنْفِطَار''۔

(۳) جس مصدر کے شروع میں تاء ہو اور فاء کلمہ ساکن ہو اس کا عین کلمہ عموماً مکسور ہوتا ہے جیسے تَصْرِیف'' ،تَدْرِیْب''۔

(۴) جس مصدر کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو اس کا عین کلمہ عموماً مفتوح ہوتا ہے جیسے اِکْرَام''، اِنْعَام''۔

یا

(i) نون خفیفہ کے الحاق سے پہلے مضارع کے معنی میں تاکید نہیں ہوتی اس کے الحاق کے بعد معنی میں تاکید و پختگی آجاتی ہے نیز اس کے الحاق کے بعد مضارع زمانہ استقبال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے مثال لَیَضْرِبَن ضرور بالضرور ماریگا وہ ایک مرد۔ صیغوں کی تفصیل صفحہ نمبر 27 پر دیکھیں۔

(ii) چونکہ مضارع میں زمانہ حال و استقبال پائے جاتے ہیں اور یہ دونوں زمانہ ماضی کے ختم ہونے کے بعد باقی ہیں اس لیے مضارع کو غابر بمعنی باقی کہا جاتا ہے۔

(iii) (۱) فعل لازم کو اگر حرف جر (باء) کے ساتھ متعدی کر دیا جائے تو اس سے فعل مجہول واسم مفعول آئے گا مثال کُرِمَ بِه مکروم" بہ ۔

(۲) فعل لازم کو باب افعال کے ہمزہ سے متعدی کرنے یعنی اس کے وزن پر لے جانے کے بعد اس سے مجہول واسم مفعول آتے ہیں جیسے اُکْرِمَ مُکْرَم"۔

سوال نمبر۲ (i) ثلاثی مجرد کے جس باب کا مضارع مفتوح العین یا مضموم العین ہو اس سے ظرف ہمیشہ مفتوح العین آئے گی جیسے یَسْمَعُ سے مَسْمَع" اور یَنْصُرُ سے مَنْصَر" اور جس باب کا مضارع مکسور العین ہو اس سے ظرف مکسور العین آئے گی جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِب" ناقص کے ہر باب سے ظرف مفتوح العین آئیگی جیسے مَرمیٰ مَدْعیٰ لفیف کے ہر باب سے ظرف مفتوح العین آئیگی جیسے یَقِیْ مَوْقیٰ

(ii) مضاعف کا مضارع مکسور العین ہو تو ظرف مکسور العین آئیگی جیسے یَحِلُّ سے مَحِلّ" اور اگر مضارع مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو ظرف مفتوح العین آئیگی جیسے یَمُدُّ سے مَمَدّ صحیح قول یہی ہے کہ مضاعف کی ظرف صحیح کی ظرف کی طرح ہے بعض صرفیوں نے کہا مضاعف سے ظرف ہمیشہ ناقص کی طرح مفتوح العین آئیگی لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

(iii) جس جگہ کوئی چیز زیادہ پائی جاتی ہو اس کیلئے مَفْعُلَة" کا وزن آتا ہے جیسے مَقْبُرَة"، قبروں کی جگہ یعنی قبرستان جو چیز کام کرتے وقت گرے اس کیلئے فُعَالَة" کا وزن آتا ہے جیسے غُسالَة" وہ پانی جو غسل کرتے وقت جسم کو لگ کر گرتا ہے۔

(i)

	باب	مصدر	علامت
۱	اِفْعِلَال"	اِحْمِرَار"	لام کلمہ مکرر یعنی دو بار ہے
۲	اِفْعِیْلَال"	اِحْمِیْرَار"	لام مکرر ہے ماضی ومضارع میں الف زائد ہے جو مصدر میں یاء سے بدل گئی
۳	اِفْعِیْعَال"	اِخْشِیْشَان	عین کلمہ مکرر ہے ماضی ومضارع میں دو عین کے درمیان واؤ زائد ہے جو مصدر میں یاء سے بدل گئی
۴	تَفَاعُل"	تَقَابُل"	فاء کے بعد الف زائد ہے فاء سے پہلے تاء زائد ہے
۵	تَفَعْلُل"	تَدَحْرُج"	تاء زائد ہے بعد والے چار حروف اصلی ہیں

(ii) سامع کا معنی ہے سننے والا اس طرح کہ سننا ہمیشہ اس کے لئے ثابت نہیں بلکہ جب تک دوسرا کلام کرتا رہے گا وہ سنتا رہے گا یعنی اس کے معنی میں غیر (بولنے والا) کے ساتھ تعلق کا لحاظ ہے سمیع کا معنی ہے ہمیشہ سننے والا کہ سننے کا ثبوت اس سے ختم نہیں ہوتا یعنی اس کے معنی میں غیر (بولنے والا) کے ساتھ تعلق کا لحاظ نہیں ہے۔

نمبر شمار	وزن	معنی	نمبر شمار	وزن	معنی
۱	صَعْبٌ"	سخت	۶	جَیِّد"	عمدہ
۲	حُطَم"	بکھرا ہوا	۷	جَبَان"	بزدل
۳	غَفُوْر"	بخشنے والا	۸	خَشِن"	کھردرا
۴	عَطْشَان"	پیاسا	۹	اَحْمَرُ	سرخ
۵	حَمْرَاءُ	سرخ عورت	۱۰	حَسَن"	اچھا

سوال نمبر ۳ (i)۔ لُمْنَ اصل میں لَـوَمْنَ تھا صیغہ جمع مؤنث غائب واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے تبدیل کر دیا الف التقاء ساکنین کی وجہ سے گر گیا لَمْنَ ہوا پھر فا کلمہ یعنی لام کو ضمہ دیا گیا تا کہ وہ واؤ محذوفہ پر دلالت کرے۔

(ii) لَقُوْا اصل میں لَقِيُوْا تھا قاعدہ نمبر۱۰ جاری ہوا یعنی یاء لام کی جگہ واقع ہوئی ماقبل مکسور تھا ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت اسکودی اور یاء کو واؤ سے تبدیل کر دیا پھر دو واؤ کے درمیان التقاء ساکنین ہوا پہلے والی واؤ گر گئی لَقُوْا ہوا۔

(iii) مُضِيّ " مصدر ہے باب مَضَى يَمْضِىْ کا جو اصل میں مُضُوْی " قاعدہ نمبر۱۴ جاری ہوا یعنی واؤ اور یاء دونوں جمع ہوئے اور اول (واؤ) ساکن تھا واؤ کو یاء کیا پھر یاء کو یاء میں ادغام کیا ماقبل کے ضمہ کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کر دیا تو مُضِی ہوا۔

(iv) بِيْض بَيْضَاءُ کی جمع ہے اصل میں بُيْض " تھا قاعدہ نمر۲۳ جاری ہوا یعنی یاء فُعْل جمع کے عین کی جگہ واقع ہوئی تو اس کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کر دیا تو بِيْض " ہوا۔

(v) اِسْتِقَامَة مصدر ہے باب استفعال کا اصل میں اِسْتِقْوَام تھا واؤ مفتوح کا فتح ماقبل کو دیکر واؤ کو الف کے ساتھ تبدیل کیا الف التقاء ساکنین کی وجہ سے گر گیا اس کے عوض آخر میں تاء زائد کی گئی استقامۃ ہوا۔

(۲) (i) اگر ہمزہ مفتوح ہمزہ مفتوح کے بعد آئے تو دوسرے کو واؤ سے بدلا جائیگا جیسے اَوَادِمُ اصل میں أَأَادِمُ تھا۔

(ii) ہمزہ مکسور اگر ہمزہ مفتوح کے بعد آئے دوسرے کو یاء سے تبدیل کیا جائے گا جیسے اَيِـمَّة " جو اصل میں اَئِمَّة " تھا۔

سوال نمبر۴ (i) صرفیوں کے نزدیک خاصہ سے مراد وہ معنی ہے جس میں مختلف معنی رکھنے والے مختلف صیغے مشترک ہوں۔

خاصیت فَتَحَ يَفْتَحُ عین یا لام میں حرف حلقی ہو جیسے ذَهَبَ يَذْهَبُ وَضَعَ يَضَعُ

خاصیت كَرُمَ يَكْرُمُ اس باب کا معنی ایسی صفت ہو جس پر موصوف کی پیدائش ہوئی ہے مثال حَسُنَ زَيْد " زید خوبصورت ہوا۔ یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے۔

(ii) اَقْطَعْتُهٗ قُضْبَانًا میں نے اس کو شاخوں کا کاٹنا دیا یعنی انکے کاٹنے کی اجازت دی یہ باب افعال ہے اس میں خاصیت اعطاء ماخذ ہے ذَهَّبْتُـــهٗ میں نے اس کو سنہری کر دیا یہ باب تفعیل ہے اس میں خاصیت تخلیط ہے تَجَرَّعَ اس نے گھونٹ گھونٹ کر کے پیا یہ باب تفعّل ہے اس میں خاصیت تدریج ہے تَشَاتَمَا ان دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی یہ باب تفاعل ہے اس میں خاصہ تشارک ہے۔

(iii)(۱) تخییل:- فاعل کا دوسرے کو اپنے اندر ماخذ موجود و حاصل دکھانا جبکہ حقیقۃً اس میں ماخذ موجود و حاصل نہ ہو مثال تَمَارَضَ زَیْدٌ " زید نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا۔

(۲) اتخاذ:- فاعل کا ماخذ بنانا مثال اِحْتَجَرَ زَیْدٌ " زید نے حجرہ بنایا ماخذ حجرہ ہے۔

(۳) تحول:- کسی چیز کا بعینہ ماخذ ہو جانا مثال اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ گارا پتھر ہو گیا ماخذ حجر ہے۔

(۴) حینونت:- فاعل کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا مثال اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچی ماخذ حصاد ہے۔

(۵) مشارکت:- فاعل و مفعول میں ہر ایک کا دوسرے کے ساتھ فعل میں شریک ہونا مثال قَاتَلَ زَیْدٌ" و عَمْرٌو " زید و عمرو نے باہم لڑائی کی۔

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ بابت سال ۲۰۰۱ء

نوٹ آخری دونوں سوالات لازمی ہیں۔ باقی دو میں سے کوئی ایک حل کریں

سوال نمبر1:- (i) غیر ثلاثی مجرد سے ماضی مجہول بنانے کا جامع قانون تحریر کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں

(ii) علامت فعل مضارع کی حرکت کا قاعدہ کلیہ تحریر کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(iii) غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ اور اسم تفضیل کا معنی لینا مقصود ہو تو اس کا طریقہ تحریر کریں نیز اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق کی تشریح سپرد قلم کریں۔

سوال نمبر2:- (i) نون خفیفہ فعل مضارع کے کون سے صیغوں کے ساتھ ملحق نہیں ہوتا؟ اور ملحق نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ نیز بتائیں کہ فعل مضارع کے جن صیغوں کے ساتھ نون ملحق ہوتا ہے ان میں معنوی کون کون سی تبدیلی واقع ہوتی ہے؟

(ii) فعل امر حاضر بنانے کا طریقہ تفصیلاً تحریر کریں اور مثالیں دیکر وضاحت کریں نیز دعاء مصدر سے فعل امر حاضر معروف کی گردان بمع معانی تحریر کریں۔

سوال3:- (الف) باب افعلال، افعیلال اور افعیعال میں سے ہر ایک علامت کی تشریح و توضیح سپرد قلم کریں نیز مثالیں بھی تحریر کریں۔

(ب) مصدر غیر ثلاثی مجرد کے آخر سے ماقبل حرف پر کون سی حرکت آئے گی؟ اس کے بارے میں مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(ج) فعل مضارع معلوم غیر ثلاثی مجرد کے کلمہ عین پر کون سی حرکت آئے گی؟ اس کے بارے قاعدہ تحریر کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(د) مطلق اور ملحق میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں۔

سوال 4:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(i) احمر کون سا صیغہ ہے؟ اصل میں کیا تھا اور اس میں کیا تعلیل واقع ہوئی ہے؟ نیز بتائیں کہ اس میں اور کتنی اور کون کون سی وجہیں پڑھنی جائز ہیں اور کیوں ہیں؟

(ii) مقول اصل میں مقوول تھا کس قاعدہ کے تحت اور کس طرح واؤ کو حذف کیا گیا؟ نیز بتائیں کہ اس میں کون سی واؤ کو حذف کیا گیا پہلی واؤ کو یا دوسری واؤ کو اور کیوں؟

سوال 5:- (الف) درج ذیل خواص میں سے کسی چار کی تشریح وتوضیح بمع امثلہ سپرد قلم کریں۔

اتخاذ، تعمل، تشارک، تحول، سلب، ابتداء، حسبان، تدریج، تخییل

(ب) درج ذیل ابواب میں سے ہر ایک کا ایک خاصہ اور امثال تحریر کریں۔

استفعال، تفعل، تفاعل، فتح یفتح

حل پرچہ برائے سال ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۱ء

سوال نمبر ۱(۱) غیر ثلاثی مجرد میں ماضی مجہول بنانے کا طریقہ:- ماضی معلوم میں جتنے متحرک حروف ہیں سوا آخر کے ماقبل کے ان تمام متحرک حروف کو ضمہ دیا جائے آخر کے ماقبل کو کسرہ دیا جائے اور ساکنوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے جیسے اَكْرَمَ سے اُكْرِمَ کہ آخر کے ماقبل (را) کو کسرہ دیا باقی ایک متحرک تھا (ہمزہ) اس کو ضمہ دیا ایک ساکن تھا (کاف) اس کو اپنے حال پر رکھا اور اِسْتَخْرَجَ سے اُسْتُخْرِجَ آخر کے ماقبل راء کو کسرہ دیا تمام متحرک (ہمزہ، تا) کو ضمہ دیا تمام ساکن (سین، خاء) اپنے حال پر رہے اُسْتُخْرِجَ ہوا۔

(ii) علامت مضارع کی حرکت کے بارے قاعدہ کلیہ علامت مضارع کی حرکت کے بارے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ماضی میں چار حرف ہوں خواہ تمام اصلی ہوں یا بعض اصلی اور بعض عارضی تو مضارع معروف میں بھی علامت مضارع مضموم ہوتی ہے جیسے يُكْرِمُ يُصَرِّفُ يُقَاتِلُ يُبَعْثِرُ ورنہ مفتوح جیسے يَنْصُرُ يَجْتَنِبُ يَتَقَابَلُ

(iii) غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ کا صیغہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس باب سے بنانا ہو اسی باب کے مصدر کے شروع میں مَابِہٖ لگا دیا جائے مثلاً مَابِہِ الاسْتِخْرَاجُ مَابِہِ الاکْرَامُ۔

اسم تفضیل و مبالغہ میں فرق:- اسم تفضیل میں معنی کی زیادتی بہ نسبت دوسرے کے ہوتی ہے یعنی اس میں غیر کا لحاظ ہوتا ہے جیسے زَیْد" اَعْلَمُ مِنْ بَکْرٍ (زید بکر سے بڑا عالم ہے) تو اب زید میں علم کی زیادتی بکر کے لحاظ سے ہے اور مبالغہ میں زیادتی بذات خود ہوتی ہے غیر کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہوتا جیسے زَیْد" عَلَّام" (زید بہت جاننے والا ہے) اب زید کا بہت جاننا کسی اور کے ساتھ مقابلے کے لحاظ سے نہیں کہ فلاں سے زیادہ جانتا ہے بلکہ بذات خود ہے۔

سوال نمبر۲ (ا) نون خفیفہ مضارع کے درج ذیل صیغوں کے ساتھ ملحق نہیں ہوتا۔

صیغہ	نام	صیغہ	نام
یَضْرِبَانِ	تثنیہ مذکر غائب	تَضْرِبَانِ	تثنیہ مؤنث حاضر
تَضْرِبَانِ	تثنیہ مؤنث غائب	یَضْرِبْنَ	جمع مؤنث غائب
تَضْرِبَانِ	تثنیہ مذکر حاضر	تَضْرِبْنَ	جمع مؤنث حاضر

تثنیہ کے چار صیغوں میں نون خفیفہ اس لیے نہیں آتا کہ اس کے آنے سے نون اعرابی گر جائے گا پھر التقاء ساکنین مع غیر حدہ لازم آئے گا الف تثنیہ اور نون خفیفہ کے درمیان اور جمع مؤنث کے دو صیغوں میں اس لیے نہیں آتا کہ نون جمع کے بعد جب الف فاصل لائیں گے تو وہ الف ساکن ہو گا وہی التقاء ساکنین لازم آئے گا۔

(ii) امر بنانے کے دو طریقے ہیں۔

(ا) علامت مضارع گرا دو اگر مابعد متحرک ہو تو آخر میں وقف کر دو جیسے تَعِدُ سے عِدْ علامت مضارع تاء کو گرایا مابعد (عین) متحرک تھا آخر میں وقف کیا تو جزم آ گئی عِدْ ہوا۔

(۲) علامت مضارع گرانے کے بعد مابعد ساکن ہو تو پھر شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لائیں گے اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو تو آخر میں وقف کریں گے جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ تاء کو گرایا مابعد (نون) ساکن تھا اور عین کلمہ (صاد) مضموم تھا تو شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لے آئے اُنْصُرْ ہوا اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہے تو ہمزہ وصلی مکسور شروع میں لائیں گے اور آخر میں وقف کریں گے اگر صحیح

ہے جو حرکت گرے گی معتل ہے تو حرف علت گر جائے گا جیسے تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ، تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَرْمِیْ سے اِرْمِ

دعاء مصدر سے امر حاضر معلوم کی گردان

لفظ	معنی	صیغہ
اُدْعُ	پکارتو ایک مرد	واحد مذکر حاضر
اُدْعُوَا	پکاروتم دومرد	تثنیہ مذکر حاضر
اُدْعُوْا	پکاروتم سب مرد	جمع مذکر حاضر
اُدْعِیْ	پکارتو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر
اُدْعُوَا	پکاروتم دوعورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر
اُدْعُوْنَ	پکاروتم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر

(i)

	باب	مصدر	علامت
۱	اِفْعِلَال"	اِحْمِرَار"	لام کلمہ مکرر یعنی دوبار ہے
۲	اِفْعِیْلَال"	اِحْمِیْرَار"	لام مکرر ہے ماضی ومضارع میں الف زائد ہے جو مصدر میں یاء سے بدل گئی
۳	اِفْعِیْعَال"	اِخْشِیْشَان"	عین کلمہ مکرر ہے ماضی ومضارع میں دو عین کے درمیان واو زائد ہے جو مصدر میں یاء سے بدل گئی
۴	تَفَاعُل"	تَقَابُل"	فاء کے بعد الف زائد ہے فاء سے پہلے تاء زائد ہے
۵	تَفَعْلُل"	تَدَحْرُج"	ابتداء میں چار حروف اصلیہ سے پہلے تاء زائد ہے

(iii) (۱) غیر ثلاثی مجرد کے جس مصدر کے اول میں تاء ہو اور فاء کلمہ مفتوح ہو تو اس میں عین کلمہ عموماً مضموم ہوتا ہے جیسے تَقَابُل تَقَبُّل"۔

(۲) جس مصدر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو اس میں پہلے ساکن کا ما بعد مکسور ہوتا ہے جیسے اِجْتِنَاب" اِنْفِطَار"۔

(۳) جس مصدر کے شروع میں تاء ہو اور فاء کلمہ ساکن ہو اس کا عین کلمہ عموماً مکسور ہوتا ہے جیسے تَصْرِیف"، تَذْرِیب"۔

(۴) جس مصدر کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو اس کا عین کلمہ عموماً مفتوح ہوتا ہے جیسے اِکْـــرَام"، اِنْعَام"۔

سوال نمبر۳ (ج) غیر ثلاثی مجرد میں اگر ماضی کے اندر فاء سے پہلے تاء ہو مضارع کا عین مفتوح ہوگا تَصَرَّفَ ماضی سے یَتَصَرَّف مضارع کہ ماضی میں تاء تھی جس کی وجہ سے مضارع میں عین مفتوح ہے اور اگر ماضی میں فاء سے پہلے تاء نہ ہو تو پھر مضارع کا عین مکسور ہوگا جیسے یُضَــارِب مضارع ہے اور ضَارَب ماضی ہے ماضی میں تاء نہ تھی تو عین مضارع مکسور آئی اور یُدَحْرِجُ اس کی ماضی (دَحْرَجَ) میں تاء نہ تھی تو مضارع میں عین کو کسرہ دیا۔

(فائدہ) رباعی اور اس کے ملحقات میں لام اول عین والا حکم رکھتی ہے۔

(د) مطلق یا غیر ملحق کی تعریف

اس باب کو کہتے ہیں جو رباعی کے وزن پر نہ ہو اگر ہو تو اس میں کوئی دوسرا معنی بھی پایا جائے جیسے اِجْتَنَبَ اور اَکْرَمَ ملحق اس باب کو کہتے ہیں جو کسی حرف کی زیادتی کی صورت میں رباعی کے وزن پر ہو جائے اور اس میں ملحق بہ باب کے معنی کے علاوہ کوئی دوسرا معنی نہ پایا جائے جیسے جَلْبَبَ۔

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ سنۃ ۱۴۲۰ھ بمطابق ۲۰۰۰ء

وقت تین گھنٹے   تیسرا پرچہ   صرف   کل نمبر ۱۰۰

نوٹ:- آخری دونوں سوالات لازمی ہیں باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں۔

سوال نمبر1:- (i) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات اور مثالیں تحریر کریں۔ ۵

فعل معروف، فعل مجہول، مہموز، معتل، مضاعف فعل مضارع پر جب حرف لم داخل ہو جائے تو اس میں لفظاً اور معنی کیا تبدیلی لاتا ہے نیز ضرب یضرب سے فعل مضارع جحد کی گردان بمع معانی تحریر کریں۔ ۱۵

سوال نمبر2:-(i) نون خفیفہ فعل مضارع کے کن صیغوں کے ساتھ ملحق ہوتا ہے نیز بتائیں کہ ان صیغوں میں نون خفیفہ کے ماقبل پر کیا حرکت آتی ہے؟ اور معنی میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے؟ ۱۰

(ii) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ تفصیلاً تحریر کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں۔ ۵

(iii) فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد کے کل کتنے اوزان ہیں؟ اور ہر ایک کے اعتبار سے کل کتنے ابواب ہیں؟ ہر ایک کی مثال تحریر کریں۔ ۵

سوال نمبر 3:- (i) درج ذیل ابواب میں کسی ایک کی علامت اور صرف صغیر تحریر کریں۔ ۸

افتعال، استفعال، انفعال

(ii) حروف شمسیہ اور حروف قمریہ الگ الگ لکھیں اور ان کی وجہ تسمیہ تحریر کریں۔ ۵

(iii) غیر ثلاثی مجرد سے اسم تفصیل بنانے کا طریقہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ کن صورتوں میں ثلاثی مجرد سے اسم تفصیل نہیں آتا اور کیوں؟ ۷

سوال نمبر 4:- (i) ملحق کی تعریف کریں نیز ملحق برباعی مجرد کے کل کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟ ہر ایک کی مثال تحریر کریں۔ ۱۰

(ii) علامت مضارع کی حرکت کے بارے میں قاعدہ کلیہ تحریر کریں اور مثالیں دے کے وضاحت کریں

iii) بین بین قریب اور بین بین بعید میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں نیز مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

سوال نمبر 5:- (i) فتحہ کے بعد اگر واؤ یا یاء واقع ہو تو اسے الف سے بدلنے کے لئے کیا کیا شرائط ہیں؟

(ii) درج ذیل کے بارے میں بتائیں کہ یہ کونسے صیغے ہیں اصل میں کیا تھے؟ اور ان میں کون کونسے قاعدے کے تحت تبدیلی واقع ہوگی؟ ۱۲

تَرَیْنَ ، قِ ، ضُرَبَاءُ ، مُدَّکِر ، مَرئِیٌّ

سوال نمبر 6:- (الف) درج ذیل ابواب کی دو دو خاصیات مثالیں اور معانی تحریر کریں۔ ۲۰

کَرُمَ ، یَکْرُمُ ، حَسِبَ یَحْسِبُ

(ب) باب فَتَحَ یَفْتَحُ کا کونسا امتیازی خاصہ ہے جو کہ دوسرے ابواب میں نہیں پایا جاتا؟ ۵

(ج) درج ذیل خواص کی تشریح و توضیح بمع امثلہ و معانی سپرد قلم کریں نیز بتائیں کہ یہ خواص کس کس باب کے ہیں۔ ۱۵

الزام، تجنب، تصرف

حل پرچہ برائے سال ۱۴۲۰ھ ،۲۰۰۰ء

سوال نمبرا مہموز :۔ جس کلمہ کے فاء عین اور لام میں کسی کی جگہ ہمزہ ہو مثال أَمَرَ

معتل:۔ جس کلمہ کے فاء عین اور لام میں سے کسی کی جگہ حرف علت ہو جیسے وَعَدَ۔

مضاعف :۔ جس کے عین اور لام کی جگہ دو حرف ایک جنس کے ہوں مثال مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔

معروف مجہول کی تعریفات صفحہ ۳۳ نمبر پر گزر چکی ہیں۔

(۲) لم کا لفظی عمل پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب ،واحد مونث غائب ،واحد مذکر حاضر ،واحد متکلم متکلم مع الغیر) کے آخر میں جزم کرتا ہے سات صیغوں (تثنیہ مذکر غائب ،تثنیہ مؤنث غائب ،تثنیہ مذکر حاضر ،تثنیہ مؤنث حاضر ،جمع مذکر غائب ،جمع مذکر حاضر ،واحد مؤنث حاضر) کے آخر سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔

معنوی تبدیلی یہ کرتا ہے کہ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کردیتا ہے۔

لفظ	معنی	صیغہ
لَمْ يَنْصُرْ	نہیں مدد کی اس ایک مرد نے	واحد مذکر غائب
لَمْ يَنْصُرَا	نہیں مدد کی ان دو مردوں نے	تثنیہ مذکر غائب
لَمْ يَنْصُرُوْا	نہیں مدد کی ان سب مردوں نے	جمع مذکر غائب
لَمْ تَنْصُرْ	نہیں مدد کی اس ایک عورت نے	واحد مؤنث غائب
لَمْ تَنْصُرَا	نہیں مدد کی ان دو عورتوں نے	تثنیہ مؤنث غائب
لَمْ يَنْصُرْنَ	نہیں مدد کی ان سب عورتوں نے	جمع مؤنث غائب
لَمْ تَنْصُرْ	نہیں مدد کی تو ایک مرد نے	واحد مذکر حاضر
لَمْ تَنْصُرَا	نہیں مدد کی تم دو مردوں نے	تثنیہ مذکر حاضر
لَمْ تَنْصُرُوْا	نہیں مدد کی تم سب مردوں نے	جمع مذکر حاضر
لَمْ تَنْصُرِیْ	نہیں مدد کی تو ایک عورت نے	واحد مؤنث حاضر

لَمْ تَنْصُرَا	نہیں مدد کی تم دو عورتوں نے	تثنیہ مؤنث حاضر
لَمْ تَنْصُرْنَ	نہیں مدد کی تم سب عورتوں نے	جمع مؤنث حاضر
لَمْ اَنْصُرْ	نہیں مدد کی میں ایک مرد یا ایک عورت نے	واحد متکلم
لَمْ نَنْصُرْ	نہیں مدد کی ہم دو مردوں یا دو عورتوں/ سب مردوں یا سب عورتوں نے	متکلم مع الغیر

نون خفیفہ کا ماقبل

جمع مذکر غائب و حاضر میں اس کا ماقبل مضموم مونث حاضر میں مکسور جبکہ باقی صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔
نون خفیفہ کے الحاق سے پہلے مضارع کے معنی میں تاکید نہیں ہوتی اس کے الحاق کے بعد معنی میں تاکید و پختگی آجاتی ہے نیز اس کے الحاق کے بعد مضارع زمانہ استقبال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے مثال
لَیَضْرِبَنْ ضرور بالضرور مارے گا وہ ایک مرد۔

(iii) ماضی معروف ثلاثی مجرد کے کل تین وزن ہیں۔

ماضی	مضارع	مثالیں
فَعَلَ	یَفْعَلُ۔یَفْعِلُ۔یَفْعُلُ	فَتَحَ یَفْتَحُ،ضَرَبَ یَضْرِبُ، نَصَرَ یَنْصُرُ
فَعِلَ	یَفْعَلُ۔یَفْعِلُ۔یَفْعُلُ	حَسِبَ یَحْسِبُ ، سَمِعَ یَسْمَعُ
فَعُلَ	یَفْعُلُ	کَرُمَ یَکْرُمُ

سوال نمبر ۳ (i) صرف صغیر:- اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا فَهُوَ مُجْتَنِبٌ وَاُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا فذاك مُجْتَنَبٌ لم یَجْتَنِبْ لَمْ یُجْتَنَبْ لَا یَجْتَنِبُ لَا یُجْتَنَبُ لَنْ یَّجْتَنِبَ لَنْ یُّجْتَنَبَ الامر منه اِجْتَنِبْ لِتُجْتَنَبْ لِیَجْتَنِبْ لِیُجْتَنَبْ والنهی عنه لَا تَجْتَنِبْ لَا تُجْتَنَبْ الظرف منه مُجْتَنَبٌ مُجْتَنَبَان مُجْتَنَبَات اس کی علامت صفحہ نمبر ۲۶ پر گزر چکی ہے۔

(ii) حروف شمسیہ:- یہ ہیں دال ،ذال، راء، زاء ،سین ،شین ،صاد ،ضاد، طاء ،ظاء ،لام ،نون

وجہ تسمیہ (۱) انہیں شمسیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وَالشَّمْس میں لام تعریف ادغام کیا گیا اور حروف شمسیہ میں بھی لام تعریف کا ادغام ہوتا ہے اس مناسبت سے ادغام ہونے والے حروف کو شمسیہ کہا گیا اور القمر میں چونکہ ادغام نہیں اس لئے جن حروف میں ادغام نہیں ہوتا انکو قمریہ کہا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ (۲) ادغام کی وجہ سے پہلا حرف دوسرے میں چھپ جاتا ہے جیسا کہ شمس (سورج) ستاروں کو چھپا دیتا ہے اس لئے ادغام والے حروف کو شمسیہ کہا گیا اور قمر یعنی چاند چونکہ ستاروں کو نہیں چھپاتا ادغام نہ کرنے سے بھی پہلا حرف دوسرے میں نہیں چھپتا اس لئے ان کو حروف قمریہ کہا گیا۔ حروف شمسیہ کے سوا باقی تمام حروف قمریہ ہیں۔

(iii) وہ ثلاثی مجرد جس میں لون (رنگ) یا عیب والا معنی ہو جیسے اَبْيَض (سفید) اَعْوَر (یک چشم) اس سے اسم تفضیل نہیں آتا یہ دونوں (أبیض ،اعور) افعل صفتی ہیں۔ تو ایسے ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس باب سے اسم تفضیل بنانا مقصود ہو اس کا مصدر منصوب لے کر اس سے پہلے لفظ اَشَد زیادہ کر دیں مثلاً اَشَدَّ بَيَاضاً اَشَدَّ اِكْرَاماً ،اَشَدُّ عَوَاراً۔

سوال نمبر۴ (i) اس کا جواب صفحہ نمبر ۲۹،۶۰ بر خلاصہ پر گزر چکا ہے

(ii) نمبر(۱) ماضی میں چار حروف ہوں اصلی یا زائدہ تو اس ماضی کے مضارع معلوم میں علامت مضارع مضموم ہوگی جیسے ماضی اَكْرَمَ سے مضارع يُكْرِمُ ۔ ضَارَبَ ماضی سے مضارع يُضَارِبُ۔

(۲) اگر ماضی میں چار حروف سے کم ہوں یا زائد تو اس کے مضارع معلوم میں علامت مضارع مفتوح ہوگی جیسے يَنْصُرُ اس کی ماضی نَصَرَ اور يَجْتَنِبُ اس کی ماضی اِجْتَنَبَ ہے۔

(iii) بین بین قریب:- ہمزہ کو اس کے مخرج اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا جیسے سَئِمَ میں ہمزہ کو اس کے اور یاء کے مخرج کے درمیان ادا کرنا۔

بین بین بعید:- ہمزہ کو اپنے اور اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان ادا کرنا مثال سَأَلَ میں ہمزہ کو اپنے اور الف کے مخرج کے درمیان میں پڑھنا۔

سوال نمبر۵ یہ شرائط ہیں

(۱) وہ واؤ یا یاء فاء کلمہ کی جگہ پر نہ ہوں۔ (۲) وہ واؤ یا یاء لفیف کا عین کلمہ نہ ہوں۔ (۳) الف تثنیہ سے پہلے نہ ہوں (۴) مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں۔ (۵) یاء مشدد سے پہلے نہ ہوں۔ (۶) نون تاکید

سے پہلے نہ ہوں۔ (۷) وہ لفظ جس میں واؤ یا یاء ہے لون وعیب کے معنی میں نہ ہوں۔ (۸) وہ لفظ فعلان کے وزن پر نہ ہو۔ (۹) فُعْلٰی کے وزن پر نہ ہوں۔ (۱۰) فَعَلَة کے وزن پر نہ ہوں۔ (۱۱) وہ لفظ ایسا افتعال نہ ہو جو تفاعل کے معنی میں ہے۔

(ii) تَدْعِيْنَ :- صیغہ واحد مؤنث حاضر اصل میں تَدْعُوِيْنَ تھا واؤ لام کی جگہ آئی ما قبل مضموم تھا واؤ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دی گئی اس کو ساکن کرنے کے بعد پھر واؤ ساکن ما قبل مکسور اس کو یاء کیا پھر یاء التقاء ساکنین کی وجہ سے گرگئی تَدْعِيْنَ ہوا۔

قِ :- واحد مذکر حاضر امر حاضر معلوم تَقِى سے بنا علامت مضارع تاء کو گرایا مابعد متحرک تھا آخر میں وقف کیا تو حرف علت یاء گرگئی قِ ہوا۔

مُذَّكِر" :- اسم فاعل از افتعال اصل میں مُذْتَكِر تھا باب افتعال کے فاء کلمہ میں ذال واقع ہوئی تو تاء افتعال کو دال کیا پھر اس ذال کو دال سے بدلا پھر دال اوّل کو دوم میں ادغام کر دیا مُدَّكِر" ہوا۔

مَرْئِیٌ" اصل میں مَرْءُوْی" تھا واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے اول ساکن تھا واؤ کو یاء کیا یاء کو یاء میں ادغام کر دیا یاء کی مناسبت میں ما قبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مَـرْءِیّ" ہوا یہ اسم مفعول واحد مذکر کا صیغہ ہے۔

سوال نمبر (۶) (الف) خاصیت حَسِبَ يَحْسِبُ اس باب کا کوئی مخصوص خاصہ ذکر نہیں کیا گیا چند ایک الفاظ (جنکی تعداد صاحب فضول اکبری کی تحقیق کے مطابق ۳۲ ہے) اس باب سے آتے ہیں جن کو معلوم کرنے سے اس کے خواص کا اندازہ ہو جاتا ہے ان ۳۲ میں یہ الفاظ شامل میں نَعِمَ (خوش عیش ہونا) وَلِقَ (ہلاک ہونا) وَرِثَ (وارث ہونا)

(ب) باب فتح کا امتیازی خاصہ یہ ہے کہ اس کے وزن پر آنے والے باب کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہوتا ہے۔ جیسے ذَهَبَ يَذْهَبُ (جانا)۔

(ج) (i) الزام متعدی کو لازم بنانا یہ باب افعال کا خاصہ ہے مثال اَحْمَدَ زَيْد" زید تعریف والا بن گیا اب حَمِدَ متعدی کو اَحْمَدَ نے لازم کر دیا۔

(ii) تجنب فاعل کا ماخذ سے پرہیز کرنا یہ باب تَفَعُّل کا خاصہ ہے مثال تَحَوَّبَ زَيْد" زید گناہ سے بچا ماخذ حُوْب ہے۔

(iii) تصرف فاعل کا ماخذ کو حاصل کرنیکی کوشش کرنا یہ باب افتعال کا خاصہ ہے مثال اُکْتَسَبَ زَیْد'' المَالَ زید نے مال کمانے کی کوشش کی ماخذ کَسْب'' ہے۔

تنظیم المدارس (اہل سنۃ) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ سنہ ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۹ء

وقت تین گھنٹے   تیسرا پرچہ   صرف   کل نمبر ۱۰۰

نوٹ:۔ آخری دونوں سوالات لازمی ہیں باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:۔(الف) فعل اور اس کی اقسام ثلاثہ کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں۔ ۵

(ب) فعل معروف، مجہول، مثبت اور منفی میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال بمع معنی تحریر کریں۔ ۵

(ج) فعل اور اس کی باعتبار تعداد اور حروف اصلیہ کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ ۵

(د) مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی، لفیف مفروق اور لفیف مقرون میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال تحریر کریں۔ ۱۰

سوال نمبر 2:۔ (الف) ثلاثی مجرد کے کل کتنے اور کونسے ابواب ہیں؟ کسی ایک کی صرف صغیر تحریر کریں۔ ۵

(ب) فعل مضارع پر جب حرف لم داخل ہو تو اس میں لفظاً اور معنی کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے؟ نیز بتائیں کہ اگر فعل مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو پھر کیا تبدیلی آئے گی؟ ۵

(ج) النصر مصدر سے فعل جحد مجہول کی گردان بمع معنی تحریر کریں۔ ۱۰

سوال نمبر 3:۔ (الف) باب افعلال، افعیلال اور افعیعال میں سے ہر ایک کی علامت کی تشریح و توضیح سپرد قلم کریں نیز مثالیں بھی تحریر کریں۔ ۵

(ب) مصدر غیر ثلاثی مجرد کے آخر سے ماقبل حرف پر کونسی حرکت آئے گی؟ اس کے بارے میں مثالیں دے کر وضاحت کریں۔ ۵

(ج) فعل مضارع معلوم غیر ثلاثی مجرد کے کلمہ عین پر کون سی حرکت آئے گی؟ اس کے بارے میں قاعدہ تحریر کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں۔ ۵

(د) درج ذیل صورتوں میں کیا تعلیل واقع ہوگی؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟ ۱۰

(i) دو ہمزہ متحرکہ اگر اکٹھے آ جائیں اور ان میں سے دوسرا مکسور ہو۔

(ii) اگر ہمزہ واؤ مدہ، یاء مدہ اور یاء تصغیر کے بعد واقع ہو۔

(iii) اگر دو واؤ ایک کلمہ میں اکٹھی آ جائیں۔

(iv) واؤ یاء اگر فعل کے لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو جائیں اور ان کا ماقبل مکسور یا مضموم ہو۔

سوال نمبر 4:- اسم ظرف کی تعریف تحریر کریں نیز ظرف مفتوح العین اور مکسو العین کا ضابطہ قلمبند کریں اور مثالیں دے کر وضاحت کریں۔ ۱۰

سوال نمبر 5:-(الف) درج ذیل خواص میں سے کسی چار کی تشریح وتوضیح بمع امثلہ سپرد قلم کریں۔ ۲۰

اتخاذ، تعمل، تشارک، تحول، سلب، ابتداء، حسبان، تدریج، تحیل

(ب) درج ذیل ابواب میں سے ہر ایک کا ایک ایک خاصہ اور مثال تحریر کریں۔ ۲۰

استفعال، تفعل، تفاعل، فتح یفتح

حل پرچہ برائے سال ۱۹۹۹ء ، ۱۴۱۹ھ

جواب سوال نمبر ۱ (الف) فعل کی معنی اور زمانہ کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں۔

(i) ماضی (ii) مضارع (iii) امر

ماضی کی تعریف:- ماضی وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانہ میں کسی معنی کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے **فَعَلَ** کیا اس ایک مرد نے گزشتہ زمانے میں

مضارع کی تعریف:- وہ فعل ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانے میں کسی معنی کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے **یَفْعَلُ** کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں

امر کی تعریف:- وہ فعل ہے جو آئندہ زمانے میں حاضر ومخاطب فاعل سے کسی کام کی طلب پر دلالت کرے جیسے **اِفْعَلْ** کر تو ایک مرد آئندہ زمانے میں

(ب)

فعل معروف :- وہ فعل ہے جس میں فعل کی نسبت فاعل یعنی کام کرنے والے کی طرف ہو جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ زید نے مارا

فعل مجہول:۔ وہ فعل ہے جسمیں فعل کی نسبت مفعول (جس پر کام واقع ہوا) کی طرف ہو جیسے
ضُرِبَ زَیْدٌ ''زید مارا گیا
معروف و مجہول میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) **مثبت :۔** جس میں کام کے ہونے کا ذکر ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ '' زید نے مارا ضُرِبَ زَیْدٌ '' زید مارا گیا۔
(۲) **منفی :۔** جس میں کام کے نہ ہونے کا ذکر ہو جیسے مَاضَرَبَ زَیْدٌ '' زید نے نہیں مارا مَاضُرِبَ زَیْدٌ '' زید نہیں مارا گیا۔
(ج) فعل کی حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں۔
(i) ثلاثی (ii) رباعی
ثلاثی:۔ جس میں تین حرف اصلی ہوں جیسے نَصَرَ
رباعی:۔ جس میں چار حروف اصلی ہوں جیسے دَحْرَجَ
فائدہ: رباعی میں چار حرف اصلی ہوتے ہیں فاء ، عین اور دو لام

(د)

مضاعف ثلاثی کی تعریف:۔ وہ ہے جس میں عین و لام کی جگہ دو حرف ایک جیسے ہوں جیسے مَدٌّ اور مَدَدَ بروزن فَعْلٌ اور فَعَلَ
مضاعف رباعی کی تعریف:۔ وہ ہے جس میں فا اور لام اول عین اور لام ثانی کی جگہ دو حرف ایک جیسے ہوں جیسے زِلْزَال'' اور زَلْزَلَ بروزن فِعْلَا ل'' اور فَعْلَلَ
لفیف مفروق:۔ جس میں فاء اور لام کی جگہ دو حرف علت ہوں جیسے وَقْی'' وزن فَعْل''
لفیف مقرون:۔ جس میں عین اور لام کی جگہ دو حرف علت ہوں جیسے طَوٰی اصل میں طَوَیَ تھا بروزن فَعَلَ
نوٹ:۔ اس پرچہ کے باقی سوالات کے جوابات صفحہ نمبر ۳۴،۴۴،۳۶،۳۴،۳۹،۳۵ پر حل ہو چکے ہیں۔

خلاصہ علم الصیغہ سوالاً جواباً

افادات

- استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا عبدالرشید صاحب مدظلہ العالی
- ازقلم :- محمد کلیم، محمد اختر محمود (فاضل جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن)

س:- کلمہ کی تعریف واقسام بیان کریں۔

ج :- کلمہ لفظ موضوع مفرد کو کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں (1) فعل (2) اسم (3) حرف۔

س:- مصنف نے تقسیم کلمہ میں فعل کو پہلے کیوں ذکر کیا ہے۔

ج:- اس لیے کہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اور تغیرات فعل میں زیادہ ہیں۔

س:- کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی تعریف کریں۔

ج:- (1) فعل وہ کلمہ ہے جو معنیٰ مستقل پر دلالت کرے اور ازمنہ ثلاثہ یعنی ماضی، حال اوراستقبال میں سے کوئی زمانہ اس میں ہو۔ جیسے ضرب۔

(2) اسم وہ کلمہ ہے جو بغیر ازمنہ ثلاثہ کے معنیٰ مستقل پر دلالت کرے جیسے رجل۔

(3) حرف وہ کلمہ ہے جو معنیٰ غیر مستقل پر دلالت کرے جیسے من، الیٰ۔

س:- معنیٰ وزمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج:- تین قسمیں ہیں (1) ماضی (2) مضارع (3) امر۔ اس لیے کہ فعل کا آخر عامل لفظی کے بغیر یا تو مفتوح ہوگا یا مرفوع یا موقوف پہلا ماضی دوسرا مضارع اور تیسرا امر ہے۔

س:- فعل کی اقسام ثلاثہ کی تعریف کریں۔

ج:- (1) ماضی وہ فعل ہے جو گذشتہ زمانہ میں کسی معنیٰ کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے۔ فَعَلَ (اس ایک مرد نے کیا)

(2) مضارع وہ فعل ہے جو زمانہ موجودہ یا آئندہ میں کسی معنیٰ کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے یَفْعَلُ (وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں کرتا ہے یا کرے گا)

(3) امر وہ فعل ہے جو فاعل مخاطب سے زمانہ آئندہ میں کسی کام کی طلب پر دلالت کرے جیسے اِفْعَلْ (تو ایک مرد زمانہ آئندہ میں کر)

س:- ماضی ومضارع معروف ومجہول کی تعریف کریں۔

ج:- ماضی ومضارع میں اگر فعل کی نسبت فاعل یعنی کام کرنے والے کی طرف ہوتو وہ معروف ہے جیسے ضَرَبَ اوریَضرِب۔اوراگر فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہویعنی جس پرکام واقع ہوا ہےتو وہ مجہول ہے جیسے ضُرِبَ اور یُضرَبُ۔

س:- کیاامر بھی مجہول ہوتا ہے۔

ج:- نہیں کیونکہ امر مصنف کے نزدیک امر حاضر معروف میں منحصر ہےاورامر کی مذکورہ تعریف بھی صرف امر حاضر معروف پر صادق آتی ہے۔

س:- حروف اصلیہ کے اعتبار سے اقسام فعل بیان کریں۔

ج:- حروف اصلیہ کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔(1) ثلاثی کے جس کے صیغہ واحد مذکر غائب ماضی میں تین حروف اصلی ہوں جیسے ضَرَبَ(2) رباعی جس کی ماضی میں چار حروف اصلی ہوں جیسے بَعْثَرَ۔

س:- حروف اصلی اور زائد کی پہچان کیا ہے۔

ج:- صرفیوں نے حرف اصلی اور حرف زائد کی پہچان کے لئے فاء،عین،لام کوثلاثی میں فاً عین،دولام کورباعی میں اورفاً،عین تین لام کوخماسی میں میزان ومعیار مقرر کیا ہےلہذا جوحرف ان میں سے کسی ایک حرف کے مقابلے میں ہوگا وہ اصلی کہلائے گااور جوان میں سے کسی کے مقابلے میں نہیں ہوگا وہ زائد کہلائے گا۔

س:- اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج:- اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی چار قسمیں ہیں(1) صحیح (2) مہموز (3) معتل (4) مضاعف۔انہیں اقسام اربعہ کوبعض نے ہفت اقسام میں تقسیم کیا ہے جودرج ذیل شعر میں موجود ہیں

صحیح است ومثال است ومضاعف۔لفیف وناقص ومہموز واجوف

اورانہی اقسام اربعہ کوبعض نے دس اقسام میں تقسیم کیا ہے جواس شعر میں موجود ہیں۔

صحیح ودو لفیف وزاں سہ مہموز۔مثال واجوف وناقص مضاعف۔

س:- حروف علت کی تعداداور وجہ تسمیہ بیان کریں۔

ج:- حروف علت نام کردند واؤ،الف،یائے را۔

ہر کہ را دردے رسد لاچار گوید وائے را

یعنی حرف علت تین ہیں واؤ، الف، یا، جنکا مجموعہ وای ہے۔

وجہ تسمیہ :- یہ مجموعہ مریض شدت الم کے وقت کہتا ہے اس لئے ان کو حروف علت کہا جاتا ہے

س :- اقسام اسم بیان کریں۔

ج :- اسم کی تین قسمیں ہیں۔

(1) مصدر۔ جو کسی کام پر دلالت کرے اور اس کے فارسی ترجمہ کے آخر میں دن یا تن ہو جیسے اَلضَّرْبُ زدن، وَالقَتْلُ کشتن۔

(2) مشتق جو فعل سے نکالا گیا ہو۔ جیسے ضَارِب ۔

(3) جامد۔ جو نہ مصدر ہو نہ مشتق جیسے۔ رَجُل۔

س :- وہ کون سے اسماء ہیں جو فعل کی مثل ثلاثی، رباعی، مجرد اور مزید ہوتے ہیں۔ نیز صحیح وغیرہ دس قسموں میں منقسم ہوتے ہیں۔

ج :- ایسے اسم دو ہیں (1) مصدر (2) مشتق

س :- تعداد حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی اقسام بیان کریں۔

ج :- اس کی درج ذیل چھ قسمیں ہیں۔ ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد رباعی مزید فیہ، خماسی مجرد خماسی مزید فیہ۔

س :- انواع حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی اقسام بیان کریں۔

ج :- انواع حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی دس اقسام ہیں صحیح، مہموز وغیرہ۔

س :- فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد کے کتنے اور کون کون سے اوزان ہیں۔

ج :- تین اوزان ہیں (1) فَعَلَ (2) فَعِلَ (3) فَعُلَ

س :- ہر ایک وزن سے ماضی کے مضارع تحریر کریں۔

ج :- فَعَلَ سے مضارع کے تین وزن ہیں۔ (1) يَفْعُلُ (2) يَفْعِلُ (3) يَفْعَلُ

فَعِلَ کے دو مضارع ہیں۔ (1) يَفْعَلُ (2) يَفْعِلُ

فَعُلَ کا ایک مضارع ہے۔ يَفْعُلُ ۔

ہر ایک ماضی کو اس کے مضارع کے ساتھ ملانے سے ایک باب بنتا ہے۔ اس لیے چھ باب ثلاثی مجرد کے ہیں۔

(1) فَعَلَ يَفْعِلُ (ضَرَبَ يَضْرِبُ) (2) فَعَلَ يَفْعَلُ (فَتَحَ يَفْتَحُ) (3) فَعَلَ يَفْعُلُ

(نَصَرَ یَنْصُرُ) (4) فَعِلَ یَفْعَلُ (سَمِعَ یَسْمَعُ) (5) فَعِلَ یَفْعِلُ (حَسِبَ یَحْسِبُ)

(6) فَعُلَ یَفْعُلُ (کَرُمَ یَکْرُمُ) -

س:- ایسے عامل کتنے اور کون سے ہیں جو مضارع پر داخل ہو کر صرف معنی میں عمل کرتے ہیں

ج:- یہ دو ہیں ایک کلمہ ما اور دوسرا لا جیسے مَایَضْرِبُ اور لَا یَضْرِبُ۔

نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد۔

س:- ایسے حروف کتنے اور کون کون سے ہیں، جو مضارع میں لفظاً اور معنیً عمل کرتے ہیں۔

ج:- یہ دو قسم کے حروف ہیں۔ اول حروف ناصبہ جیسے لن ناصبہ یہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں میں نصب دیتا ہے۔ سات صیغوں سے نون اعرابی گراتا ہے اور مضارع مثبت کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَنْ یَّضْرِبَ ۔

دوم حروف جازمہ جیسے لم۔ یہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گراتا ہے اور مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لم یضرب ۔نہیں مارا اس ایک مرد نے۔

س:- نون ثقیلہ کے لاحق ہونے سے مضارع میں کیا تبدیلی آتی ہے۔

ج:- (1) نون ثقیلہ لاحق ہونے سے مضارع کا آخر پانچ صیغوں میں مفتوح ہو جاتا ہے۔

(2) تثنیہ۔ جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کے صیغوں سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔ الف تثنیہ کا باقی رہتا ہے۔ صیغہ جمع مذکر میں واؤ اور واحد مؤنث حاضر میں یاء گر جاتی ہے لیکن واؤ سے پہلے ضمہ اور یاء سے پہلے کسرہ باقی رہتا ہے تاکہ واؤ اور یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

(3) جمع مؤنث غائب و حاضر میں نون جمع اور نون ثقیلہ کے درمیان الف فاصل لایا جاتا ہے تاکہ تین نون جمع نہ ہوں۔

(4) نون ثقیلہ لاحق ہونے سے مضارع سے زمانہ حال ختم ہو جاتا ہے صرف مستقبل رہ جاتا ہے

س:- نون خفیفہ کے احکام نون ثقیلہ جیسے ہیں یا ان میں کوئی فرق ہے۔

ج:- صرف اتنا فرق ہے کہ نون خفیفہ صیغہائے ذوات الالف میں لاحق نہیں ہوتا تاکہ دو ساکن جمع نہ ہو جائیں باقی احکام ثقیلہ جیسے ہیں۔

س:- امر حاضر بنانے کا مفصل طریقہ بیان کریں۔ قاعدہ تحریر کریں۔

ج:- امر حاضر مضارع حاضر معروف سے درج ذیل طریقہ سے بنایا جاتا ہے۔

(الف) علامت مضارع حذف کر کے دیکھیں اگر بعد والا حرف متحرک ہوتو آخر کو ساکن کردیں گے اگر آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے تعد سے عد اگر آخر میں حرف علت ہوتو گرادیں گے جیسے تَقِیُ سے ق۔

(س:- ارموا میں ہمزہ وصل مضموم کیوں نہیں حالانکہ ترمون میں عین کلمہ مضموم ہے۔

ج:- اگرچہ موجودہ شکل میں تَـرْمُـوْنَ کا عین مضموم ہے مگر اصل میں مکسور ہے کیونکہ اصل میں تَرْمِیُوْنَ تھا۔)

(ب) اگر علامت مضارع کا مابعد ساکن ہوتو (1) شروع میں ہمزہ وصل مضموم لائیں گے اگر عین کلمہ مضموم ہو۔ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ ۔(آخر کو ساکن کردیں گے یا حرف علت ہوتو گرا دیں گے)

(2) عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہوتو اول میں ہمزہ وصل مکسور لائیں گے اور آخر کو ساکن کردیں گے اگر حرف علت نہ ہو جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ ورنہ حرف علت گرادیں گے جیسے تَرْمِیُ سے اِرْمِ۔

س:- امر سے نون اعرابی کیوں ساقط ہوجاتا ہے۔

ج:- اس لیے کہ یہ نون علامت معرب ہے اور امر مبنی الاصل ہے۔

س:- نہی کی تعریف اور لائے نہی کا عمل تحریر کریں۔

ج:- نہی وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے روکا جائے لائے نہی کا عمل یہ ہے کہ پانچ جگہ مضارع کے آخر میں جزم دیتا ہے اور سات جگہ نون اعرابی گرادیتا ہے۔

بیان اسمائے مشتقہ

س:- بصریوں کے نزدیک فعل سے مشتق اسماء کتنے اور کون کونسے ہیں۔

ج:- بصریوں کے نزدیک اسماء مشتقہ چھ ہیں ۔(1) اسم فاعل (2) اسم مفعول (3) اسم تفضیل (4) صفت مشبہ (5) اسم ظرف (6) اسم آلہ۔

س:- اسم فاعل کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اس کا وزن سپرد قلم کریں۔

ج:- اسم فاعل وہ ہے جو کام کرنے والے کی ذات پر دلالت کرے ثلاثی مجرد سے یہ فَاعِل کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَارِب ۔

س:- اسم مفعول کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اس کا وزن تحریر کریں۔

ج:- اسم مفعول وہ ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو یہ ثلاثی مجرد سے

مَفْعُوْل کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرُوْب۔

س:- اسم فاعل اور اسم مفعول کے صرف چھ چھ صیغے کیوں آتے ہیں۔

ج:- ان میں صفات لازمہ یعنی تذکیر وتانیث وحدت، تثنیہ، جمع کا اعتبار کیا گیا ہے اس لیے ان کے چھ چھ صیغے ہیں۔

س:- اسم تفضیل کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اس کا وزن لکھیں۔

ج:- اسم تفضیل وہ ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں فاعلیت کا معنی دوسروں کی بہ نسبت زیادہ پایا جاتا ہو یہ ثلاثی مجرد سے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور غیر ثلاثی مجرد سے نہیں آتا

س:- کیا ثلاثی مجرد رنگ اور عیب سے اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔

ج:- نہیں کیونکہ رنگ وعیب سے اَفْعَلُ کے وزن پر صفت مشبہ آتی ہے لہذا اس وزن پر اسم تفضیل نہیں آئے گا تا کہ اشتباہ نہ ہو۔

س:- جس باب میں رنگ یا عیب کے معنی ہوں اس سے اسم تفضیل افعل کے وزن پر کیوں نہیں آتا اور صفت مشبہ کیوں آتی ہے۔

ج:- اس لیے کہ رنگ اور عیب میں استمرار ہے یعنی رنگ یا عیب جب کسی کے ساتھ قائم ہو جائے تو ہمیشہ قائم رہتا ہے اور صفت مشبہ میں بھی دوام واستمرار ہے اس لیے اس وزن پر صفت مشبہ آتی ہے۔ لیکن اسم تفضیل میں حدوث ہوتا ہے مثلاً زَیْدٌ اَضْرَبُ مِنْ عَمْرو سے مراد یہ ہے کہ زید جو عمرو کے مقابلے میں زیادتی ءضَرْبٌ کے ساتھ متصف ہے یہ صفت ضَرْب اس سے صادر ہو کر ختم ہوگئی اس لیے اسم تفضیل نہیں آتا۔

س:- رنگ وعیب میں معنی تفضیل کیسے ادا کریں گے۔

ج:- مصدر منصوب پر لفظ اَشَدُّ وغیرہ بڑھا کر جیسے اَشَدُّ حُمْرَة ، اَشَدُّ صَمَماً ۔

س:- جمع سالم وجمع تکسیر کی تعریف بمع امثلہ تحریر کریں۔

ج:- (الف) جمع سالم اس کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن سالم رہے جیسے اَفْعَلُوْنَ اور فُعْلَيَات کہ ان دونوں میں واحد کا وزن (اَفْعَلُ اور فُعْلٰی) سالم رہا ٹوٹا نہیں ہے۔

(ب) جمع تکسیر وہ ہے کہ جس کے واحد کا وزن جمع میں سالم نہ رہے جیسے اَفَاعِل یہ اَفْعَلُ کی جمع تکسیر ہے اور فُعْلَيَات فُعْلٰی کی جمع تکسیر ہے۔

س:- صفت مشبہ کی تعریف اور صفت مشبہ واسم فاعل کے درمیان فرق واضح کریں۔

ج:- صفت مشبہ وہ اسم ہے جو کسی ذات کے معنی مصدری کے ساتھ بطور ثبوت موصوف ہونے پر دلالت کرے۔

بطور ثبوت کا معنی یہ ہے کہ اس ذات کے لئے معنی مصدری ہمیشہ ثابت ہے اور کبھی اس سے جدا نہ ہوگا جیسے سَمِیع۔ اس ذات کو کہتے ہیں جس کے لیے سننے کی صفت ہمیشہ کے لئے ثابت ہو حتی کہ جس وقت وہ ذات نہیں سن رہی اس وقت بھی سَمِیع ہے لیکن اسم فاعل میں معنی مصدری کا ثبوت عارضی ہوتا ہے یعنی جلدی یہ معنی موصوف سے الگ ہو جاتا ہے۔ جیسے سَامِع اس کو کہتے ہیں جو ابھی سن رہا ہے جس وقت نہیں سنے گا تو سننا اس سے جدا ہو جائے گا

س:- اسم آلہ کی تعریف اور اوزان مشہورہ وغیر مشہورہ تحریر کریں۔

ج:- اسم آلہ وہ ہے جو صدور فعل کے آلہ پر دلالت کرے۔ اس کے مشہور وزن تین ہیں (1) مِفْعَل (2) مِفْعَلَة (3) مِفْعَال اور کبھی فاعل (بفتح عین) کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے خاتَم بمعنی مہر کرنے کا آلہ اور عالَم بمعنی جاننے کا آلہ۔

س:- کیا اسم آلہ کے ان اوزان کے اندر کوئی فرق ہے۔

ج:- ہاں۔ وہ یہ کہ مِضْرَب یا مِضْرَبَة یا مِضْرَاب۔ مطلقاً اپنے معنی اشتقاقی میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً ان کے معنی ہیں مارنے کا آلہ تو ہر آلہ ضرب کو مضرب کہہ سکتے ہیں خواہ وہ لاٹھی ہو یا کوئی دوسری چیز لیکن جو اسم آلہ فاعل کے وزن پر آتا ہے وہ مطلقاً معنی اشتقاقی میں مستعمل نہیں ہوتا مثلاً عَالَم کے معنی ہیں جاننے کا آلہ تو ہر جاننے کے آلہ کو عالم نہیں کہیں گے۔ اگرچہ علم سے مشتق ہے اور اس معنی اشتقاقی کی وجہ سے عالم کا اطلاق ہر آلہ علم پر ہونا چاہئے مگر ایسا نہیں ہوتا۔

س:- اسم ظرف کی تعریف واقسام بیان کریں۔

ج:- اسم ظرف وہ ہے جو فعل صادر ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں

(1) ظرف زمان۔ اسم ظرف کا جو صیغہ وقت کے معنی پر دلالت کرے اسے ظرف زمان کہتے ہیں

(2) ظرف مکان۔ اسم ظرف کا وہ صیغہ جو جگہ کے معنی پر دلالت کرے وہ ظرف مکان کہلاتا ہے

س:- اسم ظرف کے مفتوح العین ومکسور العین ہونے کا قاعدہ وضابطہ تحریر کریں۔

ج:- (الف) مضارع مفتوح العین، مضارع مضموم العین اور ناقص سے مطلقاً چاہے مضارع ناقص کسی باب کا ہو ظرف مَفْعَل (بفتح العین) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَفْتَح، مَنْصَر، مَرْمَی۔

(ب) مضارع مکسور العین اور مثال سے چاہے مضارع مثال کے کسی باب کا ہو ظرف مَفْعِل (بکسر العین) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرِب، مَوْقِع۔

س:- کیا یہ بات درست ہے کہ مضارع مضاعف سے بھی چاہے وہ کسی باب کا ہو اسم ظرف فتح عین کے ساتھ آتا ہے جیسے مَفَر جو مضارع یَفِرّ (مکسور العین) سے ہے اور یہ لفظ قرآن مجید میں بھی آیا ہے جیسے اَیْنَ الْمَفَرّ۔

ج:- صحیح یہ ہے کہ مضارع مضاعف مکسور العین سے اسم ظرف بکسر العین آتا ہے جیسے مَحِل یہ بھی قرآن مجید میں آیا ہے۔ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ اور لفظ مَفَر ظرف نہیں بلکہ مصدر میمی ہے۔ مذکورہ بالا ضابطہ اس شعر میں موجود ہے

ظَرفِ یَفْعِلُ مَفْعِلُ است اِلّاز مُتعلّات لام

مَفْعَلَ است از غیر یَفْعِلُ همچنان اِلّا مثال

س:- مصدر میمی کی تعریف کریں۔

ج:- مصدر میمی اس مصدر کو کہتے ہیں جو مَفْعَل کے وزن پر ہو۔

س:- مصادر ثلاثی مجرد کے دس اوزان لکھیں۔

ج:- (1) فَعْل (2) فَعْلٰی (3) فَعْلَة (4) فَعْلَان (5) فِعْل (6) فِعْلٰی (7) فِعْلَة (8) فِعْلَان (9) فُعْل (10) فُعْلٰی۔

س:- اسم تفضیل اور صیغہ مبالغہ دونوں زیادتی معنی فاعلیت پر دلالت کرتے ہیں ان میں کوئی فرق ہو تو بیان کریں۔

ج:- فرق یہ ہے کہ اسم تفضیل میں معنی فاعلیت کی زیادتی فی نفسہ نہیں ہوتی بلکہ دوسروں کی نسبت یہ زیادتی ہوتی ہے اَضْرَبُ مِنْ زَیْد کے معنی ہیں زید سے زیادہ مارنے والا اور مبالغہ میں یہ زیادتی فی حد ذاتہ ہوتی ہے کسی سے مقابلہ نہیں ہوتا۔ جیسے ضَرّاب۔ بہت مارنے والا۔

س:- مبالغہ کی تعریف اور مشہور اوزان لکھیں۔

ج:- کسی موصوف میں فی حد ذاتہ صفت کی زیادتی بتانا۔

اوزان یہ ہیں فَعّال جیسے ضَرّاب، فُعّال جیسے طُوّال، فَعِل جیسے حَذِر، فَعِیْل جیسے عَلِیْم

س:- کیا اَللّٰهُ اَکْبَرُ میں بھی معنی نسبت کا اعتبار ہے۔

ج:- ہاں اَللّٰهُ اَکْبَرُ میں معنی نسبت مقدر ہیں جیسے اَللّٰه اَکبرُ من کلُ شیء یعنی اللہ

عزوجل ہر شے سے بڑا ہے۔

س:۔ اعداد میں فاعل کا وزن کس مقصد کے لیے آتا ہے۔

ج:۔ مرتبہ اور درجہ بیان کرنے کے لیے آتا ہے مثلاً خَامِس کے معنی ہیں پانچواں یعنی جوشمار میں اسی درجہ میں ہو۔ مرکبات میں صرف پہلی جز فاعل کے وزن پر آئے گی جیسے حَادِی عَشَرَ گیارھواں اور دس کے بعد کی دہائیوں میں مرتبہ اور عدد کے لئے ایک ہی وزن آتا ہے مثلاً عِشْرُوْنَ بیس اور بیسواں کوئی ایک معنی کر سکتے ہیں۔

س:۔ فاعل ذِیْکَذَا کسے کہتے ہیں۔

ج:۔ فَاعِل کا وزن جو نسبت کے لئے آتا ہے اسے فاعل ذیکذا کہتے ہیں جیسے لَابِن دودھ والا، تَامِر کھجور والا۔

س:۔ جس فعل میں زمانہ حال واستقبال ہو اس کو مضارع یا غابر کیوں کہتے ہیں۔

ج:۔ (الف) ایسے فعل کو مضارع اس لیے کہتے ہیں کہ مضارع کے معنی ہیں مشابہ چونکہ یہ فعل حرکات، سکنات اور تعداد حروف اور نکرہ کی صفت واقع ہونے میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے اس لیے اس کو مضارع کہتے ہیں۔

(ب) غابر کے معنی ہیں باقی چونکہ زمانہ ماضی کے بعد حال واستقبال جو مضارع کے مدلول ہیں باقی رہ جاتے ہیں اس لیے مضارع کو غابر کہتے ہیں۔

س:۔ باب فتح کی خاصیت وشرط تحریر کریں۔

ج:۔ اس باب کی شرط یہ ہے کہ جو کلمہ صحیح اس باب سے آئے گا اس کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہوگا۔

حرف حلقی شش بود اے نور عین
ہمزہ ہاءَ حاء و خاء عین و غین

س:۔ کیا جس کلمہ صحیح کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو وہ لازماً باب فتح سے آئے گا۔

ج:۔ نہیں دیکھو سَمِعَ یَسْمَعُ کا لام کلمہ حرف حلقی ہے مگر یہ باب فتح سے نہیں۔ البتہ جو کلمہ صحیح اس باب سے آئے گا اس کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہوگا۔

س:۔ فعل لازم ومتعدی کی تعریف کریں۔

ج:۔ (الف) لازم وہ فعل ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے اور اس کا اثر دوسرے پر ظاہر نہ ہو

جیسے کَرُمَ زَیْد، زید عزت والا ہوا۔

(ب) متعدی وہ فعل ہے جس کا اثر فاعل سے تجاوز کر کے کسی دوسرے تک پہنچے جیسے ضَرَبَ زَیْد عَمْرواً۔ زید نے عمرو کو مارا۔

س:- فعل لازم سے مفعول و مجہول کیوں نہیں آتے۔

ج:- اس لیے کہ فعل لازم کا اثر دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتا اور مفعول ہوتا وہی ہے جس پر اثر ظاہر ہوا اس لیے مفعول نہیں آتا اور چونکہ فعل مجہول مفعول کی طرف منسوب ہوتا ہے لہذا وہ بھی فعل لازم سے نہیں آتا۔

س:- کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ فعل لازم سے بھی مفعول اور مجہول آ جائے۔

ج:- (1) لازم کو حرف جر کے ساتھ متعدی کر دیں جیسے کُرِمَ بِه مَکْرُوْم بِه

(2) فعل لازم افعال یا تفعیل پر لے جانے سے بھی متعدی ہو جاتا ہے۔

ابواب ثلاثی مزید فیہ

س:- ثلاثی مزید فیہ ملحق کی تعریف اور مثال تحریر کریں۔

ج:- ملحق اسے کہتے ہیں کہ جو حرف زیادہ کرنے کے بعد رباعی کے وزن پر ہو جائے اور ملحق بہ کے معنی (خاصہ) کے سوی اس میں دوسرے معنی نہ ہوں جیسے جَلْبَبَ یہ مجرد میں جَلَبَ تھا آخر میں ایک باء زیادہ کرنے سے دَحْرَجَ کے وزن پر ہو گیا ہے۔

س:- غیر ملحق کی تعریف اور اس کا دوسرا نام لکھیں۔

ج:- غیر ملحق وہ ہے جو حرف زیادہ کرنے کے بعد رباعی کے وزن پر نہ ہو جیسے اِجْتَنَبَ اور اگر رباعی کے وزن پر ہو جائے تو ملحق بہ کے علاوہ اس کا باب دوسرا معنی بھی رکھتا ہو جیسے اکرم یہ دحرج کے وزن پر تو ہے مگر اس کے خواص اور بھی ہیں غیر ملحق کا دوسرا نام مطلق ہے۔

س:- ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے ابواب اور ان کی علامات تحریر کریں نیز ہر باب سے مختص چند قواع بیان کریں۔

ج:- باہمزہ وصل کے ابواب سات ہیں (1) افتعال (2) استفعال (3) انفعال (4) افعلال (5) افعیلال (6) افعیعال (7) افعوال

اول:- افتعال :- اس باب کی علامت یہ ہے کہ شروع میں ہمزہ وصل اور فاء کلمہ کے بعد تا زائد

ہوتا ہے جیسے اِجْتَنَبَ

قاعدہ:- (1) ثلاثی مجرد کے علاوہ تمام ابواب کی ماضی مجہول کا ہر حرف متحرک مضموم سوائے ماقبل آخر کے کہ وہ مکسور ہوتا ہے۔اور ساکن اپنی حالت پر رہتا ہے اس لیے اُجْتُنِبَ میں ہمزہ اور تا مضموم ہیں نیز ماضی منفی میں ہمزہ اور راء ولا کا الف ساقط ہو جاتا ہے جیسے مَا اجْتَنَبَ

قاعدہ:-(2) ثلاثی مجرد کے علاوہ تمام ابوب کا اسم فاعل مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے اور علامت مضارع کی جگہ میم مضموم ہوتی ہے اور ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے اسم مفعول اسم فاعل کی طرح ہوتا ہے مگر اس میں ماقبل آخر مفتوح ہوتا ہے اور اسم ظرف اس باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔

قاعدہ:-(3) (الف) غیر ثلاثی مجرد کے ابواب سے اسم آلہ کے معنی ادا کرنے مقصود ہوں تو لفظ مَا بِہٖ مصدر پر زائد کرتے ہیں مثلاً مَابِہِ الْاِجْتِنَابُ ۔

(ب) اگر معنی تفضیل ادا کرے ہوں تو مصدر منصوب پر لفظ اشد زائد کرتے ہیں جیسے اَشَدُّ اِجْتِنَاباً

باب افتعال کے فوائد

قاعدہ:- (1) افتعال کے فا کلمہ میں دال یا ذال یا زاء ہو تو تائے افتعال دال ہو جاتی ہے پھر دال فا کلمہ میں وجوباً مدغم ہو جاتی ہے۔جیسے اِدَّعٰی جو اصل میں اِدْتَعٰی تھا۔اگر فائے افتعال ذال ہو تو اس کی تین حالتیں ہیں۔

(1) ذال کو دال کر کے ادغام کرنا۔جیسے اِدَّکَرَ جو اصل میں اِذْتَکَرَ تھا۔

(2) دال کو ذال کر کے ادغام کرنا۔جیسے اِذَّکَرَ جو اصل میں اِذْتَکَرَ تھا۔

(3) بغیر ادغام کے رہنے دینا۔جیسے اِذْ دَکَرَ

اگر فائے افتعال زاء ہو تو اس کی دو حالتیں ہیں۔

(1) دال کو زاء کر کے ادغام کرنا۔جیسے اِزَّ جَرَ جو اصل میں اِزْ دَجَرَ تھا۔

(2) بغیر ادغام کے رکھنا جیسے اِزْ دَجَرَ ۔

س:- باب افتعال کا فاء کلمہ صاد ، ضاد ، طا ، ظا ہو تو کیا عمل کرتے ہیں۔

ج:- فاء افتعال مندرجہ بالا حروف سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال طا سے بدل جاتی ہے جیسے اِطَّلَبَ جو اصل میں اِطْتَلَبَ تھا طائے افتعال کو طاء کر کے طاء کا طاء میں وجوباً ادغام کر دیا گیا ۔

س:- خَصَّمَ اور هَدّیٰ کس باب سے تعلق رکھتے ہیں اور اصل میں کیا تھے۔

ج:- یہ دونوں باب افتعال سے تعلق رکھتے ہیں۔ خصم اصل میں اختصم تھا۔

افتعال کے عین کلمہ میں صاد واقع ہوئی لہذا تاء افتعال کو صاد کر کے صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا۔ ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی خصم ہوا۔

هَدّیٰ اصل میں اِهْتَدَیٰ تھا۔ تاء افتعال کو دال کر کے دال کا دال میں ادغام کیا تو ھدی ہوا یہ اس صورت میں ہے کہ تاء افتعال کی حرکت ماقبل کو دے کر عین کلمہ کے ہم جنس کریں۔ اگر تاء افتعال کی حرکت سلب کر کے ہم جنس عین کریں تو خِصّمَ اور هِدّیٰ (بکسر فا) پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور یہ ادغام جائز ہے۔

دوم:- باب استفعال :- اس باب کی ابتداء میں ہمزہ وصل اور فاء سے پہلے سین و تاء زائد ہوتے ہیں اور اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ ۔ میں ایک تاء کا حذف کرنا جائز ہے۔ قرآن مجید میں فَمَا اسْطَاعُو اور مَالَمْ تَسْطِعْ اسی باب سے ہیں۔

سوم:- انفعال:- اس باب میں فاء سے پہلے ہمزہ وصل اور نون زائد ہوتے ہیں۔

س:- جس کلمہ میں فا کی جگہ نون ہو اس سے انفعال کے معنی کیسے ادا کریں گے۔

ج:- یہ معنی باب افتعال سے ادا کریں گے۔ مثلاً اِنْتَکَسَ، سرنگون ہوا۔ اِنْتَکَسَ میں انفعال کی علامت نون اور افتعال کی علامت فاء کے بعد تاء دونوں میں موجود ہیں۔ آپ فیصلہ کریں یہ کونسا باب ہے یہ باب افتعال ہے اور جس نون کا آپ نے ذکر کیا ہے یہ نون اصلی ہے اور انفعال کی علامت نون زائدہ ہوتا ہے۔

چہارم:- افعلال :- اس باب کی علامت شروع میں ہمزہ وصل کی زیادتی اور تکرار لام ہے اور اس کی ماضی میں ہمزہ وصل کے بعد چار حرف ہوتے ہیں۔ جیسے اِحْمَرَّ دراصل اِحْمَرَرَ تھا پہلی را کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کیا۔ اِحْمَرَّ ہوا۔

س:- اِحْمَرَّ میں ادغام کیسے ہوا نیز اِحْمَرَّ اور اِقْشَعَرَّ کے ادغام کا فرق واضح کریں۔

ج:- اِحْمَرَّ کی اصل اِحْمَرَرَ ہے پہلی را کی حرکت سلب کر کے اس کو دوسری میں ادغام کیا اِقْشَعَرَّ کی اصل اِقْشَعْرَرَ ہے اس میں پہلی را کا ماقبل ساکن ہے لہذا اس کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کیا یہی ان دو صیغوں کے ادغام میں فرق ہے۔

س:- اِحْمَرَّ (صیغہ امر) میں کتنی اور کون کونسی صورتیں جائز ہیں۔

ج:- اِحْمَرَّ (صیغہ امر) اور مضارع مجزوم کے صیغوں میں را ثانی کے ساکن ہو جانے کی وجہ سے درج ذیل صورتیں جائز ہیں۔

(1) رائے ثانی کوحرکت فتح دے کراس میں اول کوادغام کردیناجیسے اِحْمَرَّ ۔

(2) رائے ثانی کوکسرہ دے کرادغام کرناجیسے اِحْمَرِّ۔

(3) ادغام کے بغیر رہنے دینا۔جیسے اِحْمَرِرْ ۔

س:- اِقْشَعَرُّوْا (بفتح عین) اوراِقْشَعِرُّوْا (بکسرعین) میں کیافرق ہے۔

ج:- اِقْشَعَرُّوْا بفتح عین جمع مذکرغائب ماضی ہےاوراِقْشَعِرُّوْا بکسرعین جمع مذکرحاضر بحث امر ہےدونوں رباعی مزید از باب اِفْعِلَّالٌ ہیں۔

س:- اِدْعَوٰی اصل میں اِدْعَوَوَ تھااس میں ادغام کیوں نہیں کیاگیا۔

ج:- اس لیے کہ ادغام پرتعلیل مقدم ہے جب واؤ ثانی کوکویاءکرکے الف سے بدلاتو دو حرف ایک جنس کے نہ رہے لہٰذاادغام نہیں کیا۔

پنجم:- افعیلال :- اس کی علامت تکرارلام اورلام اول سے پہلے ماضی میں الف کازیادہ ہوناہےاوریہ الف مصدرمیں یاءسے بدل جاتاہے۔

ششم:- افعیعال :- اس کی علامت تکرارعین اوردوعین کےدرمیان واؤ کاآناہےاوریہ واؤمصدرمیں کسرۂ ماقبل کی وجہ سے یاسے بدل گیاہے۔

ہفتم:- افعوال :- اس کی علامت عین کے بعدواؤ مشدد ہے۔

س:- ثلاثی مزید فیہ مطلق بے ہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں۔

ج:- یہ پانچ باب ہیں(1) افعال (2) تفعیل (3) مفاعلہ (4) تفعل (5) تفاعل ۔

س:-باب افعال کی علامت اورہمزہ قطعی وہمزہ وصلی کی تعریف بیان کریں۔

ج:- اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی وامر میں ہمزہ قطعی ہوتاہےاورعلامت مضارع۔معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے۔ہمزہ قطعی وہ ہے جووسط کلام میں باقی رہےاورہمزہ وصلی وہ ہے جووسط کلام میں گرجائے۔

س:- اَکْرَمَ (ماضی) کاہمزہ مضارع یُکْرِمُ میں کیوں نہیں آیا۔

ج:- مضارع میں یہ ہمزہ گرگیاہے ورنہ مضارع یاکرم ہوتااورصیغہ واحد متکلم میں دوہمزہ اکٹھےہوجاتے جومکروہ ہےلہٰذاایک ہمزہ کومتکلم میں گرادینامناسب ہواپھرموافقت کے لئے تمام صیغوں میں گرادیاگیا۔

س:- علامت مضارع کی حرکت کاقاعدہ کلیہ بیان کریں۔

ج:- جس باب کی ماضی میں چار حرف ہوں خواہ تمام اصلی ہوں یا بعض اصلی اور بعض زائد ہوں تو اس کے مضارع معلوم میں علامت مضارع مضموم ہوگی جیسے یُکْرِمُ ، یُدَحْرِجُ اگر ماضی میں چار حرف نہ ہوں تو مضارع معروف میں علامت مضارع مفتوح ہوگی جیسے یَضْرِبُ ، یَجْتَنِبُ

س:- باب تفعیل و مفاعلہ کی علامات تحریر کریں۔

ج:- (الف) باب تفعیل کی علامت ماضی میں عین کی تشدید ہے اور اس میں فاء پر تا مقدم نہیں ہوتی۔ جیسے صَرَّفَ

ب:- باب مفاعلہ کی علامت فاء کے بعد الف زائد ہے اس طرح کہ فاء پر تا مقدم نہیں۔ جیسے قَاتَلَ

س:- قُوْتِلَ کون سا صیغہ ہے اور اس میں کون سا قاعدہ عمل میں لایا گیا ہے؟

ج:- یہ باب مفاعلہ (مُقَاتَلَۃ) کی ماضی مجہول ہے الف ضمہ ماقبل کی وجہ سے واؤ ہوگیا ہے۔

س:- اگر مضارع میں دو تاء مفتوحہ جمع ہو جائیں تو کیا عمل کیا جاتا ہے؟

ج:- ایک تاء کو جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے جیسے تَظَاهَرُوْنَ ۔ تَتَظَاهَرُوْنَ

س:- تَقَبَّلَ کونسا صیغہ ہے۔

ج:- یہ واحد مؤنث غائب یا واحد مذکر حاضر ہے۔ باب تفعل سے اس کی ایک تاء گرادی گئی ہے۔

س:- باب افعل اور افاعل کس باب سے اور کیسے بنے ہیں؟

ج:- (الف) اِفَّعُلُ ، تَفَعُّلُ سے درج ذیل قاعدہ سے بنا ہے اور اِفَّاعُلُ تَفَاعُلُ اس قاعدہ سے بنا ہے۔

(ب) قاعدہ جب باب تفعل یا تفاعل کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں ان حروف (تاء، ثاء، جیم دال ، ذال زاء، سین ، شین، صاد، ضاد، طا، ظا) میں سے کوئی ہو تو تاء تفعل یا تفاعل کو فا کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے اس صورت میں شروع میں ہمزہ وصل آئے گا۔

رباعی مجرد و مزید فیہ کا بیان

س:- رباعی مجرد و مزید کے کتنے اور کون کون سے باب ہیں؟

ج:- (الف) رباعی مجرد کا ایک باب ہے جس کی علامت ماضی میں چار حرف اصلی کا ہونا ہے۔ جیسے بَعْثَرَ، یُبَعْثِرُ

(ب) رباعی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کا بھی ایک باب ہے جس کی علامت چار حرف اصلی سے پہلے ماضی میں تاء کی زیادتی ہے۔ جیسے تَسَرْبَلَ

(ج) رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل کے دو باب ہیں۔

(۱) افعلال۔ اس کی علامت لام دوم کی تشدید ہے چار حروف اصلیہ پر جبکہ امر اور ماضی میں ہمزہ وصل زائد ہے۔

(۲) افعنلال۔ اس کی علامت ماضی وامر میں ہمزہ وصل اور عین کے بعد نون زائد ہے۔

س:- درج ذیل ابواب میں کون سا حرف زائد ہے۔ فَعْلَاۃ ، فَعْوَلَۃ، فَوْعَلَۃ

ج:- (۱) فَعْلَاۃ ۔ میں لام کے بعد یا زائد ہے جیسے قَلْسَاۃ جو اصل میں قَلْسَیَۃ تھا۔ یا کو الف سے بدل دیا۔

(۲) فَعْوَلَۃ ۔ عین کے بعد واؤ زائد ہے۔

(۳) فَوْعَلَۃ ۔ فا کے بعد واؤ زائد ہے۔

س:- مُبْرَنْشِق کونسا صیغہ ہے؟

ج:- مُبْرَنْشَق ۔ بفتح شین صیغہ ظرف ہے اسم مفعول نہیں کیونکہ یہ باب لازم ہے جس سے مفعول نہیں آتا۔

س:- درج ذیل صیغوں میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے مُقَلْس ،مُقَلْسًی، تَقَلْس

ج:- (۲) مُقَلْس ۔(اسم فاعل) اصل میں مُقَلْسِی تھا یا پر ضمہ ثقیل تھا اس کو ساکن کیا پھر یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔

(۲) مُقَلْسًی (اسم مفعول) دراصل مُقَلْسَی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیا پھر الف اجتماع ساکنین با تنوین کی وجہ سے گر گیا تو مُقَلْسًی ہوا۔

(۳) تَقَلْس (مصدر) اصل میں تَقَلْسُی تھا یا ضمہ کے بعد لام کلمہ میں واقع ہوئی اس کو کسرہ کے بعد کر دیا پھر یاء کو ساکن کر کے اجتماع ساکنین با تنوین کی وجہ سے حذف کر دیا تو تَقَلْس ہوا۔

س:- باب تمفعل کے ملحق ہونے نہ ہونے سے صرفیین کا اختلاف اور مصنف کا مذہب بیان کریں؟

ج:- باب تمفعل مثلاً تَمَسْكُن کو اکثر علمائے صرف ملحق نہیں مانتے بعض تو اس باب کو غلط قرار دیتے ہیں جیسے صاحب منشعب اور مولانا عبد العلی اس کو صحیح تو کہتے ہیں لیکن ملحق نہیں مانتے بلکہ میم کو اصلی قرار دیتے ہوئے اس کو رباعی مزید فیہ میں شمار کرتے ہیں لیکن مصنف کے نزدیک یہ ملحق ہے کیونکہ الحاق کا مدار دو چیزوں پر ہے۔

(۱) مزید فیہ زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر آجائے تَمَسْكُن بھی تاء اور میم کی زیادتی کی وجہ سے تَسَرْبُل کے وزن پر آگیا ہے۔

(۲) ملحق بہ کے معنی کے علاوہ کوئی نئے معنی از قبیل خواص اس میں نہ ہوں اور تمسکن میں بھی سَكَنَ کے معنی کے علاوہ نئے معنی پیدا نہیں ہوتے۔

س:- مصادر غیر ثلاثی مجرد کی حرکات کا قاعدہ تحریر کریں؟

ج:- (الف) غیر ثلاثی مجرد کے جس باب کی فاء مفتوح اور آخر میں تاء ہو تو اس سے پہلے ساکن اول کا مابعد مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے مُفَاعَلَة فَعْلَلَة اور اس کے ملحقات۔

(ب) جس مصدر کی فاء سے پہلے تاء اور فاء مفتوح ہو اس کے پہلے ساکن کا مابعد مضموم ہوتا ہے۔ جیسے تَقَابُل اور تَسَرْبُل اور اس کے ملحقات۔

(ج) جس مصدر کی فاء سے پہلے تاء ہو اور فاء ساکن ہو تو اس کا مابعد ساکن اول مکسور ہوتا ہے۔ جیسے تصریف۔

(د) جس مصدر کے شروع میں ہمزہ وصل ہو اسکے ساکن اول کا مابعد مکسور ہوتا ہے، جیسے اِجْتِنَاب

س:- اِفَّعُّلْ اور اِفَّاعُلْ کے شروع میں بھی ہمزہ وصل ہے تو ان کے ساکن اول کا مابعد مکسور کیوں نہیں؟

ج:- اس لئے کہ یہ ابواب ہمزہ وصل سے نہیں ہیں بلکہ تَفَعُّل اور تَفَاعُل کی فرع ہیں اس لیے ان کے ساکن اول کا مابعد مکسور نہیں ہے۔

(ھ) ہر وہ مصدر جس کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو اس کے ساکن اول کا مابعد مفتوح ہوتا ہے جیسے اکرام۔

س:- اس قاعدہ میں ساکن اول کے بعد کی حرکت خصوصیت سے کیوں بیان کی گئی ہے۔

ج:- لوگ عام طور پر اسی کے تلفظ میں غلطی کرتے ہیں اکثر مُنَاسِب کو (بکسر عین) اور اِجْتَنَاب کو (بفتح فاء) پڑھتے ہیں۔

س:-ابواب غیر ثلاثی مجرد میں عین مضارع معلوم کی حرکت کا قاعدہ تحریر کریں؟

ج:- (۱) اگر ماضی میں فاء سے پہلے تاء ہوتو عین مضارع مفتوح ہوگی جیسے تَقَبَّلَ،یَتَقَبَّلُ

(۲) ماضی میں فاء سے پہلے تا نہ ہوتو عین مکسور ہوگی جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ

س:-باب تفعلل اور اس کے ملحقات میں فاء سے پہلے ماضی میں تاء ہے، پھر ان کی عین مفتوح کیوں نہیں؟

ج:-رباعی اور اس کے تمام ملحقات میں لام اول اور ہر وہ حرف جو اس کی جگہ ہو عین کا حکم رکھتا ہے اور لام اول مفتوح ہے۔

س:- تخفیف کی تعریف کریں نیز تخفیف ہمزہ کی کل صورتیں تحریر کریں؟

ج:- ہمزہ کی تبدیلی کو تخفیف کہتے ہیں، تخفیف ہمزہ کی کل تین صورتیں ہیں۔

(۱) تخفیف بالقلب یعنی ہمزہ کو حرف علت سے بدل دینا۔

(۲) تخفیف بالحذف یعنی ہمزہ کو گرادینا۔

(۳) بین بین۔یعنی ہمزہ کو اس کے اپنے اور حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا

س:- جَاءٍ میں تخفیف ہمزہ کا کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

ج:- جَاءٍ۔اصل میں جَایِیءٌ تھا یا الف زائد کے بعد واقع ہوکر ہمزہ ہوگئی جَاءِ ءٌ ہوا پھر دو ہمزہ متحرک ایک جگہ جمع ہوگئے ان میں سے پہلا مکسور تھا لہذا دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا جَاءِ یٌ ہوا یا پر ضمہ دشوار تھا اس لیے یا کو ساکن کیا تو یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرگئی تو جَاءٍ ہوگیا۔

س:- یَسَلُ اور یَرَیٰ میں تخفیف کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟

ج:- یَسَلُ سے حذف ہمزہ جائز اور یَرَیٰ میں واجب ہے۔

س:-یَرَیٰ اور یُرَیٰ میں تخفیف کا کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

ج:- یَرَیٰ اصل میں یَرْءَیُ اور یُرَیٰ اصل میں یُرْءَیُ تھا دونوں میں راء ساکن اور اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ تھا اور قاعدہ ہے کہ جو ہمزہ متحرکہ حرف ساکن غیر مدہ زائدہ یا تصغیر کے بعد واقع ہو اس کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا جاتا ہے لہذا ان دونوں صیغوں میں ہمزہ کی حرکت راء کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا گیا پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیا تو یَـرَیٰ اور یُرَیٰ ہوا (تمام افعال رویت میں یہ قاعدہ وجوباً جاری ہوتا ہے) یَرٰی ہفت اقسام میں مہموز العین وناقص یائی ہے۔

س:- بین بین قریب اور بین بین بعید کی تعریف کریں ۔

ج:- (۱) بین بین قریب ۔ہمزہ کو اس کے مخرج اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے۔

(۲) بین بین بعید ۔ہمزہ کو اس کے مخرج اور اس کے ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے۔

س:- درج ذیل صیغوں میں تخفیف ہمزہ کا قاعدہ جاری کریں؟

اِیْتَمَرَ ، سَلُوْنِیْ ، اَوَاخِذُ، قَرْاَء ، سَم، خُذْ، لُمَنَ، اِیْسِرِی، اُخُذْ، اَوَابِرُ، نَسَلُ، مُوْتَمِر۔

ج:- (۱) اِیْتَمَرَ۔اصل میں اِئْتَمَرَ تھا ہمزہ ساکنہ ہمزہ متحرک کے بعد واقع ہو کر ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت یعنی یا سے بدل گیا۔اِیْتَمَرَ ہوا۔

(۲) سَلُوْنِیْ۔ دراصل اِسْئَلُوْنِیْ تھا۔حرف ساکن کے بعد ہمزہ واقع ہوا لہذا اس کی حرکت ما قبل کو دے کر ہمزہ کو گرا دیا اور ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی سَلُوْنِیْ ہوا۔

(۳) اَوَاخِذُ۔ دراصل ءَاءْخِذُ تھا دو متحرک ہمزہ جمع ہوئے جن میں سے کوئی بھی مکسور نہیں لہذا دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلا اَوَاخِذُ ہوا۔

(۴) قَرْأ ۔اس میں قاعدہ جاری ہوسکتا ہے یعنی ہمزہ کو ہمزہ اور الف کے درمیان پڑھ سکتے ہیں

(۵) سَمْ۔ اصل اِسْئَمْ تھا، ہمزہ کی حرکت سین کو دے کر ہمزہ کو حذف کیا اور ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی ۔تو سَمْ بنا۔

(۶) خُذْ۔اصل میں أءْ خُذْ اس میں دونوں ہمزہ خلاف قیاس حذف ہو گئے تو خُذْ رہ گیا۔

(۷) لُمَنَ ۔دراصل اُلْئُمَنَ تھا۔ہمزہ کی حرکت ما قبل دے کر ہمزہ کو گرا دیا گیا ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی تو لمن ہوا۔

(۸) اِیْسِرِیْ ۔دراصل اِئْسِرِیْ تھا ہمزہ یا ہو گیا۔

(۹) اُخُذْ۔اصل میں أ ءْ خُذْ تھا ہمزہ ثانیہ الف سے بدل گیا۔

(۱۰) اَوَابِرُ۔دراصل ءَاءْبِرُ تھا دوسرا ہمزہ واؤ سے بدل گیا۔

(۱۱) نَسَلُ۔اصل میں نَسْئَلُ تھا ہمزہ کی حرکت ما قبل کو دے کر اس کو گرا دیا۔

(۱۲) مُوْتَمِر۔ اصل میں مُؤْتَمِرٌ تھا ہمزہ ساکنہ کو واؤ سے بدل دیا۔

معتل کا بیان

س:- اعلال کے معنی اقسام اعلال اور حروف اعلال تحریر کریں؟

ج:- (الف) لغت میں مطلق تبدیلی کو اعلال کہتے ہیں اور اہل صرف کے نزدیک حرف علت کے تغیر کا نام اعلال ہے۔

(ب) اعلال کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اعلال بالحذف یعنی حرف علت کو گرا دینا۔

(۲) اعلال بالقلب۔ یعنی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا۔

(۳) اعلال بالاسکان۔ یعنی حرف علت کو ساکن کر دینا۔

حروف اعلال تین ہیں۔ واوٗ، الف، یاء

س:- تَعِدُ اور تَہَبُ میں واوٗ ساقط ہونے اور توجل اور تُوْعَدُ میں سالم رہنے کی وجہ تحریر کریں؟

ج:- (الف) تَعِدُ میں واوٗ علامت مضارع مفتوح اور کسرہ کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے گر گیا ہے یہ اصل میں تَوْعِدُ تھا۔

(ب) ۔ تَہَبُ اصل میں تَوْہَبُ ہے واوٗ علامت مضارع مفتوح اور فتح کے درمیان ایسے کلمے میں واقع ہوا جس کا عین کلمہ حرف حلقی ہے۔ لہذا گر گیا۔

(ج) تَوْجَلُ میں اس لیے سالم رہا کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی نہیں ہے اور تَوْعِدُ میں علامت مضارع مفتوح نہیں اس لئے واوٗ سالم رہا۔

س:- عِدَۃ اور سِعَۃ کا اصل ذکر کر کے ان میں تعلیل کریں؟

ج:- یہ دونوں مصدر بروزن فِعْل ہیں کیونکہ اصل میں وِعْد اور وِسْع تھا واوٗ گرا کر آخر میں تاء بڑھا دی اور عین کو کسرہ دیا۔

قاعدہ یہ ہے کہ جو مصدر فِعْل کے وزن پر ہو اور اس کا فاء کلمہ واوٗ ہو تو وہ حذف ہو جاتا ہے اور عین کو کسرہ دے کر آخر میں تاء بڑھا دیتے ہیں۔

س:- ہِقْ کون سا صیغہ ہے اور کس سے بنا ہے اس کی مکمل گردان لکھیں؟

ج:- یہ صیغہ امر حاضر معلوم از وَمَقَ یَمِقُ ہے اور تَمِقُ سے بنا ہے تاء کو حذف کر کے آخر میں وقف کیا مِقْ رہ گیا مِقْ، مِقَا، مِقُوْا، مِقِیْ، مِقَا، مِقْنَ

س:- واؤ ویائے متحرک فتحہ کے بعد کن شرائط کے ساتھ الف سے بدل جاتے ہیں؟

ج:- درج ذیل شرائط کے ساتھ۔

(۱) واؤ و یاء فاء کلمہ نہ ہو۔ فَوَعَدَ اور تَیَسَّرَ میں چونکہ فاء کلمہ ہیں اس لیے الف سے نہیں بدلے۔

(۲) لفیف کا عین کلمہ نہ ہوں طَوَیٰ اور حَیِیَ میں چونکہ لفیف کا عین کلمہ ہیں اس لیے الف سے نہیں بدلے۔

(۳) الف تثنیہ سے پہلے نہ ہوں دَعَوَا اور رَمَیَا میں الف تثنیہ سے پہلے ہونے کی وجہ سے نہیں بدلے۔

(۴) مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں طویل اور غیور میں مدہ زائدہ سے پہلے واقع ہونے کی وجہ سے نہیں بدلے۔

(۵) یائے مشدد اور نون تاکید سے پہلے نہ ہوں۔ عَلَوِی اور اِخْشَینَّ میں یائے مشدد اور نون تاکید سے پہلے واقع ہونے کی وجہ سے نہیں بدلے۔

(۶) وہ کلمہ بمعنی لون اور عیب نہ ہو۔ عَوِرَ اور صَیِدَ میں اس لیے نہیں بدلے۔ کہ عود کا معنی ہیں کانا ہوا اور صید کا معنی ہے ٹیڑھی گردن والا ہوا۔

(۷) وہ کلمہ فَعَلَان، فَعَلٰی، فَعَلَة کے وزن پر نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ دوران اور صَوَرَیٰ اور حَوَکَة میں نہیں بدلے۔

(۸) وہ کلمہ باب اِفْتِعَال بمعنی تَفَاعُلْ نہ ہو چونکہ اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ ہے اس لیے اس میں واؤ الف سے نہیں بدلا۔

س:- دَعَوا اصل میں دَعَوُوْا تھا اس میں واؤ متحرک ما قبل مفتوح مدہ زائدہ سے پہلے ہے مگر الف ہو کر گر گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

ج:- وجہ یہ ہے کہ یہ مدہ زائد سے پہلے نہیں ہے کیونکہ یہ واؤ ساکن فاعل اور جدا گانہ کلمہ ہے۔

س:- مِقْوَل اور مِقْوَلَة میں واؤ متحرک ما قبل ساکن ہے حرکت واؤ ما قبل کو دے کر اس کو الف سے کیوں نہیں بدلا گیا۔

ج:- اس لیے کہ یہ دونوں کوئی مستقل صیغے نہیں بلکہ دراصل مِقْوَال تھے۔ الف حذف کیا تو مِقْوَل رہ گیا اور بعد حذف الف تاء زائد کی تو مِقْوَلَة ہو گیا۔ چونکہ مقوال میں واؤ کی حرکت ما قبل

کو دے کر واؤ کو الف نہیں کیا کیونکہ واؤ الف سے پہلے ہے لہذا ان دونوں صیغوں میں جو فرع ہیں تعلیل نہیں کی گئی۔

س:- قِیلَ بِیعَ، اُخْتِیْرَ اُنْقِیْدَ، اصل میں کیا تھے اور ان میں کون سا قاعدہ اور کس طرح جاری ہوا نیز ان میں اور کتنی اور کون کون سی وجہیں جائز ہیں اور کیوں؟

ج:- (۱) قِیلَ دراصل قُوِلَ تھا واؤ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واقع ہوا اس کے ماقبل کو ساکن کر کے واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ یاء بن گئی۔

(۲) بِیعَ اصل میں بُیِعَ تھا یاء کی حرکت ماقبل کو دی ماقبل کی حرکت سلب کرنے کے بعد بیع ہوا

(۳) اُخْتِیْرَ۔ اصل میں اُخْتُیِرَ تھا تاء کو ساکن کر کے یاء کی حرکت تا کو دی اُخْتِیْرَ ہوا۔

(۴) اُنْقِیْدَ اصل میں اُنْقُوِدَ تھا قاف کو ساکن کر کے واؤ کی حرکت قاف کو دی اور واؤ کو یاء سے بدل دیا۔ اُنْقِیْدَ ہوا۔

دیگر وجہیں (۱) ماقبل کی حرکت باقی رکھیں اور واؤ اور یاء کو ساکن کر دیں اس صورت میں یاء واؤ سے بدل جائے گی جیسے قُوْلَ، بُوْعَ، اُخْتُوْرَ، اُنْقُوْدَ

(۲) مذکورہ مثالوں میں سے جن میں یاء واؤ سے تبدیلی ہوئی ہے یا واؤ یاء سے تبدیلی ہوا ہے ان میں ضمہ کا کسرہ کے ساتھ اشمام کرنا کسی حرکت کو اس طرح ادا کرنا کہ اس میں دوسری حرکت کا اثر پایا جائے یہ اشمام کہلاتا ہے مذکورہ صیغوں میں مذکورہ تین لغتیں ہیں اور پہلی لغت زیادہ فصیح ہے۔

س:- مَقُوْلٌ۔ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا کس قاعدہ کے مطابق اور کس طرح واؤ کو حذف کیا گیا نیز اس میں کون سا واؤ حذف کیا گیا اور کیوں؟

ج:- مَقُوْلٌ کا واؤ اس قاعدہ کے ساتھ حذف ہوا ہے کہ واؤ اور یاء کا ماقبل اگر ساکن ہو تو ان کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں جب واؤ کا ضمہ قاف کو دیا تو واؤ ساکن ہو گیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ گر گیا۔ کون سا واؤ گرا اس میں اختلاف ہے۔

(الف) اخفش کے نزدیک پہلا واؤ محذوف ہے کیونکہ یہ واؤ معنیٰ کا افادہ نہیں کرتا نیز فعل (قال) میں بھی اس پہلے واؤ میں تعلیل ہوئی ہے۔

(ب) سیبویہ کے نزدیک واؤ ثانی محذوف ہے کیونکہ وہ عارضی ہے۔

(ج) مصنف) کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ پہلا واؤ محذوف ہے کیونکہ اجتماع ساکنین کے وقت پہلا ساکن ہی حذف کیا جاتا ہے۔

س:- یَقُوْلَ اور یَبِیْعُ میں جاری ہونے والا قانون بمع شرائط تحریر کریں؟

ج:- یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ اور یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا واؤ و یاء کا ماقبل ساکن تھا لہٰذا ان کی حرکت ماقبل کو دی یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ ہوا اور واؤ و یاء کی حرکت ماقبل کو دینا بھی ان آٹھوں شرطوں کے ساتھ مشروط ہے جو واؤ و یاء متحرک ماقبل مفتوح میں گذری ہیں۔

نوٹ:- گذشتہ صفحہ نمبر ۰۷ میں یہ تمام شرطیں تحریر ہیں۔

س:- قُلْ، بِعْ اور خَفْ کس سے اور کیسے بنے ہیں؟

ج:- (الف) قُلْ تَقُوْلُ سے بنا ہے تاء علامت مضارع حذف کی اور آخر میں وقف کیا تو واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گیا قل رہ گیا۔

(ب) بِعْ، تَبِیْعُ سے اور خَفْ تَخَافُ سے بنا ہے ان میں بھی تاء حذف کی اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء اور الف حذف ہو گئے۔

س:- قُوْلَنَّ میں واؤ کیوں واپس آ گیا ہے؟

ج:- اس لیے کہ نون ثقیلہ قُــل کے آخر میں آیا تو اس نے ماقبل کو مفتوح کر دیا اور اجتماع ساکنین باقی نہ رہا لہٰذا واو واپس آ گیا۔ اسی طرح اِرْمِیَنَّ میں یاء خَافَنَّ میں الف واپس آ گیا۔ گردان قُوْلَنَّ، قُوْلَانِ، قُوْلُنَّ، قُوْلِنَّ، قُلْنَانِ۔

س:- لن ناصبہ بھی مضارع کو نصب دیتا ہے لہٰذا لَــنْ یُّــدْعــیٰ میں یا واپس آ جانی چاہیے جیسے قُوْلَنَّ اُدْعُوَنَّ میں واؤ واپس آ گیا ہے؟

ج:- اگر یا واپس آتی تو ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے دوبارہ الف ہو جاتی اس لیے واپس نہیں لائی گئی۔

س:- رُمُــوْا اصل میں کیا تھا اور اس میں کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے، نیز اس بحث کی مکمل گردان کریں؟

ج:- رُمُــوْا۔ صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول دراصل رُمِیُــوْا تھا۔ قاعدہ نمبر ا۔ یا کی حرکت ماقبل کو دے کر یاء کو واؤ کر کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا رُمُوْا ہوا۔

گردان، رُمِیَ، رُمِیَا، رُمُوْ، رُمِیَتْ، رُمِیَتَا، رُمِیْنَ، رُمِیْتَ، رُمِیْتُمَا، رُمِیْتُمْ، رُمِیْتِ، رُمِیْتُنَّ، رُمِیْتُ، رُمِیْنَا

س:- اجتماع ساکنین کی اقسام بمع تعریفات قلم بند کریں؟

ج:- اجتماع ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عَلٰی حدہ اگر ساکن اول مدہ ہو، ثانی مدغم ہو کلمہ ایک ہو تو اجتماع ساکنین علیٰ حدہ ہے

(۲) علیٰ غیر حدہ جو ایسا نہ ہو یعنی علیٰ حدہ کی شرطوں میں سے اس میں ایک یا دو نہ ہوں یا تینوں نہ ہوں تو یہ اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ ہے۔

س:- اجتماع ساکنین کا حکم تحریر کریں؟

ج:- عَلٰی حدہ مطلقاً جائز ہے جیسے اِحْمَارَ ، اُحْمُوْرَ اور علٰی غیر حدہ صرف وقف میں جائز ہے جیسے اِلٰی حِیْن اور غیر وقف میں جائز نہیں۔

س:- علیٰ غیر حدہ۔ غیر وقف میں جائز نہیں تو کیا عمل کرتا ہے؟

ج:- اگر ساکن اول مدہ ہو تو اس کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے لَیَدْعُنَّ میں واؤ حذف کر دیا گیا اور اگر ساکن اول غیر مدہ ہو تو اس کو حرکت دی جاتی ہے۔ جیسے قُلِ الْحقُّ

س:- مدہ اور غیر مدہ کی تعریف کریں؟

ج:- (الف) حرف علت اور ساکن کے ماقبل کی حرکت اگر اس کے موافق ہو تو اس حرف علت کو مدہ کہتے ہیں اور اگر ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو اسے غیر مدہ کہتے ہیں۔

س:- دَعَتَا میں الف گرنے کی وجہ لکھیں؟

ج:- (ب) دَعَتَا اصل میں دَعْوَتَا تھا واوٴ متحرک فتح ماقبل کی وجہ سے الف سے بدل گیا اور الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا کیونکہ تاء اصل میں ساکن ہے اس لیے کہ یہ وہی تاء ہے جو دَعَت میں تھی اگر چہ اس وقت یہ تاء متحرک ہے مگر اصل کا اعتبار کرتے ہوئے الف کو گرا دیا گیا۔

س:- دَعَا ، یَدْعُوْا کے صیغہ ظرف اور اسم آلہ کی تعلیل کریں؟

ج:- مَدْعًی (اسم ظرف) اصل میں مَدْعَو اور مِدْعًی اسم آلہ اصل میں مِدْعَو تھا دونوں صیغوں میں واوٴ چوتھی جگہ واقع ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل گیا پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح الف ہو گئی اور الف اجتماع ساکنین با تنوین کی وجہ سے حذف ہو گیا اور تنوین عین کی طرف منتقل ہو گئی مَدْعًی اور مِدْعًی ہوا۔

س:- اِقَامَۃ اور اِسْتِقَامَۃ اصل میں کیا تھے اور ان میں کس طرح تعلیل ہوئی؟

ج:- اِقَامَۃ اصل میں اِقْوَام اور اِسْتِقَامَۃ اصل میں اِسْتِقْوَام تھا۔

دونوں میں واوٴ کی حرکت ماقبل کو دے کر اس کو الف سے بدل دیا۔

س:- اَلْخَوْفُ (مصدر) سے صرف صغیر لکھیں نیز یہ بتائیں کہ صرف صغیر وکبیر سے کیا مراد ہے؟

ج:- (الف) خَافَ ،یَخَافُ، خَوْفًا، فھو خَائِف، وَخِیْفَ، یُخَافُ، خَوْفًا ، فَذَاكَ مَخُوْف، الا مرمنه خَفْ، والنھی عنه ، لَا تَخَفْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ، مَخَاف، الخ

(ب) متقدمین اہل صرف کے نزدیک ہر بحث سے ایک ایک صیغہ لے کر ان کو یکجا پڑھنے کا نام صرف صغیر اور ہر بحث کو الگ الگ پڑھنے کا نام صرف کبیر ہے متاخرین کے نزدیک بعض ابحاث کا ایک ایک صیغہ اور بعض کے نزدیک تمام صیغے یکجا پڑھنے کا نام صرف صغیر ہے اور الگ الگ ہر بحث کی گردان صرف کبیر ہے۔

س:- معتل ہفت اقسام میں کیا ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

ج:- ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی ہے اور معتل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) معتل بیک حرف۔اس کی تین قسمیں ہیں، مثال، اجوف، ناقص

(۲) معتل بدو حرف۔اس کی دو قسمیں ہیں۔لفیف مفروق، لفیف مقرون

س:- اَلرُّؤْیَۃُ (دیکھنا) مصدر سے ماضی استمراری کی گردان تحریر کریں؟

کان یریٰ، کانا یریان، کانو یرون ، کانت تری، کانتا تریان، کن یرین، کنت تریٰ، کنتما تریان ، کنتم ترون، کنت ترین، کنتما تریان، کنتن ترین ، کنت اریٰ، کنا نری

معنیٰ ۔کان یریٰ ،دیکھتا تھا وہ ایک مرد، الخ

س:- اِیْوِ امر حاضر از اَوِیٰ یَاوِیٰ میں قاعدہ جاری کر کے واؤ کو یا کیوں نہیں کیا گیا، جو ادغام کے بعد اِیِّ بن جاتا؟

ج:- قاعدہ نمبر ۱۴ کے اجراء کے لئے شرط ہے کہ واؤ اور یاء غیر مبدل ہو اور اِیْـوِ میں یا ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے اصل میں اِءْ وِ تھا۔

س:- تَـرْمُـوْنَ میں عین کلمہ مضموم ہے لہذا امر کے شروع میں ہمزہ وصل مضموم آنا چاہیے تھا لیکن اسے ہمزہ مکسور کے ساتھ اِرْمُوْا پڑھتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

ج:- اگر چہ عین کلمہ (میم) یہاں مضموم ہے لیکن اصل میں یہ مکسور ہے کیونکہ تَـرْمُـوْنَ اصل میں تَـرْمِیُوْنَ تھا اور ہمزہ وصل اصلی حرکت کے اعتبار سے آتا ہے یہی وجہ ہے کہ اُدْعِـیَ (واحد

مؤنث امر حاضر) کو اگرچہ تَـدْعِیْـنَ سے بنایا گیا اور یہ مکسور العین ہے لیکن ہمزہ وصل مضموم اس لئے لائے ہیں کہ یہ اصل میں تَدْعُوِیْنَ (مضموم العین) تھا۔

س:- اگر مہموز اور معتل کے قواعد باہم متعارض ہوں تو ایسی صورت میں کیا کرتے ہیں مثال دے کر واضح کریں؟

ج:- جہاں مہموز اور معتل کے قواعد ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں وہاں معتل کے قاعدے کو ترجیح ہوگی۔ لہٰذا ایأُوْلُ جو اصل میں یَأْ وُلُ تھا اس میں رَأس کا قاعدہ چاہتا تھا کہ ہمزہ کو الف سے بدلا جائے اور معتل کے قاعدے کا تقاضا تھا کہ واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے تو اسی (معتل والے قاعدے) کو ترجیح دی۔ اسی طرح اَوُوْلُ اصل میں أَوُلُ تھا۔ آمن کا قاعدہ چاہتا تھا کہ ہمزہ کو الف سے بدل دیا جائے لیکن معتل کے قاعدے کو ترجیح دیتے ہوئے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی آأُوْلُ ہو گیا۔ پھر دوسرے ہمزہ کو اَوَادِمُ والے قاعدے کے تحت واؤ سے بدل دیا۔ اَوُوْلُ ہو گیا۔

س:- فَدَّارَأْتُمْ کون سا صیغہ ہے فعل اور باب کی وضاحت بھی کریں؟

ج:- فَدَّارَأْتُمْ (فَادَّارَأْتُمْ) صیغہ جمع مذکر اثبات ماضی معروف مہموز اللام باب اِفَّاعُل ہے اِدَّارَأْتُمْ تھا شروع میں فاء کے آنے سے ہمزہ وصل گر گیا۔

س:- یَتَّقْهِ کی وضاحت کیجئے؟

ج:- یہ صیغہ واحد مذکر غائب اثبات مضارع معروف لفیف مفروق از باب افتعال ہے ۔ اصل میں یَتَّقِی تھا۔ قرآن پاک کی آیت وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْهِ (الایۃ) یہاں مَنْ کی وجہ سے یُطِیْعُ کے آخر میں جزم آ گئی لام کلمہ (عین) ساکن ہو گیا اور اس سے پہلے جو یاء یُطِیْعُ میں تھی وہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی جبکہ یَخْشٰی سے الف اور یَتَّقِی سے یاء گر گئی۔ یَتَّقْهِ میں یاء گرنے کے بعد ضمیر مفعول کی وجہ سے فَعِلِ کے وزن جیسی صورت پیدا ہو گئی۔ مثلاً تَقِهِ لہٰذا قاف کو ساکن کر دیا تو یَتَّقْهِ ہو گیا۔

س:- اِمَّا تَرِیِنَّ صیغے کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہاں نون ثقیلہ کیسے آ گیا ہے؟

ج:- اِمَّـا تَـرِیِـنَّ صیغہ واحد مؤنث حاضر اثبات مضارع معروف با نون ثقیلہ مہموز العین و ناقص از باب فتح یفتح اصل میں یہ تَـرَیْـنَ تھا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ یائے غیر مدہ نون ثقیلہ کے ساتھ جمع ہوئی اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو کسرہ دیا تَـرَیِنَّ ہو گیا اور تَـرَیْنَ اصل

میں تَـرْ ءَ یِیْنَ تھا۔ ہمزہ یَسَلُ کے قاعدہ سے حذف ہوگیا اور رُؤْیَـتُ کے افعال میں اس کو حذف کرنا واجب ہے اور یاء تَـــزَیِیْـنَ والے قاعدے کے تحت حذف ہوگئی نون تاکید جس طرح مضارع میں لام تاکید کے بعد آتا ہے اسی طرح اِمَّا شرطیہ کے بعد بھی آتا ہے۔

س:- قَالِیْنَ صیغہ اور باب لکھیں اور بتائیں کہ ہفت اقسام میں کیا ہے؟

ج:- قَالِیْنَ -صیغہ جمع مذکر اسم فاعل ناقص از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ (دشمن رکھنے والے) رَامِیْنَ والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی۔ قرآن پاک میں ہے۔ اِنِّیْ لِعَمَلِکُمْ مِنَ الْقَالِیْنَ قرآن پاک میں تو یہ اسم فاعل ہی استعمال ہوا کیونکہ اس پر الف لام داخل ہے۔ لیکن قالین میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ باب مفاعلہ سے امر حاضر جمع مؤنث کا صیغہ ہے۔ قَـالـیٰ یُـقَـالِیْ مُقَالَاۃ -امر قَالِ قَالِیَا قَالُوْا قَالِیْ قَالِیَا قَالِیْنَ اس کا معنی دشمنی رکھنا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ اس باب سے واحد مؤنث اور امر حاضر معروف ہو۔ یعنی قَـالِیْنِیْ آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم ہو۔ وقف کی حالت میں یائے متکلم کے گرنے اور نون وقایہ کے ساکن ہونے کی وجہ سے قَالِیْنَ پڑھیں گے۔

فائدہ:- اس قسم کے صیغوں میں اس وجہ سے اشکال ہوتا ہے کہ یہ دوسری زبان میں کسی چیز کا نام ہوسکتا ہے جیسے قَالِیْنَ ایک بچھونے کو کہتے ہیں۔

اسی طرح آسمان۔آسمان کا نام بھی ہے لیکن جب عربی میں اَفْعَلَان صیغہ تثنیہ مذکر اسم تفضیل کے آخر کو بوجہ وقف ساکن کیا جائے تو یہی وزن بنتا ہے نیز یہ باب افعال سے ماضی معروف کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب بھی ہوسکتا ہے کہ آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم ہو۔ (اَفْـعَلَانِـیْ) یائے متکلم حذف ہوگئی اور وقف کی وجہ سے نون کا کسرہ گر گیا تو اَفْعَلَانِ (آسمان) ہوگیا۔

س:- لم یک کون سا صیغہ ہے؟

ج:- اصل میں لَـمْ یَکُنْ تھا اس قاعدے کے تحت کہ فعل ماضی پر جوازم کے داخل ہونے سے نون کو گرانا جائز ہے۔ نون کو گرادیا۔ قرآن پاک میں لَمْ اَکُ، لَمْ تَکُ، اور اِنْ یَّکُ بھی آیا ہے۔

س:- اَنْ سَیَـکُوْنُ میں ان ناصبہ مصدریہ کے باوجود مضارع کے آخر میں نصب نہیں کیا وجہ ہے؟

ج:- یہ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع بروزن یَقُوْلُ ہے۔ یہاں اشکال یا مغالطہ یہ ہے کہ "ان" کے باوجود مضارع منصوب نہیں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ان ناصبہ نہیں ہے بلکہ ان

سے مخفف ہے۔ لفظ علم اور ظن (یا ان کے مشتقات کے) بعد یہ ان آتا ہے اور نصب نہیں دیتا۔

س:- قرن اور حجرات کی تشریح کریں۔

قَـرْنَ :- بعض مفسرین کے نزدیک یہ اِقْـرَرْنَ تھا مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق پہلی راء کی حرکت قاف کو دے کر راء کو حذف کر دیا اب ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے حذف کر دیا قَـرْنَ ہو گیا۔ تفسیر بیضاوی میں اس کی ایک توجیہ یہ منقول ہے کہ یہ خِـفْنَ کے وزن قِـرْنَ، قَـارَیُقَـارُ، (سَمِعَ، یَسْمَعُ) سے بنا ہے اور اس کے معنی مادۂ قرار کے قریب قریب لکھے ہیں

حُجُرَات :- حُجْرَة کی جمع ہے واحد میں عین کلمہ (ج) ساکن ہے جبکہ جمع میں اسے ضمہ دیا کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ فُـعْـل اور فُـعْـلَة کی جمع جب الف اور تاء کے ساتھ آئے تو عین کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں لہذا جیم کو ضمہ دیا البتہ اسے فتحہ دینا بھی جائز ہے اور اگر فِـعْل یا فِـعْلَة کسرہ کے ساتھ) ہو تو عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں جبکہ بعض اوقات فتحہ بھی دیا جاتا ہے جیسے (تَـمْـرَةٌ) کی جمع عین کلمہ کے ساتھ تَمَرَاتٌ ہے۔

فتح المنعم شرح صحیح مسلم (عربی) غیر مطبوعہ

شارح:- شیخ الحدیث علامہ عبدالرشید صاحب مدظلہ العالی

یہ شرح طلباء، مدرسین اور علماء و محققین سب کی ضرورت ہے جس میں اسماء الرجال، عربی عبارات، ضبط حرکات اور اسماء رواۃ کا بالخصوص التزام کیا گیا ہے۔